www.pildat.org

پاکستان میں انتخابی اصلاحات کی صورتحال

الیکشن کمیشن کے پانچ سالہ سٹریٹجک پلان پر

پہلی سہ ماہی جائزہ رپورٹ

31 دسمبر، 2011 تک

پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمینٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

پاکستان میں انتخابی اصلاحات کی صورتحال

الیکشن کمیشن کے پانچ سالہ سٹریٹیجک پلان پر

پہلی سہ ماہی جائزہ رپورٹ

31 دسمبر، 2011 تک

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف
لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ
اینڈ ٹرانسپیرینسی

پلڈاٹ ایک ملکی، خودمختار، غیر جانبدار اور بلا منافع بنیادوں پر کام کرنے والا تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جس کا مقصد پاکستان میں جمہوریت اور جمہوری اداروں کا استحکام ہے۔

پلڈاٹ، پاکستان کے ایکٹ برائے اندراجِ تنظیم 1860 کے تحت، ایک بلا منافع کام کرنے والے ادارے کے طور پر اندراج شدہ ہے۔

کاپی رائٹ پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپرنسی ۔ پلڈاٹ

جملہ حقوق محفوظ ہیں

پاکستان میں طباعت کردہ

اشاعت: جنوری 2012

آئی ایس بی این: 978-969-558-264-0

اس اشاعت کا کوئی بھی حصہ، پلڈاٹ کے واضح حوالے کے ساتھ، استعمال کیا جاسکتا ہے۔

تعاون

EMBASSY OF DENMARK
DANIDA | INTERNATIONAL DEVELOPMENT COOPERATION

ناشر

پلڈاٹ
پاکستان انسٹیٹیوٹ آف لیجسلیٹو ڈویلپمنٹ اینڈ ٹرانسپیرنسی

ہیڈ آفس: نمبر 7، 9th ایونیو، F-8/1 اسلام آباد، پاکستان

لاہور آفس: 45-اے سیکٹر 20 سیکنڈ فلور فیز III کمرشل ایریا، ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی، لاہور

ٹیلیفون: 345-123-111 (92-51+) فیکس: 3078-226 (92-51+)

E-mail: info@pildt.org; Web: www.pildat.org

مندرجات

خلاصہ

1۔ پاکستان میں انتخابی اصلاحات کی ضرورت	11
2۔ الیکشن کمیشن پاکستان کا پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان اور انتخابی اصلاحات میں اس کی اہمیت	13
3۔ شہری جائزہ رپورٹ کے اہداف اور ہیئت	15
4۔ سٹرٹیجک پلان پر پیش رفت کے تمام مقاصد کا تجزیہ	16
5۔ منصوبے میں سٹرٹیجک مقاصد کے حصول کی موجودہ حیثیت کا جائزہ	24
6۔ پچھلی سہ ماہی میں انتخابی اصلاحات پر زیر بحث یا سامنے آنے والے اہم امور	25
7۔ مستقبل قریب میں سیاسی منظر نامے پر حاوی ہونے والے اہم انتخابی امور	28

ضمیمہ جات

ضمیمہ الف: الیکشن کمیشن پاکستان کے پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان کے مقاصد اور اہداف کا احاطہ	35
ضمیمہ ب: 31 دسمبر، 2011 تک الیکشن کمیشن پاکستان کے سٹرٹیجک پلان کی مقاصد کے اعتبار سے پیش رفت کا خلاصہ	36
ضمیمہ ج: الیکشن کمیشن پاکستان کے سٹرٹیجک پلان پر عمل درآمد کی اہداف کے اعتبار سے پیش رفت	37
ضمیمہ د: کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرست۔ ٹائم لائن	43
ضمیمہ ر: 31 دسمبر، 2011 تک پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان پر عمل درآمد کی پیش رفت رپورٹ	47

پیش لفظ

سیاسی عمل بالخصوص انتخابی عمل میں شہریوں کی شمولیت ملک میں جمہوریت کے فروغ کے لیے انتہائی اہم ہے۔"پاکستان میں انتخابی اصلاحات کی صورتحال" الیکشن کمیشن پاکستان آف کے پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان کی پہلی سہ ماہی جائزہ رپورٹ ہے۔اس رپورٹ میں 31دسمبر 2011 تک کی صورتحال کا جائزہ لیا گیا ہے۔

رپورٹ پاکستانی شہریوں کے ملک میں انتخابی نظام میں اصلاحات میں گہری دلچسپی کی مظہر ہے تاکہ آنے والے انتخابات آزادانہ، منصفانہ اور قابل بھروسہ ہوں۔خوش قسمتی سے پاکستان میں انتخابی اصلاحات اب محض ایک خیال نہیں ہیں۔الیکشن کمیشن نے ملک کی سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں کی مشاورت سے انتخابی اصلاحات کے لیے مخصوص خاکہ اور لائحہ عمل پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان کی شکل میں تیار کرلیا ہے۔پاکستان کے سرکاری اداروں میں اسطرح کے لائحہ عمل کی تیاری اور اس پر عملدرآمد کے عملی اقدامات کی مثالیں بہت کم ہیں۔الیکشن کمیشن اس نوعیت کی سنجیدہ مشق اور کئی چیلنجز درپیش ہونے کے باوجود اس پر عملدرآمد کے لیے پرعزم ہے جو قابل تحسین ہے۔

جہاں پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان پر عمل درآمد کی ذمہ داری الیکشن کمیشن کی ہے وہیں یہ شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پر عمل درآمد میں پیش رفت کا جائزہ لیں اور اس میں سست روی یا رکاوٹ پر سوالات اُٹھائیں۔پلڈاٹ کا ماننا ہے کہ اس جائزے کا مقصد الیکشن کمیشن پر انگلی اٹھانے کی کوشش نہیں بلکہ انتخابی اصلاحات پر بروقت عملدرآمد کے لیے الیکشن کمیشن کی راہ میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے۔جائزہ رپورٹ الیکشن کمیشن کے معاملات میں مزید شفافیت لانے میں مدد دے گا جن میں پچھلے چند سال میں بہت بہتری آئی ،ہمیں یقین ہے کہ اس جائزہ رپورٹ سے انتخابی اصلاحات پر عوامی مذاکرے کو فروغ ملے گا اور عوام اور الیکشن کمیشن مزید قریب آئیں گے۔اس رپورٹ سے کمزوریوں کی بروقت شناخت میں مدد ملے گی تاکہ ان کمزوریوں پر توجہ مرکوز کر کے عملدرآمد کی رفتار تیز کی جاسکے۔ہمیں یقین ہے کہ یہ رپورٹ، جو ہم ہر سہ ماہی میں مرتب کرنا چاہتے ہیں، سٹرٹیجک پلان کے بروقت نفاذ میں مدد فراہم کرے گی۔

رپورٹ میں ہر ہدف اور مقصد پر پیش رفت کی فیصد پلڈاٹ نے الیکشن کمیشن کی جانب سے فراہم کی گئی پیش رفت کی بنیاد پر احتیاط سے مرتب کی گئی ہے الیکشن کمیشن کی رپورٹ ضمیمہ ر میں موجود ہے۔پلڈاٹ پیش رفت کے فیصد تخمینوں پر فیڈ بیک کو خوش آمدید کہے گا تاکہ انہیں اگلی سہ ماہی کی رپورٹ میں شامل کیا جاسکے۔

اظہار تشکر

ہم سٹرٹیجک پلان پر پیش رفت کے حوالے سے مطلوبہ معلومات کی فراہمی اور اس کے مختلف اہداف پر پیش رفت پر تبادلہ خیال کے لیے وقت دینے کے لیے الیکشن کمیشن پاکستان کے مشکور ہیں۔ہم ڈرافٹ رپورٹ کے جائزے کے دوران قابل قدر رائے دینے پر سٹیزن گروپ آن الیکٹرول پراسس (CGEP) کے ممبران کے بھی مشکور ہیں۔

یہ رپورٹ پلڈاٹ کے پراجیکٹ سپورٹنگ مانیٹرنگ آف ڈیموکریسی، الیکٹرول ریفارمز اینڈ ڈویلپمنٹ یوتھ آف پاکستان کے تحت ڈینش انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ایجنسی، حکومت ڈنمارک کے کے تعاون سے تیار کی گئی ہے۔

اعلان لاتعلقی

اس رپورٹ میں بیان کی گئی آراء پلڈاٹ کی ہے اورDANIDA حکومت ڈنمارک کا اس سے متفق ہونا ضروری نہیں۔ پلڈاٹ کی تحقیقاتی ٹیم نے اس رپورٹ کے مندرجات میں درستگی کی ہر ممکن کوشش کی تاہم کسی قسم کی غلطی دانستہ تصور نہ کی جائے۔

اسلام آباد
جنوری2012

خلاصہ

الیکشن کمیشن پاکستان نے 25 مئی 2010 کو پانچ سالہ اسٹریٹیجک پلان 2010-2014 جاری کیا جس میں 15 سٹریٹیجک مقاصد کے تحت 129 اہداف کے حصول کے لیے ڈیڈ لائنز مقرر کی گئیں۔ 76 مقاصد کو 31 دسمبر 2011 تک حاصل کیا جانا تھا جبکہ باقی 46 کا حصول 31 دسمبر 2011 کے بعد ہونا تھا جن میں بعض کی تکمیل دسمبر 2014 تک ہونی ہے۔

مختلف سٹریٹیجک مقاصد کے حصول میں ہونے والی پیش رفت درج ذیل ہے:

1۔ انتخابات کے قانونی فریم ورک میں بہتری (4 اہداف): الیکشن کمیشن کی تشکیل کردہ لیگل فریم ورک کمیٹی نے قوانین کے مجموعے کا ڈرافٹ تیار کر لیا ہے جس کی الیکشن کمیشن سے حتمی منظوری باقی ہے جس کے بعد اسے مزید کارروائی کے لیے وزارت قانون، انصاف اور پارلیمانی امور کو بھیجا جائے گا۔ پیش رفت کا تخمینہ 33%۔

2۔ ووٹروں کے اندراج میں بہتری اور قابل بھروسہ، درست، اور قابل رسائی انتخابی فہرستوں کی تیاری (12 اہداف): الیکشن کمیشن نے نظر ثانی شدہ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کی تکمیل کی ابتدائی ڈیڈ لائن 31 دسمبر، 2011 رکھی تھی لیکن اب الیکشن کمیشن مئی 2012 کے آخر تک تکمیل کی پیش گوئی کر رہا ہے۔ پیش رفت کا تخمینہ 75%

3۔ انتخابی عمل میں بہتری (19 اہداف): انتخابات سے متعلق فارموں کو آسان بنانے اور الیکٹرانک ووٹنگ مشین کی فزیبلٹی مکمل ہو چکی ہے۔ الیکشن کمیشن سمندر پار پاکستانیوں کے لیے پوسٹل بیلٹ کی فزیبلٹی کا جائزہ لے رہا ہے۔ 9 مقاصد پہلے ہی مقررہ تاریخ کا ہدف کو پورا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔ پیش رفت کا تخمینہ 38%

4۔ انتخابی شکایات اور تنازعات کے شفاف اور موثر حل کے لیے طریقہ کار ترتیب دینا (4 اہداف): الیکشن کمیشن اس مقصد میں شیڈول سے پیچھے ہے۔ صوبائی الیکشن کمیشن کے دفاتر اور اسلام آباد میں انتخابی شکایات سننے کے لیے افسران مقرر کرنے کی ڈیڈ لائن جون 2010 تھی لیکن اس سلسلے میں بہت کم پیش رفت ہوئی۔ پیش رفت کا تخمینہ 45%

5۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کی تشکیل نو (7 اہداف): الیکشن کمیشن کی تنظیم نو کی بجٹ سمیت منظوری اپریل 2010 میں دی گئی۔ الیکشن کمیشن کے سیکریٹریٹ، صوبوں، ڈویژنز اور اضلاع کی سطح پر تنظیمی تشکیل نو کو اپریل 2010 تک مکمل ہونا تھا لیکن اس پر کام ابھی تک جاری ہے۔ پیش رفت کا تخمینہ 42%

6۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے دفاتر کے انفراسٹرکچر، لاجسٹک اور آلات میں بہتری (11 اہداف): سٹریٹیجک پلان کے متوقع اخراجات 100 ملین ڈالر میں سے 60% اس مقصد پر عملدرآمد پر صرف ہونا ہے۔ یہ رپورٹ کیا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن حکومت اور بین الاقوامی ڈونرز سے فنڈز کے حصول کے لیے رابطہ کر رہا ہے۔ اس معاملے پر کچھ بات آگے بڑھی لیکن کوئی رسمی وعدہ تا حال نہیں کیا گیا۔ پیش رفت کا تخمینہ 26%

7۔ الیکشن کمیشن کی افرادی قوت میں بہتری (13 اہداف): 2010 کے دوران 10 مقاصد حاصل کیے جانے تھے لیکن سب شیڈول سے پیچھے ہیں۔ افرادی قوت کے لیے تفصیلی پالیسی کو حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ پیش رفت کا تخمینہ 48%

8۔ مکمل مالی خودمختاری کا حصول اور الیکشن کمیشن کے لیے مناسب فنڈز (4 اہداف): الیکشن کمیشن پاکستان نے قومی اسمبلی اور سینیٹ کی طرز پر مکمل مالی خودمختاری کے لیے وزیراعظم کو سمری بھیجی ہے۔ ایک اور ہدف سٹریٹیجک پلان پر عملدرآمد کے لیے 2010 سے 2012 کے دوران 100 ملین ڈالر کے فنڈز اکٹھے کرنا تھا۔ کوئی واضح وعدہ ابھی تک سامنے نہیں آیا اور یو ایس ایڈ، یو این ڈی پی اور سی آئی ڈی اے جیسے ڈونرز سے بات چیت جاری ہے۔ پیش رفت کا تخمینہ 28%

9۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان میں تربیت، تحقیق اور جانچ پڑتال کا نظام وضع کرنا (17 اہداف): وفاقی الیکشن اکیڈمی کو مستحکم کرنے کے لیے گریڈ 20 کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل کی سربراہی میں 15 پوزیشن قائم کی گئیں۔ اب تک 18 تربیتی مینوئل اور کتابچے مرتب کیے جا چکے ہیں۔ پیش رفت کا تخمینہ 60%

10۔ الیکشن کمیشن کی کارروائیوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال کا فروغ (8 اہداف): الیکشن کمیشن کے لیے ایک جامع آئی ٹی پالیسی دسمبر 2010 تک تشکیل دی جانی تھی۔ الیکشن کمیشن کے آئی ٹی ونگ نے جنوری 2011 کو پہلا ڈرافٹ تیار کیا جو رائے کے لیے نادرا اور دیگر اداروں کو بھجوایا گیا۔ ملک بھر کے الیکشن کمیشن کے دفاتر میں آئی ٹی کے ڈھانچے کو مستحکم کرنا کے مقصد کو دسمبر 2011 تک مکمل ہونا تھا لیکن یہ ابھی زیر تکمیل ہے۔ الیکشن کمیشن کی ویب سائیٹ کے ڈیزائن میں تبدیلی دسمبر 2011 تک مکمل ہو چکی ہے۔ آئی ٹی ڈائریکٹوریٹ اور صوبائی ڈھانچے کی تشکیل نو دسمبر 2010 تک ہونی تھی لیکن ابھی تک مکمل نہیں ہوئی۔ پیش رفت کا تخمینہ 61%

11۔ عوام تک رسائی اور سیاسی جماعتوں، شہری تنظیموں اور میڈیا سے روابط میں بہتری لانا (5 اہداف): الیکشن کمیشن آف پاکستان نے سٹریٹیجک پلان اور الیکٹرانک ووٹنگ مشینوں پر سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں کے ساتھ دو مشاورتی فورم منعقد کرائے۔ دسمبر 2011 تک مستقل میڈیا سینٹر قائم ہونا تھا جو تا حال قائم نہیں ہو سکا۔ الیکشن کمیشن نے دسمبر 2012 تک سہ ماہی نیوز لیٹر جاری کرنے کا منصوبہ بنایا ہے لیکن اس پر جلد عملدرآمد کیا جانا چاہیے۔ پیش رفت کا تخمینہ 25%

12۔ سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی شرکت بہتر بنانا (6 اہداف): الیکشن کمیشن کی الیکٹرول لیگل فریم ورک کمیٹی سیاسی سرمایہ کاری میں شفافیت بہتر بنانے کے لیے مناسب قانونی ترامیم پر غور کر رہی ہے۔ الیکشن کمیشن نے قانون سازوں کی جانب سے جمع کرائے جانے والے سالانہ گوشواروں کو اکتوبر 2010 سے ویب سائیٹ پر پیش کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن اس سلسلے میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔ حال ہی میں میڈیا نے رپورٹ کیا کہ الیکشن کمیشن نے گوشوارے ویب سائیٹ پر نہ آویزاں کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ کافی مایوس کن ہے اور شفافیت کے اصول اور قانون کے خلاف ہے۔ سیاسی جماعتوں کا ضابطہ اخلاق جون 2011 تک مکمل ہونا تھا لیکن ابھی تک الیکشن کمیشن نے ایک ابتدائی ڈرافٹ سٹیک ہولڈرز کی رائے کے لیے مرتب کیا ہے۔ پیش رفت کا تخمینہ 20%

13۔ ووٹروں کی شرکت اور تربیت کو بہتر بنانا (10 اہداف): اس کا مقصد ووٹ ڈالنے کی شرح کو 44% (2008 کے عام انتخابات) سے بڑھا کر آئندہ عام انتخابات میں 63% تک پہنچانا ہے۔ الیکشن کمیشن نے ووٹرز کی انتخابی عمل میں شرکت بڑھانے کی موثر حکمت عملی طے کرنے کے لیے بنیادی سروے کرلیا ہے۔ الیکشن کمیشن نے ووٹروں اور شہریوں کی تعلیم کے لیے حکمت عملی دسمبر 2011 تک تیار کرنی تھی لیکن اس پر ابھی تک کام جاری ہے۔ پیش رفت کا تخمینہ 66%

14۔ نظرانداز طبقوں جیسے خواتین، اقلیتیں اور معذور افراد کی انتخابی عمل میں شمولیت بہتر بنانا (6 اہداف): الیکشن کمیشن نے دسمبر 2011 تک معذور افراد کی شرکت کے لیے قانون سازی کی توثیق کے لیے مدد فراہم کرنا تھی۔ ایسی کوئی قانون سازی شروع نہیں کی گئی لیکن سپریم کورٹ کی ہدایت پر خواجہ سراوں کے نام انتخابی فہرستوں میں شامل کر لیے گئے ہیں۔ الیکشن کمیشن نے انتخابی عمل میں خواتین کی شمولیت بڑھانے کے لیے دسمبر 2010 تک پالیسی اور طریقہ کار مرتب کرنا اور اس پر عملدرآمد کرانا تھا۔ لیکن ایسی کوئی پالیسی یا طریقہ کار تاحال وضع نہیں کیا گیا نہ ہی ان پر عمل درآمد ہوا۔ پیش رفت کا تخمینہ 12%

15۔ الیکشن کمیشن آف پاکستان کے نئے اور تشخص کو اجاگر کرنا (3 اہداف): اس مقصد کے تحت الیکشن کمیشن کو دسمبر 2010 تک ملک بھر میں ڈویژنل اور ضلعی دفاتر کی عمارتوں کا یکساں ڈیزائن اور سائن بورڈ تشکیل دینا تھا۔ اس مقصد کے تحت تاحال کوئی قابل ذکر پیش رفت نہیں ہوئی۔ الیکشن کمیشن کو دسمبر 2010 تک مخصوص رنگوں کے استعمال سے اپنی تمام اشیاء کو ایک برانڈ کی شکل میں تیار کرنا تھا۔ یہ رپورٹ کیا گیا کہ کچھ نئے ڈیزائن بنائے گئے جو الیکشن کمیشن کے پاس زیر غور ہیں۔ پیش رفت کا تخمینہ 35%

مجموعی پیش رفت

31 دسمبر 2011 تک کی مدت میں مکمل ہونے والے 76 اہداف پر مجموعی پیش رفت 36% تک ہوئی جبکہ اس پر پیش رفت 100% ہونی چاہیے تھی۔ یہ اطمینان بخش کارکردگی نہیں لیکن توقع کی جاسکتی ہے کہ اس جائزہ سے ان اہداف کی تکمیل کی جانب اور سٹرٹیجک پلان کے مطابق پیش رفت کے حصول کے لیے اقدامات تیز کیے جائیں گے۔

31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے والے 46 اہداف پر پیش رفت 12% ہوئی اس طرح 31 دسمبر 2011 تک سٹرٹیجک پلان پر مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 48% (36%+12%) رہا۔

پچھلی سہ ماہی کے دوران انتخابی اصلاحات پر اہم مسائل

1۔ انتخابی فہرستیں پچھلے تین ماہ میں سب سے اہم انتخابی مسئلہ رہیں۔

2۔ الیکشن کمیشن نے 21 اکتوبر 2011 کو 231 قومی وصوبائی قانون سازوں کی رکنیت معطل کردی جو قانون کے تحت مخصوص مدت کے اندر سالانہ گوشوارے جمع کرانے میں ناکام رہے۔

3۔ الیکشن کمیشن نے سیاسی سرمایہ کاری کا سوال اٹھایا اور اس مد میں اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا۔ 7 نومبر 2011 کو الیکشن کمیشن نے سیاست میں کرپشن کے خاتمے کے لیے پہلے قدم کے طور پر پولیٹکل فنانسنگ ونگ کے قیام کا اعلان کیا۔

اگلی سہ ماہی اور اس کے بعد انتخابی اصلاحات پر متوقع اہم مسائل

1۔ انتخابی فہرستیں اور سپریم کورٹ کی جانب سے مقرر کردہ ڈیڈ لائن

2۔ اگلے پارلیمانی انتخابات کی تاریخ

3۔ سیاسی جماعت سے تعلق رکھنے والے صدر اور سیاسی صوبائی گورنروں کی موجودگی میں انتخابات

4۔ نگران حکومت کی تشکیل کے لیے مشاورتی عمل

5۔ مارچ 2012 میں نئے چیف الیکشن کمشنر کی تعیناتی اور

6۔ الیکشن کمیشن کے موجودہ ممبران کی مدت (2 یا 5 سال) اگلے چند ماہ میں یہ امور زیر بحث رہیں گے۔

پاکستان میں انتخابی اصلاحات کی ضرورت

1947 میں قیام پاکستان کے بعد بالغ رائے دہی کی بنیاد پر قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے 9عام انتخابات ہو چکے ہیں۔ان میں 8انتخابات1973 کے آئین کی منظوری کے بعد منعقد ہوئے۔عام طور پر ان انتخابات میں ووٹ ڈالنے کی شرح کم رہی جو1970 کے انتخابات سے مسلسل کم ہو رہی ہے۔ووٹ ڈالنے کی سب سے زیادہ شرح1970 کے انتخابات میں تھی جو%63.4 ریکارڈ کی گئی۔ووٹ ڈالنے کی سب سے کم شرح1997 کے عام انتخابات میں رہی جس میں محض%35.4ووٹرز نے ووٹ ڈالے۔2008 کے عام انتخابات میں صورتحال تھوڑی سے بہتر ہوئی جب ووٹ ڈالنے کی شرح%44.4رہی۔پچھلے 8عام انتخابات میں (1977 کے انتخابات کو نکال کر جس میں بڑے پیمانے پر دھاندلی کے الزامات لگے)ووٹ ڈالنے کی اوسط شرح % 45.9رہی جس سے پاکستان جنوبی ایشیاء کے ممالک میں سب سے کم ووٹ ڈالنے والا ملک اور دنیا کے169 ممالک میں نیچے سے چھٹے نمبر رہا۔ان ممالک کی اوسط شرح سویڈن کی بین الاقوامی تنظیم IIDEA نے مرتب کی۔

ووٹ ڈالنے کی کم شرح کی ایک ممکنہ توجیح ووٹرز کا انتخابی نظام پر عدم اعتماد ہو سکتی ہے۔انتخابی نظام اور بالخصوص الیکشن کمیشن پر عدم اعتبار ملک کے کمزور سیاسی نظام کی بنیاد ہے۔اس کے علاوہ انتخابی فہرستوں پر ووٹروں، سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کو عام طور پر اعتبار نہیں۔ووٹروں کا کئی جگہ اندراج عام ہے اور فہرستوں میں بڑی تعداد میں بوگس ووٹ بھی موجود ہیں۔الیکشن کمیشن کے اختیارات اور چیف الیکشن کمشنر اور الیکشن کمشنروں کے چناو کو صرف سابقہ ججوں تک محدود رکھنا کچھ ایسے امور ہیں جن میں اصلاحات ضروری ہیں۔انتخابی اخراجات کو مقررہ حد کے اندر رکھنے میں الیکشن کمیشن کی ناکامی ایک اور اہم مسئلہ ہے جو انتخابی عمل میں کم وسائل رکھنے والے شخص کی شمولیت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔انتخابی تنازعات کے حل کا عمل بہت طویل اور دشوار ہے اور انتخابی دھاندلی کرنے والے امیدواروں کی حوصلہ شکنی کرنے میں ناکام رہتا ہے۔پولنگ عملے کی غیر جانبداری اور اہلیت پر بھی سوال اٹھائے جاتے ہیں۔وزیر اعظم اور وزراء سمیت سینئر حکومتی اہلکار عام طور پر ضمنی انتخابات میں اپنے پسندیدہ امیدوار کے حق میں ووٹروں پر اثر انداز ہونے کے لیے سرکاری وسائل استعمال کرتے ہیں۔ان اہم امور کی روشنی میں پاکستان میں جمہوریت اور امن کے لیے انتخابی اصلاحات ضروری ہیں۔اگر انتخابی عمل کے اعتبار کو تباہ کیا گیا تو یہ غیر جمہوری قوتوں کو مضبوط کرے گا اور انتہا پسندی اور تشدد کو فروغ دے گا۔پلڈاٹ2005 سے انتخابی اصلاحات کے لیے تجاویز کی تیاری پر کام کر رہا ہے۔

ان تجاویز اور دیگر اقدامات کی وجہ سے الیکشن کمیشن آف پاکستان نے اپنے پانچ سالہ سٹر ٹیجک پلان2010-2014 میں اصلاحات کی کئی تجاویز شامل کی ہیں۔اس پلان میں مقرر کیے گئے کئی اہداف پہلے ہی تاخیر کا شکار ہیں اور انتخابی اصلاحات کا عمل عمومی طور پر سست روی کا شکار ہے۔اگلے عام انتخابات کا کسی بھی وقت اعلان ہو سکتا ہے۔کسی بھی حال میں عام انتخاب مئی2013 تک ہونے ہی ہیں۔اس لیے یہ ضروری ہے کہ شہری الیکشن کمیشن کے سٹر ٹیجک پلان کو مدنظر رکھتے ہوئے انتخابی اصلاحات پر عمل درآمد کا جائزہ لیں۔پلڈاٹ نے الیکشن کمیشن کے سٹر ٹیجک پلان پر پیش رفت کو زیر بحث لانے کے لیے دو ورکشاپس منعقد کرائیں۔پلڈاٹ کا ماننا ہے کہ شہریوں کو ہر کچھ مدت کے بعد اس پیش رفت کا باقاعدگی سے جائزہ لینا چاہیے اور اس جائزے کی میڈیا کے ذریعے تشہیر سے اصلاحاتی عمل کو تیز کرنے میں مدد ملے گی۔

الیکشن کمیشن آف پاکستان کا پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان اور انتخابی اصلاحات کی اہمیت

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے سٹرٹیجک پلان کی اہمیت

الیکشن کمیشن آف پاکستان نے 25 مئی 2010 کو پانچ سالہ اسٹرٹیجک پلان 2010-2014 جاری کیا۔ یہ شائد پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ ہوا کہ ملک میں انتخابات کے انعقاد کے ذمہ دار آئینی ادارے نے انتخابی اصلاحات کے سوال کو سٹرٹیجک نکتہ نظر سے دیکھا اور ان اصلاحات کو لاگو کرنے کے لیے منصوبہ بندی کی۔

الیکشن کمیشن نے ان اصلاحات کو اہداف میں تبدیل کیا اور ہر ہدف کی تکمیل کے لیے ڈیڈ لائن مقرر کی۔ اس وجہ سے پاکستان میں انتخابی اصلاحات کی جامع تصویر دیکھنا اور ان میں پیش رفت کا جائزہ لینا ممکن ہوا اور اس بات کا جائزہ لیا جاسکتا ہے کہ مزید کیا کچھ کرنا باقی ہے۔ سٹرٹیجک پلان کی تیاری، توثیق اور اس کا تشہیر پاکستان کی سیاسی اور انتخابی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے۔ اور چیف الیکشن کمیشنر، ممبران الیکشن کمیشن، سیکریٹری اور سٹاف کو نہ صرف اس اہم دستاویز کی تیاری بلکہ اس پر عملدرآمد کی جاری کوششوں پر تحسین پیش کی جانی چاہیے۔

الیکشن کمیشن نے سٹرٹیجک پلان کو حتمی شکل دیتے وقت شہری تنظیموں اور پاکستان کی سیاسی جماعتوں کے ساتھ مشاورت کی۔ پلڈاٹ ان اداروں میں سے ایک ہے جس نے اس مشاورت میں بھرپور شرکت کی۔ اس لیے سٹرٹیجک پلان کو معاشرتی ملکیت حاصل ہے اور یہ شہریوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس پر عملدرآمد میں ہونے والی پیش رفت کی نگرانی کریں اور اس کے نتائج کو عوام کے سامنے لائیں تاکہ معاشرہ سٹرٹیجک پلان کی بروقت تکمیل کے لیے درکار تحریک فراہم کر سکے۔

الیکشن کمیشن آف کستان کا سٹرٹیجک پلان کیا ہے؟

الیکشن کمیشن آف پاکستان کے پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان میں 15 سٹرٹیجک مقاصد مقرر کیے۔ یہ مقاصد ہمہ جہتی اور پیچیدہ ہیں جن پر عملدرآمد کے لیے اعلیٰ درجے کا عزم درکار ہے۔ الیکشن کمیشن نے ان مقاصد کے حصول کے لیے تمام ممکنہ اقدامات کیے ہیں۔ ہر سٹرٹیجک مقصد کو اہداف میں تقسیم کیا گیا اور ہر ہدف کے حصول کے لیے ڈیڈ لائن مقرر کی گئی۔ ان 15 سٹرٹیجک مقاصد کے 129 اہداف مقرر کیے گیے۔ ہر مقصد کے تحت اہداف کی تعداد 3 سے 19 تک ہے۔

الیکشن کمیشن نے تخمینہ لگایا ہے کہ پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان پر مکمل عملدرآمد کے لیے تقریباً 100 ملین ڈالر کے فنڈز درکار ہوں گے۔ الیکشن کمیشن متعدد ڈونر اداروں جیسے یو ایس ایڈ، یو این ڈی پی اور سی آئی ڈی اے کے ساتھ رقوم کی ممکنہ فراہمی کے لیے بات چیت کر رہا ہے سوائے یو ایس ایڈ کی جانب سے 8.5 ملین ڈالر کی فراہمی کے وعدے کے کسی اور نے فنڈز کی فراہمی پر تاحال آمادگی ظاہر نہیں کی۔

الیکشن کمیشن کے سٹرٹیجک مقاصد درج ذیل ہیں:

1۔ **انتخابات کے قانونی فریم ورک میں بہتری (4 اہداف)**: الیکشن کمیشن کی کارگزاری اور انتخابات کے انعقاد کے لیے قوانین کو عالمی معیار پر لانا اور یقینی بنانا کہ یہ مکمل، واضح اور سمجھ میں آنے والے ہوں اور ان کا استعمال آسان اور نتیجہ خیز ہو۔

2۔ **ووٹروں کے اندراج میں بہتری اور قابل بھروسہ، درست، اور قابل رسائی انتخابی فہرستوں کی تیاری (12 اہداف)**: ووٹروں کے جامع اندراج کو یقینی بنانا اور انتخابی فہرستوں کو قابل بھروسہ، درست، شفاف اور جدید ٹیکنالوجی اور دیگر مناسب طریقوں کے استعمال سے سالانہ نظر ثانی کرتے ہوئے اپ ڈیٹ کرنا اور فہرستوں کو تمام اسٹیک ہولڈرز تک قابل رسائی بنانا۔

3۔ **انتخابی عمل میں بہتری (19 اہداف)**: انتخابی عمل کو ہموار اور موثر بنانے کے ارداہ باقی استعداد کار بہتر بنانا، انتخابی عمل کو معتبر بنا کر شکایات کی تعداد کم کرنا اور اسے ووٹر دوست بنانا۔

4۔ انتخابی شکایات اور تنازعات کے شفاف اور موثر حل کے لیے طریقہ کار ترتیب کرنا (4 اہداف): انتخابی شکایات اور تنازعات کے شفاف اور موثر حل کے لیے طریقہ کار مرتب کرنا جس سے مجموعی طور پر انتخابی عمل کو مزید مستحکم بنایا جا سکے۔

5۔ الیکشن کمیشن پاکستان کی تشکیل نو (7 اہداف): الیکشن کمیشن کے تکنیکی، قانونی، انتظامی اور مالی ڈھانچے کی تنظیم نو کرنا تا کہ اس کا پیشہ وارانہ استعداد کو بہتر بنا کر انتخابی عمل کو مزید موثر بنایا جا سکے۔

6۔ الیکشن کمیشن پاکستان کے دفاتر کے انفراسٹکچر، لاجسٹک اور آلات میں بہتری (11 اہداف): سٹاف کے لیے کام کا ماحول بہتر بنانا اور انتخابی عمل کے موثر انعقاد کے لیے انہیں آلات اور رہائش کی مد میں مدد فراہم کرنا اور عوام تک رسائی آسان بنانا۔

7۔ الیکشن کمیشن کی افرادی قوت میں بہتری (13 اہداف): موجودہ اور مستقبل کے چیلنجز سے نمٹنے کے لیے جدید ہیومن ریسوس مینجمنٹ سسٹم تشکیل دینا اور اس بات کو یقینی بنانا کہ سٹاف کو مروجہ پالیسی کے تحت بھرتی کیا جائے، اسے مناسب تنخواہیں فراہم کرنا کی جائیں اور ان کی ترقی میرٹ پر ہو اور الیکشن کمیشن میں ملک بھر سے نمائندگی موجود ہو۔

8۔ مکمل مالی خودمختاری کا حصول اور الیکشن کمیشن کے لیے مناسب فنڈز (4 اہداف): الیکشن کمیشن کی مکمل مالی خودمختاری اور اس کی ذمہ داریوں کو اس طریقے سے ادا کرنے کے لیے مناسب فنڈز کی فراہمی یقینی بنانا۔

9۔ الیکشن کمیشن پاکستان میں تربیت، تحقیق اور جانچ پڑتال کا نظام وضع کرنا (17 اہداف): الیکشن کمیشن کی پالیسی سازی کے عمل کو مستحکم بنانے کے لیے تربیت، تحقیق اور جانچ پڑتال کا نظام وضع کرنا اور افسران اور اہلکاروں کی کارکردگی میں بہتری لانے کے لیے ان کی استعداد کار بہتر بنانا۔

10۔ الیکشن کمیشن کی کارروائیوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال کا فروغ (8 اہداف): الیکشن کمیشن کی منصوبہ بندی اور فیصلہ سازی میں آئی ٹی کے کردار کو مضبوط بنانا تا کہ انتخابی عمل کو بہتر اور موثر بنایا جا سکے۔ متعلقہ انتخابی معلومات تک عوام کی رسائی کو بھی یقینی بنانا۔

11۔ عوام تک رسائی اور سیاسی جماعتوں، شہری تنظیموں اور میڈیا سے روابط میں بہتری لانا (5 اہداف): انتخابی عمل پر اعتماد مضبوط بنانے کے لیے اہم اسٹیک ہولڈرز جیسے سیاسی جماعتیں، امیدواروں، شہری تنظیموں، میڈیا اور عوام تک رسائی اور مستقل مشاورت کے ساتھ انتخابی معاملات میں ان کی شرکت بڑھانا۔

12۔ سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی شرکت بہتر بنانا (6 اہداف): انتخابی عمل میں سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی بامعنی اور ضابطے کے مطابق شرکت بڑھانا۔

13۔ ووٹروں کی شرکت اور تربیت کو بہتر بنانا (10 اہداف): انتخابی عمل میں مکمل شرکت کے لیے ہر عمر اور معاشرے کے تمام طبقوں کے ووٹرز کی تربیت جس سے ان کے انتخابی عمل کے بارے میں جان کاری بڑھائی جا سکے۔

14۔ نظر انداز طبقوں جیسے خواتین، اقلیتیں اور معذور افراد کی انتخابی عمل میں شمولیت بہتر بنانا (6 اہداف): نظر انداز طبقوں جیسے خواتین، اقلیتوں اور معذور افراد کی سیاسی اور انتخابی عمل میں شرکت کے لیے قوانین وضع کرنا اور ان پر سختی سے عمل کرانا۔

15۔ الیکشن کمیشن پاکستان کے نئے اور محرک تشخص کو اجاگر کرنا (3 اہداف): ہر سطح پر عوام اور سرکاری اداروں میں الیکشن کمیشن کا نیا اور محرک تشخص پیدا کرنا۔

شہری جائزہ رپورٹ کا ہدف اور ہیئت

ہدف

شہری جائزہ رپورٹ کے گوناں گوں اہداف ہیں۔ رپورٹ کا مقصد انتخابی اصلاحات پر عمل درآمد کی رفتار پر عوام کی آگاہی بڑھانا ہے جس سے انتخابی عمل میں عام افراد کی شمولیت اور احساس ملکیت بڑھے گی۔

مزید برآں، عملدرآمد میں ہونے والی پیش رفت کی متواتر نگرانی سے الیکشن کمیشن اور دیگر متعلقہ اداروں میں منصوبے پر عملدرآمد کی بروقت تکمیل کا احساس بڑھے گا اور وہ زیادہ فعال کردار ادا کریں گے۔

رپورٹ ملک میں انتخابی اصلاحات پر عملدرآمد میں ہونے والی پیش رفت کا صحیح جائزہ لینے میں میڈیا کو بھی مدد فراہم کرے گی اور اس میں حائل رکاوٹوں اور مسائل کی بروقت نشاندہی سے پالیسی ساز اداروں کو ان کو وقت پر درست کرنے کا موقع ملے گا۔

رپورٹ اراکین پارلیمنٹ اور دیگر فیصلہ سازوں میں بھی تقسیم کی جائے گی جو ان کی معلومات میں اضافہ کرے گی اور انتخابی اصلاحات پر بامعنی بحث کے ذریعے صحیح رائے قائم کرنے میں مدد دے گی۔

ہیئت

رپورٹ کو اس طرح ترتیب دیا گیا ہے کہ اس میں سٹرٹیجک پلان پر عملدرآمد سے متعلق اہم نکات اور امور کو آسان اور غیر تکنیکی انداز میں اجاگر کیا گیا ہے ۔اس کے علاوہ اہم نکات کو بیان کرنے کے لیے ایک ضمیمہ میں سٹرٹیجک پلان کے 129 اہداف پر ہونے والی پیش رفت کی تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔

سٹریٹیجک پلان پر پیش رفت کے تمام مقاصد کا تجزیہ

مقصد 1: انتخابات کے قانونی فریم ورک میں بہتری

اس مقصد کا مطلب اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ الیکشن کمیشن کی کارگزاری اور انتخابات کے انعقاد کے لیے قوانین کو عالمی معیار کے ہوں اور یہ مکمل، واضح اور سمجھ میں آنے والے اور استعمال میں آسان اور نتیجہ خیز ہوں۔

7 ستمبر 2010 کو الیکشن کمیشن کی جانب سے تشکیل کردہ لیگل فریم ورک کمیٹی نے قوانین کے مجموعے کا ڈرافٹ تیار کر لیا ہے اور اب اسے مزید کارروائی اور کابینہ کو پیش کرنے کے لیے وزارت قانون، انصاف و پارلیمانی امور کو بھجوانے سے قبل الیکشن کمیشن کی منظوری درکار ہے۔ کابینہ کی منظوری کے بعد قوانین کا مجموعہ ایک بل کی صورت میں پارلیمنٹ کے کسی ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا۔ عموماً دونوں میں سے ایک ایوان اس بل کو قائمہ کمیٹی برائے قانون، انصاف و پارلیمانی امور کو بھجوا دیتا ہے۔ کمیٹی کی جانب سے بل پاس ہونے کے بعد اسے منظوری کے لیے ایوان کے سامنے پیش کیا جائے گا۔ دوسرے ایوان سے منظوری کے بعد یہ دستخط کے لیے صدر کو بھجوا دیا جائے گا اور صدر کی توثیق کے بعد یہ ایکٹ بن جائے گا۔ اگر دونوں ایوانوں کے درمیان اختلاف رائے ہوگا تو مفاہمتی کوششوں کی ضرورت ہوگی۔ بظاہر منظوری کے اس سارے عمل میں بہت وقت لگے گا کیونکہ اس میں کئی قوانین موجود ہیں جن کے لیے قائمہ کمیٹیوں اور دونوں ایوانوں میں اتفاق رائے کی ضرورت ہوگی جو کہ عام انتخابات کی مدت تک ہونا آسان دکھائی نہیں دیتا۔

الیکشن کمیشن نے اس ہدف کی تکمیل کا شیڈول دسمبر 2010 رکھا تھا۔ بدقسمتی سے اب تک یہ بہت زیادہ خیالی ثابت ہوئی ہے۔ اب جبکہ ہم جنوری 2012 تک پہنچ چکے ہیں اس ہدف پر عملدرآمد میں پیش رفت کو زیادہ سے زیادہ 50% کہا جا سکتا ہے۔ مختلف انتخابی قوانین کو اکھٹا کرنے کی تکمیل دسمبر 2010 تک ہونا تھی۔ اس ہدف پر عملدرآمد میں ہونے والی پیش رفت بھی 50% رہی۔ ایک مجموعے کا ڈرافٹ تیار کیا گیا ہے لیکن اب تک الیکشن کمیشن نے اس کی منظوری نہیں دی۔

عوام میں ان قوانین کی آگاہی کے لیے اردو ترجمہ دسمبر 2011 تک مکمل ہونا تھا لیکن اس پر بھی کام تاخیر کا شکار ہے۔ اس مقصد کے تحت ہدف پر پیش رفت شیڈول سے 12 ماہ پیچھے ہے اور اس میں کئی سال کی تاخیر ہو سکتی ہے کیونکہ ان قوانین کی منظوری کا بہترین وقت پہلے ہی ضائع ہو چکا ہے۔

تاہم قوانین کے مجموعے کا ڈرافٹ تیار کرنے پر الیکشن کمیشن کی تعریف کی جانی چاہیے اور یہ کوشش رائیگاں نہیں جائے گی کیونکہ جلد یا بدیر یہ قوانین پارلیمنٹ سے منظور ہو جائیں گے۔

اس مقصد کے تحت 31 دسمبر 2011 تک تکمیل کے مقرر کردہ اہداف میں مجموعی پیش رفت 33% رہی۔

مقصد 2: ووٹروں کے اندراج میں بہتری اور قابل بھروسہ، درست، اور قابل رسائی انتخابی فہرستوں کی تیاری

الیکشن کمیشن کے سٹریٹیجک پلان کے 15 مقاصد میں سے یہ شائد سب سے اہم ہے اور اس پر سیاسی جماعتوں، عدلیہ، شہری تنظیموں اور عوام کی سب سے زیادہ توجہ ہے۔

چونکہ انتخابات کی تاریخ قریب آ رہی ہے (قومی اسمبلی کے آیندہ عام انتخابات کی آخری تاریخ مئی 2013 ہے) اس لیے نئی اور درست انتخابی فہرستوں میں دلچسپی تشویش میں تبدیل ہو رہی ہے۔

الیکشن کمیشن نے پہلے نظر ثانی شدہ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کی تکمیل کی ڈیڈ لائن 31 دسمبر 2011 مقرر کی تھی بعد میں ادارہ مردم شماری کی جانب سے رکاوٹوں کی وجہ سے یہ ڈیڈ لائن 24 مارچ 2012 تک بڑھا دی گئی۔ بعد میں الیکشن کمیشن نے ڈیڈ لائن مزید بڑھا کر 3 اپریل 2012 کر دی جس کی وجہ سندھ اور خیبر پختونخواہ میں بارشوں اور سیلاب سے بے گھر ہونے والی بڑی آبادی کی گھر گھر جا کر تصدیق کرنے کے عمل میں تاخیر قرار دی گئی۔

اب الیکشن کمیشن فہرستوں کی تیاری کی تکمیل 27 مئی 2012 تک کرنے کی

پیش گوئی کررہا ہے۔اس حالیہ تبدیلی کی بظاہر وجہ گھر گھر جا کر تصدیق کرنے کے عمل کو مزید آگے بڑھانا ہے۔یہ عمل ابتدائی طور پر 41 دنوں میں مکمل ہونا تھا لیکن اس پر حقیقتاً 87 دن لگے۔

سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کی جانب سے تاخیر کی وجوہات کو تسلیم نہیں کیا اور اسے 23 فروری 2012 تک انتخابی فہرستیں مکمل کرنے کی ہدایت کی۔

ان تاریخوں نے بہت اہمیت اختیار کرلی ہے جب ہم سب سے بڑی اپوزیشن جماعت مسلم لیگ ن کی جلد انتخابات اور مارچ 2012 میں سینیٹ انتخابات سے قبل قومی وصوبائی اسمبلیوں کی تحلیل کی مہم پر نظر ڈالتے ہیں تو پیپلز پارٹی کی جانب سے اس مطالبے کی سختی سے مزاحمت سامنے آتی ہے تا کہ سینیٹ انتخابات مارچ 2012 میں ہی ہوسکیں جس سے پیپلز پارٹی کو بہت فائدہ حاصل ہوگا۔

الیکشن کمیشن کی جانب سے 2007 کی انتخابی فہرستوں کو مسترد کرنے اور نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری میں مئی 2012 تک تاخیر کے باعث پیپلز پارٹی کی جانب سے جلد انتخابات نہ کرانے کی توجیح کو استحکام ملا ہے۔

جو بات الیکشن کمیشن پر زیادہ تنقید کا باعث بنی وہ یہ ہے کہ الیکشن کمیشن اپنی آئینی ذمہ داریوں (آرٹیکل 219 اے)، انتخابی فہرستوں ایکٹ 1974 (شق 17) اور اس مقصد کے ہدف 12 کے باوجود پچھلے چار سالوں 2009 سے انتخابی فہرستوں کو سالانہ اپ ڈیٹ کرنے میں ناکام رہا۔اس لیے موجودہ انتخابی فہرستیں چار سال پرانی ہیں اور کچھ کی رائے میں یہ انتخابات کے لیے قابل استعمال نہیں۔سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کے آئینی ذمہ داری پوری کرنے کی بظاہر ناکامی کا نوٹس لیا ہے۔

الیکشن کمیشن نے تاہم پچھلے تین سال میں کچھ تاریخی فیصلے کیے جن کے باعث درست اور قابل بھروسہ انتخابی فہرستوں کی تیاری کی بنیاد قائم ہوگئی ہے ان میں کچھ اہم فیصلے درج ذیل ہیں:

i۔ نئی انتخابی فہرستوں کے لیے نادرا کے ساتھ اس کا ڈیٹا بیس اور تیکنیکی انفراسٹکچر استعمال کرنے کا معاہدہ

ii۔ ووٹر کے اندراج اور ووٹ ڈالنے کے لیے نادرا کی طرف سے جاری کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کو لازمی قرار دینے کے بل کے اجراء اور اس کی پارلیمنٹ سے منظوری لینا۔اس سے ووٹر کے کئی جگہ اندراج اور ووٹ ڈالتے وقت دھاندلی کو موثر طور پر روکنے میں مدد ملے گی۔

iii۔ انتخابی فہرستوں میں ووٹروں کی تصویر کی شمولیت

iv۔ قابل بھروسہ اور درست انتخابی فہرستوں کی تیاری میں سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں سے مشاورت

آزادنہ، منصفانہ اور قابل اعتماد انتخابات کے انعقاد کے لیے درست، جدید اور قابل بھروسہ انتخابی فہرستوں کی تیاری ضروری ہے۔2007 میں الیکشن کمیشن اور قومی خزانے سے ایک ارب روپے سے زائد خرچ کرنے کے باوجود کمپیوٹرائزڈ، درست، قابل بھروسہ اور جدید انتخابی دفہرستیں تیار نہیں کرسکی۔اس وقت سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو بہت کم مدت میں نئی انتخابی فہرستیں مکمل کرنے کی ہدایت کی حتی کہ 2002 کی انتخابی فہرستوں کو 2007 کی انتخابی فہرستوں میں شامل کرنے کی ہدایت کی جس سے ایک سے زائد ووٹ کے اندراج اور غیر تصدیق شدہ ووٹوں کا مسئلہ بڑھ گیا۔

نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری 2012 میں اہم مرحلے میں داخل ہوگئی ہے۔کچھ لوگ یہ دلیل دے سکتے ہیں کہ الیکشن کمیشن کو 31 دسمبر 2011 تک انتخابی فہرستوں کی تیاری کی اصل ڈیڈ لائن کی تکمیل کے لیے زیادہ بہتر اور موثر طریقے سے کام کرنا چاہیے تھا۔

گھر گھر جا کر تصدیق کے عمل کے تقابلی فوائد (پیسوں اور وقت دونوں صورتوں میں) پر بھی سوالیہ نشان لیکن انتخابی فہرستوں کی تیاری کے باقی مراحل سے جلد بازی سے گزرنے سے ایک بار پھر غیر معیاری فہرستیں ہوسکتی ہیں۔یہ انتہائی اہم ہے کہ نئی انتخابی فہرستوں کو جلد مکمل کیا جائے لیکن یہ بھی اتنا ہی اہم ہے کہ یہ فہرستیں درست، جدید اور قابل بھروسہ ہوں۔

الیکشن کمیشن نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری پر 2 ارب روپے سے زائد خرچ کررہا ہے۔نادرا گھر گھر جا کر تصدیق کرنے کی مہم کے نتائج کی بنا پر بڑے پیمانے پر تبدیلیاں کررہا ہے اس مہم سے تصحیح کے لیے 14 ملین فارم موصول

ہوئے ہیں یہ نادرا کی توقع سے 4 ملین فارم زیادہ ہیں۔اس کا مطلب ہے کہ نادرا کو ابتدائی انتخابی فہرستوں کی تیاری کے لیے 27 مئی کی ڈیڈ لائن کے حصول کے لیے تین گنا زیادہ وسائل فراہم کرنے ہوں گے۔

اس مشق کی تکمیل کے بعد الیکشن کمیشن کو ملک بھر میں 55 ہزار مقامات پر ان ابتدائی فہرستوں کی تنصیب کے لیے بڑی تعداد میں کاپیاں چھپوانی ہوں گی۔

الیکشن کمیشن قانون کے تحت (انتخابی فہرستیں ایکٹ 1974 شق 10) ابتدائی فہرستوں کی کم از کم 21 روز تک تشہیر کا پابند ہے تا کہ عوام شکایات، اعتراضات یا تصحیح کرا سکیں۔ان شکایات یا اعتراضات کی تصحیح کے لیے مزید وقت درکار ہوگا۔جس کے بعد حتمی فہرستوں کی پرنٹنگ کے لیے مزید وقت چاہیے ہوگا۔

جنوری 2012 میں جب سپریم کورٹ نے 23 فروری 2012 کی ڈیڈ لائن مقرر کی تو اس پر عمل کرنے کے لیے صرف 42 دن دستیاب ہیں۔یہ خدشہ موجود ہے کہ ڈیڈ لائن پر عمل کرنے کے لیے الیکشن کمیشن اور نادرا کچھ امور کو نظر انداز کر سکتی ہے جس سے ایک مرتبہ پھر غیر معیاری انتخابی فہرستیں سامنے آسکتی ہیں جو نہ درست ہوں گی نہ ہی قابل بھروسہ۔

یہ الیکشن کمیشن کی ذمہ داری ہے کہ وہ ڈیڈ لائن پر عمل کرنے کے دوران تیکنیکی اور عملی دشواریوں اور جلد بازی کے باعث پیدا ہونے والے خدشات سے سپریم کورٹ کو آگاہ کرے۔ہمیں توقع ہے کہ سپریم کورٹ الیکشن کمیشن اور نادرا کے مسائل کو تحمل سے سنے گی اور انتخابی فہرستوں کے زیادہ بھروسہ مند اور درستگی کے لیے اگر الیکشن کمیشن اپنے دلائل سے مطمئن کر سکی تو ڈیڈ لائن بڑھا دے گی۔

سٹریٹجک مقصد 2 کی مجموعی پیش رفت: نئی کمپیوٹرائز انتخابی فہرستوں کی تیاری 75% تکمیل

مقصد 3: انتخابی عمل میں بہتری (مستقل، بہتر اور زیادہ پولنگ سٹیشن، پولنگ عملے کا ڈیٹا بیس، الیکٹرانک ووٹنگ مشین وغیرہ)

اس مقصد کے تحت سب سے زیادہ 19 اہداف رکھے گئے ہیں۔اس میں پولنگ سٹیشن کی بہتری، پولنگ عملے، الیکٹرانک ووٹنگ مشین، سی سی ٹی وی مانیٹرنگ، انتخابات سے متعلقہ فارم، رزلٹ مینیجمنٹ سسٹم، پوسٹل بیلٹ، پولنگ ایجنٹوں کے ضابطہ کار، انتخابی مبصرین کی رسائی، ووٹنگ کا سامان سے لے کر سیکورٹی انتظامات تک کے اہداف شامل ہیں۔

عمومی طور پر اس مقصد پر پیش رفت جاری ہے۔انتخابات سے متعلق فارموں کو آسان بنایا جا چکا ہے، الیکٹرانک ووٹنگ مشین کی فزیبلٹی مکمل ہو چکی ہے اور الیکشن کمیشن ان مشینوں کی کچھ منتخب حلقوں میں بطور پائلٹ پراجیکٹ تنصیب کے لیے تیار ہے۔

الیکشن کمیشن سمندر پار پاکستانیوں کو پوسٹل بیلٹ کے ذریعے ووٹ کا حق دینے کے لیے فزیبلٹی پر غور کر رہا ہے۔تاہم الیکشن کمیشن کا تخمینہ ہے ایک سمندر پار ووٹ پر 200 ڈالر خرچ آئے گا جبکہ ملک میں 10 روپے فی ووٹ خرچ آتا ہے۔نادرا کے اعداد و شمار کے مطابق 20 ممالک میں رہنے والے سمندر پار پاکستانیوں کو 4.4 ملین قومی شناختی کارڈ (NICOP) جاری کیے جا چکے ہیں۔

19 اہداف میں سے دو ایسے ہیں جو وقت کے محتاج نہیں، دو مکمل ہو چکے ہیں، 6 کی تکمیل 2012 کے اختتام یا 2013 میں ہونی ہے لیکن باقی 9 اہداف اکتوبر 2010 سے دسمبر 2011 کے درمیان مکمل ہونا تھے اور تاخیر کا شکار ہیں۔

یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ مقصد 3 کے تحت 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت 16% رہی۔31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت 22% جبکہ مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 38% لگایا گیا۔

مقصد 4: انتخابی شکایات اور تنازعات کے شفاف اور موثر حل کے لیے طریقہ کار ترتیب دینا

عمومی طور پر الیکشن کمیشن اس مقصد پر شیڈول سے پیچھے ہے۔

صوبائی الیکشن کمیشن کے دفاتر اور اسلام آباد میں شکایات سننے کے لیے افسران مختص کرنے کی ڈیڈ لائن جون 2010 تھی۔ بظاہر اس پر بہت کم پیشرفت ہوئی اور یہ ہدف 2012 کے اختتام تک حاصل ہونے کا امکان ہے۔

انتخابی تنازعات کے حل کے نظام کا قانون جون 2011 تک بننا تھا لیکن یہ ابھی تک تشکیل نہیں پا سکا۔ یہ رپورٹ کیا گیا ہے کہ یہ قانون مقصد 1 کے تحت الیکشن کمیشن کے زیر غور قوانین کے مجموعہ میں شامل ہے۔

یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت 25% تک ہوئی۔ 31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت کا تخمینہ 20% لگایا گیا جبکہ اس مقصد کے تحت مجموعی پیش رفت 45% رہی۔

مقصد 5: الیکشن کمیشن پاکستان کی تشکیل نو

اس مقصد کا ہدف الیکشن کمیشن کی تکنیکی، قانونی، انتظامی اور مالی ڈھانچے کی تنظیم نو کر کے اسے مزید موثر بنانا ہے۔ اس کی پیشہ وارانہ استعداد کو بہتر اور ہموار کارکردگی کو یقینی بنانا ہے۔

یہ رپورٹ کیا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن کی تنظیم نو کا منصوبہ اپریل 2010 میں تیار اور اس کی بجٹ کی منظوری دے دی گئی۔ الیکشن کمیشن کے سیکریٹریٹ، صوبائی، ڈویژن اور ضلعی سطح پر ادارہ جاتی تنظیم نو اپریل 2010 تک مکمل ہونا تھی لیکن کام ابھی تک جاری ہے۔ ہیڈ آفس میں ایڈیشنل سیکریٹری کی نئی پوزیشن قائم کی گئی اور سٹاف تعینات کیا گیا۔ الیکشن کمیشن میں ایک ٹریننگ، ریسرچ اینڈ ایولوشن ونگ (trainging, research and evalution wing) قائم کیا گیا۔ الیکشن کمیشن سیکریٹریٹ میں الیکٹرول رول یونٹ بھی قائم کیا گیا۔ فیڈرل الیکشن اکیڈمی کو مستحکم کرنے کا کام دسمبر 2010 میں مکمل ہونا تھا لیکن اس ہدف پر پیش رفت صرف 50% ہی رہی۔

عمومی طور پر اس مقصد کی تکمیل کا جائزہ 42% لگایا گیا۔

مقصد 6: الیکشن کمیشن آف پاکستان کے دفاتر کے انفراسٹکچر، لاجسٹک اور آلات میں بہتری

اس مقصد کا ہدف سٹاف کے لیے کام کا ماحول بہتر بنانا اور انتخابی عمل کے موثر انعقاد کے لیے انہیں آلات اور رہائش کی مد میں مدد فراہم کرنا اور الیکشن کمیشن آف پاکستان کی کارکردگی میں مدد فراہم کرنا ہے۔

اس مقصد کا حصول رقم کی دستیابی پر منحصر ہے۔ الیکشن کمیشن نے بیان کیا کہ اس مقصد پر فنڈز کی عدم دستیابی کے باعث کوئی پیش رفت نہیں ہو سکی۔ اس مقصد پر پانچ سالہ سٹریٹجک پلان کے لیے تخمینہ لگائی گئی 100 ملین ڈالر میں سے اندازہ 60% رقم خرچ ہونی ہے۔

یہ بھی رپورٹ کیا گیا کہ الیکشن کمیشن حکومت اور بین الاقوامی ڈونرز سے مزید فنڈز کی فراہمی کے لیے رابطہ کرے گا۔ یو ایس ایڈ نے ابتدائی طور پر سٹریٹجک پلان پر عملدر آمد کے لیے 35 ملین ڈالر کی فراہمی کا اشارہ دیا تھا لیکن بعد میں اس کو رقم کو کم کر کے 8.5 ملین ڈالر کر دیا گیا۔ الیکشن کمیشن نے بیان کیا کہ یہ رقم اب تک نہیں مل سکی۔

اس مقصد کے تحت 9 میں 5 اہداف فی الحال نافذ العمل نہیں۔ باقی 4 اہداف جنہیں ابھی مکمل ہونا تھا، پر ابھی تک عملدر آمد نہیں ہو سکا سوائے الیکشن کمیشن کے انفراسٹکچر، لاجسٹک اور آلات کی ضروریات کی جامع جائزہ رپورٹ کے جو الیکشن کمیشن نے تیار کر لی ہے۔

یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اس مقصد کے 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے اہداف پر پیش رفت 26% ہوئی۔

مقصد 7: الیکشن کمیشن کی افرادی قوت میں بہتری

اس مقصد کے لیے 13 میں سے 3 اہداف فی الحال نافذ العمل نہیں۔ باقی 10 اہداف کا حصول 2010 میں ہونا تھا لیکن تا حال ان پر کام جاری ہے۔

ہیومن ریسورس پالیسی کا ابتدائی ڈرافٹ تیار کر لیا گیا جسے حتمی شکل دی جا رہی ہے۔ الیکشن کمیشن میں تمام عہدوں کی ذمہ داریوں کی تفصیلات بھی لکھ لی گئی ہیں۔ الیکشن کمیشن کے افسران کی بطور ڈسٹرکٹ ریٹرننگ آفیسر، ریٹرننگ آفیسر اور اسسٹنٹ ریٹرننگ آفیسر تربیت مکمل کر لی گئی ہے۔

یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اس مقصد کے لیے 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے والے اہداف میں پیش رفت 45% رہی۔

31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے اہداف پر پیش رفت 3% رہی جبکہ مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 48% لگایا گیا۔

مقصد 8: مکمل مالی خود مختاری کا حصول اور الیکشن کمیشن کے لیے مناسب فنڈز

اس مقصد کا ہدف الیکشن کمیشن کی مکمل مالی خود مختاری کا حصول اور اس کی ذمہ داریوں کو احسن طریقے سے ادا کرنے کے لیے مناسب فنڈز کی فراہمی یقینی بنانا ہے۔

الیکشن کمیشن نے سینیٹ اور قومی اسمبلی کی طرز پر الیکشن کمیشن کی مکمل مالی خود مختاری کے لیے وزیر اعظم کو سمری بھجوائی ہے۔

اس اہم مقصد کی تکمیل دسمبر 2010 تک ہونا تھی لیکن الیکشن کمیشن کی تجویز پر ابھی تک قابل ذکر پیش رفت نہیں ہوئی اور یہ قانون سازی کے ابتدائی مراحل میں ہے۔

اس مقصد کے تحت ایک اہم ہدف سٹریٹجک پلان پر 2010 سے 2012 کے دوران عملدرآمد کے لیے 100 ملین ڈالر کے فنڈز اکھٹے کرنا تھے لیکن پتا چلا ہے کہ ابھی تک صرف یو ایس ایڈ نے 8.5 ملین ڈالر کی فراہمی کا وعدہ کیا ہے۔ باقی رقم کے لیے دیگر ڈونر اداروں سے بات چیت تا حال جاری ہے۔

یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ اس مقصد کے تحت 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے اہداف میں پیش رفت 8% رہی۔

31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت 20% رہی جبکہ مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 28% لگایا گیا۔

مقصد 9: الیکشن کمیشن پاکستان میں تربیت، تحقیق اور جانچ پڑتال کا نظام وضع کرنا

موثر انتخابی نظام بڑی حد تک الیکشن کمیشن اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کی بہتر تربیت یافتہ افرادی قوت پر منحصر ہوتا ہے پولنگ سٹاف دیگر حکومتی اداروں سے آتا ہے جبکہ پولنگ ایجنٹ سیاسی جماعتیں اور امیدوار مقرر کرتے ہیں۔

الیکشن کمیشن اپنے سٹاف اور دیگر محکموں سے پولنگ افسران کی انتخابات کے قریب مختلف ڈونر اداروں جیسے یو این ڈی پی کے تعاون سے تربیت کا اہتمام کرتا ہے۔

تربیتی پروگراموں کا نظام وضع کرنے کی ضرورت ہے تاکہ یہ مسلسل جاری رہنے والی مشق ہو۔ اس مقصد کے لیے الیکشن کمیشن نے فیڈرل الیکشن اکیڈمی کو مضبوط بنانے کا منصوبہ بنایا ہے یہ اکیڈمی 2004 سے اسلام آباد میں الیکشن کمیشن کی عمارت میں قائم ہے۔

اکیڈمی کو مضبوط بنانے کے لیے کچھ اہم اقدامات کیے گئے ہیں جیسا کہ گریڈ 20 کے ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل کی سربراہی میں 15 اسامیاں تشکیل دی گئی ہیں۔ ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل کی تعیناتی جنوری 2012 میں کی گئی۔ پولنگ افسران، الیکشن کمیشن سٹاف، سیاسی جماعتوں کے پولنگ ایجنٹوں اور سیکورٹی سٹاف وغیرہ کی تربیت پر کام جاری ہے۔ کئی دیگر اہداف دسمبر 2012 سے دسمبر 2014 کے درمیان مکمل ہونا ہیں۔

31 دسمبر 2011 تک 365 الیکشن کمیشن کے افسران، 5210 پریزائڈنگ افسران/ پولنگ سٹاف، 171 انتخابی فہرستوں کی تصدیق کرنے والے افسران کو تربیت دی گئی۔ اس کے علاوہ 30 ڈپٹی الیکشن کمشنر اور اسسٹنٹ الیکشن کمشنر کو بطور ماسٹر ٹرینرز کے تربیت دی گئی تاکہ وہ دیگر سٹاف کی تربیت کرسکیں۔ 20 ڈپٹی الیکشن کمشنر اور اسسٹنٹ الیکشن کمشنرز کو مستقبل کے ڈسٹرکٹ ریٹرننگ افسران اور ریٹرننگ افسران کی حیثیت سے تربیت فراہم کی گئی۔ مختلف تربیتی پروگراموں کے لیے نصاب کی تیاری دسمبر 2011 تک مکمل ہونا تھی۔ یہ رپورٹ کیا گیا کہ مختلف تربیتی مواد یا تو تیار کرلیا گیا ہے یا اس پر نظرثانی کی گئی ہے۔ 18 تربیتی مینوئل اور ہینڈ بک اب تک تیار کر لیے گئے ہیں۔

یہ تخمینہ لگایا گیا کہ 31 دسمبر 2011 تک اس مقصد کے تحت مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت 42% رہی۔ 31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت کا تخمینہ 18% لگایا گیا جبکہ مجموعی پیش رفت 60% رہی۔

مقصد 10: الیکشن کمیشن کی کارروائیوں میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے استعمال کا فروغ

اس مقصد کا ہدف الیکشن کمیشن کی منصوبہ بندی اور فیصلہ سازی میں آئی ٹی کے کردار کو مضبوط بنانا ہے تاکہ انتخابی عمل کو بہتر اور موثر بنایا جاسکے اور متعلقہ انتخابی معلومات تک عوام کی رسائی بھی یقینی بنائی جاسکے۔

الیکشن کمیشن کی جامع آئی ٹی پالیسی دسمبر 2010 میں تشکیل دی گئی۔ الیکشن کمیشن کے آئی ٹی ونگ نے پہلا ڈرافٹ جنوری 2011 کو تیار کیا جو نادرا اور دیگر اداروں کو بھجوایا گیا ہے۔ ملک بھر میں الیکشن کمیشن کے دفاتر میں آئی ٹی انفراسٹکچر کو مضبوط بنانے کے ہدف کی تکمیل دسمبر 2011 تک ہونی تھی لیکن اس پر کام تاحال جاری ہے۔

الیکشن کمیشن کے ویب سائیٹ کے ڈیزائن میں تبدیلی دسمبر 2011 تک مکمل ہونا تھی جو کرلی گئی ہے۔

آئی ٹی ڈائریکٹوریٹ کی تنظیم نو اور صوبائی دفاتر میں آئی ٹی کے ڈھانچے کی تکمیل دسمبر 2010 تک ہونا تھی۔ اس ہدف کا زیادہ تر حصہ حاصل کرلیا گیا ہے۔

یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے والے اہداف کی پیش رفت 41% رہی۔ 31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت کا تخمینہ 20% لگایا گیا ہے جبکہ مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 61% لگایا گیا۔

مقصد 11: عوام تک رسائی اور سیاسی جماعتوں، شہری تنظیموں اور میڈیا سے روابط میں بہتری لانا

اس مقصد کا ہدف انتخابی عمل پر اعتماد مضبوط بنانے کے لیے اہم اسٹیک ہولڈرز جیسے سیاسی جماعتیں، امیدواران، شہری تنظیمیں، میڈیا اور عوام تک رسائی اور مستقل مشاورت کے ساتھ انتخابی معاملات میں ان کی شرکت بڑھانا ہے۔

الیکشن کمیشن کے روایتی طور پر سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں سے بہت کم روابط رہے ہیں۔ میڈیا سے رابطوں کے ذریعے بھی کمزور رہے ہیں اور زیادہ تر الیکشن کمیشن سے میڈیا کے یکطرفہ رابطے رہے ہیں۔ دوطرفہ فعال رابطوں کا کوئی فورم موجود نہیں۔

موجودہ چیف الیکشن کمشنر اور سیکریٹری کے عہدے سنبھالنے کے بعد بہت تبدیلی آئی ہے۔ الیکشن کمیشن نے سیاسی جماعتوں اور سول سوسائیٹی سے مشاورت کے لیے دو فورم منعقد کرائے۔ یہ دو فورم سٹریٹجک پلان اور الیکٹرانک ووٹنگ مشین پر مشاورت کے لیے منعقد کرائے گئے۔

الیکشن کمیشن انفرادی سیاسی جماعتوں یا شہری تنظیموں کے اقدامات کو بھی زیادہ موثر طور پر قبول کر رہا ہے۔ الیکشن کمیشن نے سیاسی جماعتوں کے ساتھ تین اور شہری تنظیموں کے ساتھ دو رسمی مشاورتی اجلاس کیے ہیں۔ یہ دلیل دی جاسکتی ہے کہ سیاسی جماعتوں، شہری تنظیموں اور میڈیا کے ساتھ تسلسل سے

رابطے ہونے چاہیں۔

الیکشن کمیشن تاہم ایک مستقل میڈیا سینٹر قائم کرنے میں ناکام رہا ہے جو کہ دسمبر 2011 تک مکمل ہونا تھا۔الیکشن کمیشن کا سہ ماہی نیوز لیٹر دسمبر 2012 سے شائع ہونے کا شیڈول ہے لیکن ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ عوام اور خاص طور پر سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں کو الیکشن کمیشن سے متعلق معلومات کی جلد فراہمی ضروری ہے اس لیے الیکشن کمیشن کو فوری طور پر انٹرنیٹ اور پرنٹ کردہ ماہانہ نیوز لیٹر کا اجراء کرنا چاہیے۔اس کو اردو میں ہونا لازمی ہے اور انگریزی میں بھی ہو تو یہ اضافی فائدہ ہوگا۔اگلے عام انتخابات کے بعد الیکشن کمیشن سہ ماہی کے بجائے سہ ماہی میں تبدیل کرسکتا ہے۔

اس مقصد کے تحت 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت صفر ہے تاہم 31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت کا تخمینہ 25% لگایا گیا ہے۔اس مقصد کے تحت مجموعی پیش رفت 25% رہی۔

مقصد 12: سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی شرکت بہتر بنانا اور سیاسی سرمایہ کاری میں شفافیت کو یقینی بنانا

اس مقصد کے تحت 6 اہداف مقرر کیے گئے ہیں ان میں چار کا تعلق سیاسی سرمایہ کاری سے ہے جبکہ باقی دو سیاسی جماعتوں کے ضابطہ اخلاق کو مضبوط بنانے اور سیاسی جماعتوں کے نمائندوں اور امیدواروں کی تربیت سے متعلق ہیں۔

سیاسی سرمایہ کاری جیسے سنجیدہ امور اٹھانے پر الیکشن کمیشن کی تعریف کی جانی چاہیے۔الیکشن کمیشن کی الیکٹرول لیگل فریم ورک کمیٹی سیاسی سرمایہ کاری کی شفافیت بہتر بنانے کے لیے قانونی ترامیم اور مختلف تجاویز پر غور کررہی ہے۔

اس مقصد کے تحت الیکشن کمیشن نے قومی اور صوبائی قانون سازوں کے سالانہ گوشواروں کی تفصیلات ویب سائیٹ پر اپ لوڈ کرنے کا وعدہ کیا تھا اور اس کی تکمیل دسمبر 2010 میں ہونا تھی لیکن پلڈاٹ کی بار بار یاددہانیوں کے باوجود اس میں کوئی پیش رفت نہیں کی گئی۔حال ہی میں میڈیا رپورٹس میں آیا ہے کہ الیکشن کمیشن نے فیصلہ کیا ہے کہ گوشوارے ویب سائیٹ پر شائع نہیں کیے جائیں گے۔یہ کافی مایوس کن اور شفافیت کے اصولوں اور قانون کے خلاف ہے جس میں ان گوشواروں کو عوام کی معلومات کے لیے سرکاری گزٹ میں شائع کرنے کا پابند بنایا گیا ہے۔

سیاسی جماعتوں کے لیے ضابطہ اخلاق کو بہتر بنانے کا کام جون 2011 تک مکمل کیا جانا تھا لیکن اس ضمن میں کوئی خاص پیش رفت دیکھنے میں نہیں آئی۔الیکشن کمیشن نے 23 جنوری 2012 کو منعقدہ مشاورتی فورم میں ضابطہ اخلاق کا ڈرافٹ شرکاء میں تقسیم کیا تھا۔ضابطہ اخلاق کو بہتر بنانے کا سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ اسے انتخابی قوانینز میں شامل کیا جائے۔

سیاسی جماعتوں کے نمائندوں اور امیدواروں کی تربیت نومبر 2012 میں منعقد ہونا ہے۔الیکشن کمیشن کو یہ تربیت فوری طور پر شروع کردینی چاہیے کیونکہ انتخابات کا موسم آنے والا ہے اور بہت سے سیاسی جماعتوں کے اہلکاروں اور امیدواروں کو تربیت درکار ہوگی جس میں کافی وقت صرف ہوگا۔

اس مقصد کے تحت 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت کا تخمینہ 20% لگایا گیا ہے۔

مقصد 13: ووٹروں کی شرکت اور تربیت کو بہتر بنانا

اس مقصد کے تحت اہم ہدف ووٹ ڈالنے کی شرح کو 44% (2008 کے عام انتخابات) سے بڑھا کر آئندہ عام انتخابات میں 63% کرنا ہے۔

الیکشن کمیشن نے مئی 2010 میں ایک سروے کرنے کی منصوبہ بندی کی تھی تاکہ معاشرے کے مختلف طبقوں (جیسے عام افراد،خواتین،نوجوان،معذور اوراقلیتیں) کی شرکت اور ان کی وجوہات کا اندازہ لگایا جائے تاکہ انتخابی عمل میں شرکت بہتر بنانے کے لیے حکمت عملی وضع کی جاسکے۔اگرچہ اس سروے کو مئی 2010 میں مکمل ہونا تھا لیکن اس پر کام جاری ہے اور صرف فیلڈ ورک مکمل ہوا ہے۔

الیکشن کمیشن نے ووٹروں کی آگاہی اور تربیت کے لیے شہری تنظیموں کے ساتھ مل کر دسمبر 2011 تک حکمت عملی مرتب کرنی تھی لیکن جنوری 2012 تک حکمت عملی ترتیب دی جا رہی ہے۔ الیکشن کمیشن دسمبر 2012 تک سوک ایجوکیشن سٹرٹیجی پر عملدرآمد کرنا چاہتا ہے۔

الیکشن کمیشن ووٹروں کی آگاہی بڑھا کر خواتین، معذور اور اقلیتی ووٹروں میں ووٹ ڈالنے کی شرح بڑھانا چاہتا ہے۔

الیکشن کمیشن جون 2013 تک مطالعہ پاکستان کے سیکنڈری سکول اور انٹر میڈیٹ کے نصاب میں ووٹروں کی تعلیم کو شامل کرنا چاہتا ہے۔ اس پر تا حال کوئی پیش رفت نہیں کی گئی ہے۔

الیکشن کمیشن کا جون 2013 تک نوجوانوں کی آگاہی کے لیے مہم تیار کرنے اور چلانے کا منصوبہ ہے لیکن اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ابھی تک کوئی کارروائی عمل میں نہیں لائی گئی۔

اس مقصد کے تحت 10 میں صرف دو اہداف ابھی تک مکمل ہونے تھے باقی کی تکمیل 2012 کے اختتام یا 2013 میں ہونی ہے۔

یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت 65% رہی۔

31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت کا تخمینہ 1% لگایا گیا اس طرح مجموعی پیش رفت 66% رہی۔

مقصد 14: نظر انداز طبقوں جیسے خواتین، اقلیتیں اور معذور افراد کی انتخابی عمل میں شمولیت بہتر بنانا

الیکشن کمیشن نے دسمبر 2011 تک معذور افراد کی شرکت کے لیے قانون سازی میں مدد فراہم کرنا تھی۔ اس سلسلے میں کسی قانون سازی کا آغاز نہیں کیا گیا لیکن سپریم کورٹ کے حکم پر خواجہ سراؤں کے نام انتخابی فہرستوں میں شامل کر لیے گئے ہیں۔

الیکشن کمیشن نے دسمبر 2010 تک خواتین کے ووٹوں کے اندراج اور انتخابی عمل میں شرکت کی بہتری کے لیے پالیسیاں اور طریقہ کار مرتب کرنا اور ان پر عملدرآمد کرنا تھا لیکن ایسی کوئی پالیسی یا طریقہ کار مرتب نہیں کیا گیا۔ کئی ضمنی انتخابات خصوصاً خیبر پختونخواہ میں خواتین کو سیاسی جماعتوں کے درمیان معاہدے کے تحت ووٹ ڈالنے سے محروم رکھا گیا۔ اس سلسلے میں کوئی بہتری نظر نہیں آئی۔

اس مقصد کے 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت کا تخمینہ 12% لگایا گیا۔

مقصد 15: الیکشن کمیشن پاکستان کے نئے اور محرک تشخص کو اجاگر کرنا

اس مقصد کے تحت الیکشن کمیشن کو دسمبر 2010 تک ملک بھر میں ڈویژنل اور ضلعی دفاتر کی عمارتوں کا یکساں ڈیزائن اور سائن بورڈ تشکیل دینا تھا۔ اس مقصد کے تحت تا حال کوئی قابل ذکر پیش رفت نہیں ہوئی۔

الیکشن کمیشن کو دسمبر 2010 تک مخصوص رنگوں کے استعمال سے اپنی تمام اشیاء کے لیے ایک برانڈ کی شکل دینا تھا۔ یہ رپورٹ کیا گیا کہ کچھ نئے ڈیزائن بنائے گئے جو الیکشن کمیشن کے پاس زیر غور ہیں۔

الیکشن کمیشن نے دسمبر 2014 تک الیکشن کمیشن کے کام اور مشن سے متعلق ایک میڈیا مہم چلانے کی منصوبہ بندی کی ہے۔

ایک طرح سے یہ کام الیکشن کمیشن سٹرٹیجک پلان کے اجراء سے شروع ہو چکا ہے۔ الیکشن کمیشن انتخابی فہرستوں کی کامیاب تکمیل کے بعد مزید جارحانہ مہم شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

اس مقصد کے تحت 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت 5% رہی۔ تاہم 31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے والے اہداف پر پیش رفت کا تخمینہ 30% لگایا گیا ہے اس طرح مجموعی پیش رفت کا تخمینہ 35% لگایا گیا۔

سٹرٹیجک پلان پر عمل درآمد پر پیش رفت کا جائزہ

پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان میں 15 سٹرٹیجک مقاصد کے تحت 129 اہداف مقرر کیے گئے ہیں۔

ان میں سے 7 اہداف کی کوئی مخصوص ڈیڈلائن نہیں کیونکہ متواتر یا جاری سرگرمیاں ہیں۔

باقی 122 اہداف میں سے 76 یا 62% اہداف 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے تھے جبکہ باقی 46 یا 38% کی تکمیل 31 دسمبر 2011 کے بعد ہونی ہے جن میں بعض دسمبر 2014 تک مکمل ہوں گے۔

ضمیمہ الف: الیکشن کمیشن پاکستان کے پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان کے مقاصد اور اہداف کا احاطہ اور تمام متعلقہ اعداد وشمار کی مدد سے تفصیلات کہ کیسے 15 مقاصد کو 129 اہداف میں تقسیم کیا گیا۔ ضمیمہ ب: الیکشن کمیشن پاکستان کے سٹرٹیجک پلان کی مقاصد کے اعتبار سے پیش رفت کا خلاصہ۔

ہم نے ہر ہدف میں پیش رفت کا تخمینہ لگانے کی کوشش کی ہے۔ ہم نے اہداف میں ہونے والی پیش رفت کا پلڈاٹ سے باہر ایک سے زائد ماہرین سے تبادلہ خیال کیا اور جہاں تک ممکن ہوا ہم نے پیش رفت پر تخمینہ لگائی گئی فیصد پر الیکشن کمیشن سے فیڈ بیک حاصل کیا۔ ہم نے فیڈ بیک ملنے پر ہر ہدف میں پیش رفت پر لگائے گئے تخمینہ میں تبدیلی کرنے کی بھی کوشش کی۔ ضمیمہ ج: الیکشن کمیشن کے پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان پر عملدرآمد میں پیش رفت کا اہداف کے اعتبار سے جائزے سے نہ صرف پیش رفت کا پتا چلے گا بلکہ جس بنیاد پر فیصد تخمینہ لگائے گیا اس کا بھی اندازہ ہوگا۔

31 دسمبر 2011 تک الیکشن کمیشن پاکستان کے سٹرٹیجک پلان میں بیان کیے گئے 76 مقاصد میں سے صرف 36 فیصد کی تکمیل ہوئی جنہیں 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونا تھا حالانکہ ان میں 100 فیصد پیش رفت ہونی چاہیے تھی۔
یہ اطمینان بخش کارکردگی نہیں لیکن ان تمام چیزوں کو مدنظر رکھنا چاہیے جن پر یہ اہداف مقرر کیے گئے ہیں اور اس بات کا ادراک کرنا ہوگا کہ یہ سٹرٹیجک پلان اپنی نوعیت کی پہلی کوشش ہے۔ کارکردگی پر حتمی رائے قائم کرنے سے قبل ان تمام امور کو مدنظر رکھنا ہوگا۔

تاہم یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ اس جائزہ سے آنکھیں کھلیں گی اور سٹرٹیجک پلان کے مطابق پیش رفت کے حصول کے لیے اقدامات تیز کیے جائیں گے۔

وہ 46 اہداف جن کی ابھی تکمیل کا وقت نہیں آیا ان پر بھی کچھ پیش رفت ہوئی ہے۔ ان 46 اہداف پر پیش رفت کا تخمینہ 12% لگایا گیا ہے۔

31 دسمبر 2011 تک کل 122 اہداف پر پیش رفت کا تخمینہ 48% (12%+36%) لگایا گیا۔

تمام سٹرٹیجک مقاصد میں سے سے زیادہ پیش رفت (75%) مقصد 2: ووٹوں کا اندراج اور انتخابی فہرستیں، پر ہوئی ہے۔ یہ حقیقت کافی حیران کن ہے کہ انتخابی فہرستوں کی تکمیل میں تاخیر پر سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کی اہلیت اور کارکردگی پر کافی منفی ریمارکس دیئے۔ سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو 27 مئی 2012 کے بجائے انتخابی فہرستیں 23 فروری 2012 تک مکمل کرنے کی ہدایت کی ہے۔
دوسری بڑی پیش رفت مقصد 13: ووٹروں کی تربیت میں، ہوئی (66%)

سب سے کم پیش رفت مقصد 14: نظرانداز طبقوں، میں ہوئی جس کا تخمینہ صرف 12% لگایا گیا ہے۔

ضمیمہ ب: الیکشن کمیشن پاکستان کے سٹرٹیجک پلان کی مقاصد کے اعتبار سے پیش رفت کے خلاصے میں دو الگ مدوں میں پیش رفت کا جائزہ لیا گیا ایک وہ اہداف جن کی تکمیل 31 دسمبر تک ہونا تھی جبکہ دوسرے وہ اہداف جن کی تکمیل 31 دسمبر 2011 کے بعد ہونی ہے۔

پچھلی سہ ماہی میں انتخابی اصلاحات سے متعلق زیر بحث آنے والے اہم امور

26 ستمبر سے 31 دسمبر 2011 تک کی سہ ماہی میں انتخابی اصلاحات پر تواتر سے زیر بحث آنے والے اہم امور درج ذیل ہیں۔

انتخابی فہرستیں

گزشتہ تین ماہ میں انتخابی امور میں سب سے اہم معاملہ انتخابی فہرستوں کا رہا۔ الیکشن کمیشن نے ڈرافٹ انتخابی فہرستوں پر گھر گھر تصدیق کا عمل جاری رکھا۔ ڈرافٹ انتخابی فہرستیں پہلے نادرا نے 8 مارچ 2011 کو پاکستان کی بالغ آبادی پر اپنے ڈیٹا بیس کو استعمال کر کے تیار کی تھی۔ نادرا کا دعویٰ ہے کہ اس کا ڈیٹا بیس پاکستان کی بالغ آبادی (18 سال سے زائد) کا 95% کور کرتا ہے۔ بہت سے افراد کو شکایت ہے کہ الیکشن کمیشن کے اہلکار تصدیق کے لیے ان کے گھر نہیں گئے۔ بہرحال تصدیق کی مشق 22 اگست 2011 سے 15 نومبر 2011 تک 86 دن تک جاری رہی جس میں انتخابی فہرستوں میں بڑے پیمانے پر تبدیلیاں اکھٹی کی گئیں (14 ملین نادرا کے مطابق)۔ یہ اکھٹا کیا جانے والا مواد 24 نومبر 2011 کو نادرا کو فراہم کیا گیا تا کہ ان تبدیلیوں کو ڈرافٹ انتخابی فہرستوں میں شامل کیا جائے اور ابتدائی انتخابی فہرستیں تیار کی جائیں جنہیں عوامی جائزے کے لیے 21 دن کے لیے پیش کیا جا سکے۔

اسی اثناء میں، پی ٹی آئی کے چیئر مین عمران خان کی جانب سے دائر پٹیشن کی سماعت کے دوران سپریم کورٹ کے تین رکنی بنچ نے چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کی سربراہی میں 21 دسمبر 2011 کو الیکشن کمیشن کو انتخابی فہرستیں 23 فروری 2012 تک مکمل کرنے کی ہدایت کی۔ الیکشن کمیشن نے سپریم کورٹ کی ڈیڈلائن پر عملدرآمد سے معذوری ظاہر کی لیکن سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کے دلائل مسترد کرتے ہوئے ہدایت کی انتخابی فہرستوں کو 23 فروری 2012 تک ہی مکمل کیا جائے۔

سپریم کورٹ نے آئین و قانون کے برخلاف گزشتہ چار سالوں سے انتخابی فہرستوں کی سالانہ نظر ثانی نہ ہونے کا بھی نوٹس لیا۔

اس سے قبل، سیکریٹری الیکشن کمیشن نے 8 مارچ 2011 کو ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے موجودہ انتخابی فہرستوں میں کئی خرابیوں کی نشاندہی کی اور نادرا کے ڈیٹا بیس سے فہرستوں کی تصدیق کی دستاویز پیش کیں۔ سیکریٹری الیکشن کمیشن نے کہا کہ نادرا کی مشق نے 2007 کی انتخابی فہرستوں میں غلطیوں اور زائد اور بوگس ووٹوں کی شکایات کو درست ثابت کر دیا۔

نادرا کی رپورٹ اور سیکرٹری الیکشن کمیشن کی جانب سے زور و شور سے اس کی تشہیر نے 2007 کی انتخابی فہرستوں کی ساکھ کو مکمل تباہ کر دیا اور پی ٹی آئی کے چیئرمین عمران خان سمیت کئی سیاسی رہنماوں نے موجودہ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلیوں کے جواز پر سوال اٹھایا کیونکہ یہ 2007 کی بوگس انتخابی فہرستوں کی بنیاد پر منتخب ہوئیں جن میں 46% تک اندراج غلط ثابت ہو گیا ہے۔

موجودہ انتخابی فہرستوں کی خراب ساکھ کی وجہ سے نئی، درست، جدید اور قابل بھروسہ انتخابی فہرستوں کی جلد سے جلد تیاری ضروری ہوگئی ہے کیونکہ اگلے انتخابات کا انعقاد ممکنہ تاریخ مئی 2013 سے قبل بھی ہو سکتا ہے۔

قومی اور صوبائی قانون سازوں کے سالانہ گوشوارے

الیکشن کمیشن نے 231 ممبران قومی و صوبائی اسمبلی کی رکنیت 21 اکتوبر 2011 کو معطل کر دی جب وہ قانون کے دی گئی مدت کے اندر اپنی آمدن کے سالانہ گوشوارے جمع کرانے میں ناکام رہے۔

ان قانون سازوں میں 13 سینیٹر، 103 ممبران قومی اسمبلی، 58 ممبران صوبائی اسمبلی پنجاب، 23 ممبران صوبائی اسمبلی سندھ، 28 ممبران صوبائی اسمبلی خیبر پختونخواہ اور 6 ممبران صوبائی اسمبلی بلوچستان شامل ہیں۔

یہ تقریباً ہر سال کی روٹین ہے کہ الیکشن کمیشن 15 اکتوبر تک سالانہ گوشوارے جمع نہ کرانے والے قانون سازوں کی رکنیت معطل کرتا ہے۔ اس سال ان ممبران کی تعداد معمول سے زائد تھی۔ جب یہ قانون ساز رکنیت معطل ہونے کے بعد سالانہ گوشوارے جمع کرادیتے ہیں تو ان کی رکنیت بحال کردی جاتی ہے۔

1170 کل قانون سازوں میں سے 936 نے اپنی آمدن کے گوشوارے جمع کرادیئے ہیں جبکہ قومی اسمبلی کی تین اور صوبائی اسمبلی پنجاب کی دو نشستیں خالی ہیں۔

عوامی نمائندگی ایکٹ 1976 کی شق 42 اے کی ذیلی شق 1 کے مطابق ہر رکن کو اپنے ، بیوی/شوہر اور بچوں کی آمدن کے سالانہ گوشوارے ہر سال 30 ستمبر تک الیکشن کمیشن کو جمع کرانے ہوتے ہیں۔

شق 42 اے کی ذیلی شق 3 میں مزید کہا گیا ہے کہ الیکشن کمیشن ہر سال 15 اکتوبر کو ان ممبران کے نام جاری کردے گا جو ذیلی شق 1 میں دی گئی مدت کے اندر گوشوارے جمع کرانے میں ناکام رہے اور ان ممبران کی رکنیت گوشوارے جمع کرانے تک معطل کردی جائے گی۔

جن قانون سازوں کی رکنیت معطل کی گئی ان میں چند نمایاں نام یہ ہیں: سینیٹر ڈاکٹر عاصم حسین (سندھ، پی پی پی)، وفاقی وزیر پیٹرولیم، سینیٹر عبدالحفیظ شیخ (سندھ، پی پی پی)، وفاقی وزیر خزانہ، سینیٹر رحمان ملک (پنجاب، پی پی پی)، وفاقی وزیر داخلہ، چوہدری احمد مختار، ایم این اے (این اے 105، گجرات II، پنجاب، پی پی پی)، وزیر دفاع، میاں ریاض پیرزادہ، ایم این اے (این اے 186، بہاولپور IV، پنجاب، پی ایم ایل)، وفاقی وزیر پیشہ وارانہ و تیکنیکی تربیت، مخدوم امین فہیم، ایم این اے (این اے 218، حیدر آباد I، سندھ، پی پی پی)، وفاقی وزیر تجارت، سید نوید قمر، ایم این اے (این اے 222، حیدر آباد V، سندھ، پی پی پی)، وفاقی وزیر پانی و بجلی، ڈاکٹر ارباب غلام رحیم، ایم پی اے (پی ایس 60، تھرپارکر I، سندھ، پی پی پی)، خواجہ محمد آصف، ایم این اے (این اے 110، سیالکوٹ I، پنجاب، پی ایم ایل این)، سردار اویس احمد خان لغاری، ایم این اے (این اے 172، ڈی جی خان II، پنجاب، پی ایم ایل)، جمشید دستی، ایم این اے (این اے 178، مظفر گڑھ III، پنجاب، پی پی پی)، سردار نبیل احمد گبول، ایم این اے (این اے 248، کراچی X، سندھ، پی پی پی)، سینیٹر محمد علی درانی (پنجاب، پی ایم ایل)، سینیٹر پرویز رشید (پنجاب، پی ایم ایل این)، سید عبدالقادر گیلانی، ایم پی اے (پی پی 295، رحیم یار خان IX، پی پی پی) اور نرجس فیض ملک، ایم پی اے (ڈبلیو 328، پی پی پی) وغیرہ۔

اتنے سارے سینئر وزراء اور نمایاں قانون سازوں کی رکنیت کی معطّلی نے کئی سوال کھڑے کردیئے ہیں اور میڈیا پر کئی دن سے بحث جاری ہے۔ کچھ اہم سوالات جو اٹھائے گئے وہ درج ذیل ہیں:

i۔ اتنے سارے قانون ساز معمول کی ذمہ داری پوری کرنے میں کیوں ناکام رہے اور کیا یہ ان کی احساس ذمہ داری کی جھلک پیش کررہی ہے؟

ii۔ آمدن کے گوشوارے کس حد تک درست ہوتے ہیں؟

iii۔ کیوں قانون کے مطابق میڈیا اور عوام کی ان گوشوارے تک رسائی نہیں ہوسکتی حالانکہ ان گوشواروں کو حکومت پاکستان کے گزٹ میں شائع ہونا چاہیے؟ عام طور پر گزٹ 6 سے 8 ماہ کی تاخیر سے شائع ہوتے ہیں اور گزٹ کی کاپی حاصل کرنا انتہائی پیچیدہ عمل ہے۔ الیکشن کمیشن سے کئی بار درخواست کی گئی کہ وہ گوشوارے اپنی ویب سائیٹ پر شائع کرے لیکن ابھی تک الیکشن کمیشن اس پر عمل نہیں کیا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ الیکشن کمیشن کے پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان میں یہ مقصد شامل کیا گیا (مقصد 12: سیاسی جماعتیں اور امیدوار، ہدف 3: اراکین پارلیمنٹ اور سیاسی جماعتوں کے مالی گوشوارے الیکشن کمیشن کی ویب سائیٹ پر شائع کرنا، اور اس کے لیے اکتوبر 2010 کی ڈیڈلائن تھی لیکن زیادہ شفافیت کے لیے یہ آسان قدم بھی تا حال نہیں اٹھایا جاسکا۔

iv۔ کیا الیکشن کمیشن کو جمع کرائے گئے گوشواروں کی تصدیق کے لیے محض ڈاکخانے کا کردارادا کرنے کے زیادہ اختیارات نہیں دیئے جانے چاہیں؟

v۔ کیا آمدن کے گوشوارے جمع کرانے کے طریقہ کار میں بہتری کی ضرورت نہیں؟ مثال کے طور پر موجودہ اثاثوں کی قیمت کا تخمینہ لگانے کا کوئی یکساں نظام موجود نہیں اس سلسلے میں طریقہ کار وضع کرنے اور اسے آسان بنانے کی ضرورت ہے۔

vi۔ کیا دیگر سرکاری عہدے داروں جیسے سول سرونٹ، فوجی افسران، اور ججوں کو قانون سازوں کی طرح آمدن کے سالانہ گوشوارے جمع نہیں کرانے چاہیں؟ کیوں پارلیمنٹ اس ضمن میں قانون سازی نہیں کرتی؟ یہ بات قابل توجہ ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ ن کے درمیان طے پانے والے میثاق جمہوریت میں اور ان جماعتوں کے 2008 کے انتخابات کے لیے جاری منشوروں میں وعدہ کیا گیا کہ "تمام فوجی اور عدالتی افسران کو دولت اور آمدن کے سالانہ گوشوارے جمع کرانے ہوں گے"۔ دسمبر 2011 تک پارلیمنٹ میں ایسی کوئی قانون سازی نہیں کی گئی جس سے فوجی اور عدالتی افسران پر سالانہ گوشوارے جمع کرانا لازمی ہو۔ نہ صرف بڑی حکومتی جماعتپیپلز پارٹی نے اس مد میں کوئی نہیں قدم اٹھایا بلکہ بڑی اپوزیشن جماعت پی ایم ایل این کے ممبران نے بھی کوئی اس حوالے سے پرائیویٹ ممبر بل جمع نہیں کرایا۔

سیاسی سرمایہ کاری

الیکشن کمیشن کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ اس نے سیاسی سرمایہ کاری اور اس ضمن میں اصلاحات کی ضرورت کا سوال اٹھایا۔

7 نومبر 2011 کو الیکشن کمیشن نے سیاست میں کرپشن کے خاتمے کے لیے پہلے قدم کے طور پر پولیٹیکل فنانس ونگ کے قیام کا اعلان کیا۔ الیکشن کمیشن اس اہم اصلاح پر گزشتہ کئی مہینوں سے کام کر رہا ہے اور سٹر ٹیجک پلان کے مقصد 12 میں اس سلسلے میں دو مخصوص اہداف بھی مقرر کیے گئے ہیں۔

ہدف 1 سیاسی سرمایہ کاری پر قانون سازی سے متعلق ہے جبکہ ہدف 2 سیاسی سرمایہ کاری سے متعلق قانون سازی پر عملدر آمد کے لیے طریقہ کار سے متعلق ہے۔ ان دونوں اہداف کی تکمیل دسمبر 2011 تک ہونا تھی لیکن اس سلسلے میں کوئی قابل ذکر پیش رفت نہیں ہو سکی اگر چہ اس سہ ماہی میں اس پر میڈیا کے تبصرے سامنے آئے ہیں۔

جوں جوں انتخابات قریب آ رہے ہیں انتخابات پر سیاسی جماعتوں اور انفرادی امیدواروں کے قانون سے زائد بڑے پیمانے پر خرچ سے متعلق سوالات اٹھائے جائیں گے ان کو ماضی میں الیکشن کمیشن روکنے میں ناکام رہا ہے۔

اگلے انتخابات سے کافی پہلے انتخابات پر زائد اخراجات روکنے کا موثر اور قابل بھروسہ نظام وضع کرنے کی ضرورت ہے۔

مستقبل قریب میں سیاسی منظرنامے پر انتخابات سے متعلق حاوی متوقع اہم امور

انتخابی فہرستیں اور سپریم کورٹ کی جانب سے مقرر کردہ ڈیڈ لائن

سپریم کورٹ نے انتخابی فہرستوں کی تیاری میں تاخیر پر بہت سخت موقف اپنایا ہے۔

الیکشن کمیشن نے پہلے سٹریٹیجک پلان میں حتمی کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کی تکمیل کی ڈیڈ لائن 31 دسمبر 2011 مقرر کی تھی 2010 اور 2011 کے وسط تک مختلف مواقع پر کئی بار ڈیڈ لائن کا اعادہ کیا گیا۔ بعد میں الیکشن کمیشن نے مارچ پھر اپریل اور پھر مئی 2012 تک انتخابی فہرستوں کی تکمیل کی ڈیڈ لائن بڑھا دی۔

الیکشن کمیشن کے پاس تاخیر کی وجوہات موجود ہیں۔ اس کی بڑی وجہ ادارہ مردم شماری کی جانب سے مردم شماری بلاکس بڑھانے جس سے نادرا پر کام کا بوجھ بڑھ گیا، سندھ، خیبر پختونخواہ اور پنجاب میں بارشوں اور سیلاب اور خیبر پختونخواہ اور بلوچستان میں امن وامان کی صورتحال جس کے باعث انتخابی فہرستوں کی گھر گھر جا کر تصدیق کا عمل بروقت مکمل نہیں کیا جا سکا۔

سپریم کورٹ نے ان وجوہات کو تسلیم نہیں کیا اور زور دیا کہ حتمی کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستیں 23 فروری 2012 تک مکمل کی جانی چاہیں۔

الیکشن کمیشن اور نادرا کی سپریم کورٹ کی ڈیڈ لائن پوری کرنے کی صلاحیت پر بحث ہو سکتی ہے اور یہ معاملہ آئندہ چند ماہ تک انتخابی منظرنامے پر چھایا رہے گا۔

اگلے عام انتخابات کی تاریخ

اگلے عام انتخابات کب منعقد ہوں گے؟ اس سوال پر اگلی سہ ماہی اور اس کے بعد بھی اندازے لگائے جاتے رہیں گے۔

آئین کے مطابق موجودہ قومی اسمبلی کی مدت 5 سال ہے تاوقتیکہ وزیراعظم اس سے قبل کسی وقت قومی اسمبلی تحلیل کردیں اور نئے انتخابات کا اعلان کردیں۔ اگر اسمبلی اپنی پانچ سال مکمل کرتی ہے جس کی مدت 16 مارچ 2013 کو ختم ہوتی ہے انتخابات مدت مکمل ہونے کے 60 دن کے اندر منعقد ہونے لازمی ہیں۔ جس سے قومی اسمبلی کے آئندہ انتخابات کی تاریخ 14 مئی 2013 مقرر ہوتی ہے۔

چاروں صوبائی اسمبلیوں کی مدت پانچ سال ہے اور چونکہ سب کا پہلا اجلاس چند دن کے وقفے سے مختلف تاریخوں پر ہوا ہے۔ آئینی طور پر ان کی مدت مختلف تاریخوں پر ختم ہو رہی ہے اس لیے تیکنیکی طور پر ان کے انتخابات مختلف تاریخوں پر منعقد ہو سکتے ہیں لیکن چونکہ قومی وصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک دن پر منعقد ہونے پر اتفاق ہے اس لیے صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات 14 مئی 2013 کو منعقد ہو سکتے ہیں۔

یہ رائے مضبوط ہو رہی ہے کہ وزیراعظم مارچ 2012 میں سینیٹ انتخابات کے فوری بعد قومی اسمبلی کی تحلیل کی سفارش کر سکتے ہیں۔ آئین کے مطابق انتخابات اسمبلی کی تحلیل کے 90 دن کے اندر ہونا ضروری ہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے تو یہ مانا جاتا ہے کہ چاروں وزرائے اعلیٰ صوبائی اسمبلیاں بھی تحلیل کردیں گے تا کہ قومی وصوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ایک دن منعقد ہو سکیں۔

ایک جماعت سے تعلق رکھنے والے صدر اور گورنروں کی موجودگی میں انتخابات

کم از کم دو بڑی سیاسی جماعتوں مسلم لیگ ن اور پی ٹی آئی نے کھلے عام صدر آصف علی زرداری کی موجودگی میں اگلے عام انتخابات کی شفافیت پر سنجیدہ خدشات کا اظہار کیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ آصف علی زرداری حکمران جماعت پیپلز پارٹی کے شریک چیئرمین بھی ہیں۔ ان

جماعتوں کو لگتا ہے کہ ایک جماعت سے وابستہ صدر کی موجودگی میں انتخابات میں برابری کے مواقع میسر نہیں آسکیں گے۔

اگرچہ انتخابات کا انعقاد صدر یا حکومت نے نہیں بلکہ الیکشن کمیشن نے کرنا ہے لیکن حکومت اور صدر ماضی میں انتخابات پر اثر انداز ہوتے رہیں ہیں اس لیے بعض جماعتیں انتخابات کے دوران صدر کے جانب دار ہونے پر خدشات رکھتی ہیں۔

یہی خدشات اگر سارے نہیں تو زیادہ تر صوبائی گورنروں کے بارے میں بھی ظاہر کیے گئے ہیں۔موجودہ گورنر پنجاب پیپلز پارٹی کے وفادار ہیں،سندھ کے گورنر کا تعلق ایم کیوایم سے ہے،خیبر پختونخواہ کے گورنر پیپلز پارٹی کے پرانے خیر خواہ ہیں۔گورنر بلوچستان جماعتی سیاست میں نسبتا غیر متحرک ہیں اس لیے وہ شدید تنقید کا نشانہ نہیں ہیں۔باقی تینوں گورنر آنے والے دنوں میں انتخابات کی ساکھ کے حوالے سے بھر پور بحث کا حصہ بنیں گے۔

صدر اور صوبائی گورنروں کے انتخابات پر اثر انداز ہونے کی ممکنہ بحث ختم ہوسکتی ہے اگر مرکز اور صوبوں میں اپوزیشن سے مشاورت کے بعد حقیقی بنیادوں پر غیر جانبدار نگران حکومت قائم کی جائے اور تمام جماعتوں کے اتفاق رائے سے نئے چیف الیکشن کمشنر کی تعیناتی عمل میں لائی جائے۔

وفاقی اور صوبائی نگران حکومتیں اور ان کی غیر جانبداری

اٹھارویں ترمیم نے عام انتخابات سے قبل نگران کابینہ کی تشکیل کے طریقہ کار میں ترمیم کردی ہے۔

ترمیم میں کہا گیا ہے کہ اسمبلی کی تحلیل کے بعد صدر سبکدوش ہونے والے وزیر اعظم اور قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے نگران وزیر اعظم مقرر کریں گے۔

نگران حکومت کی تشکیل آئین کی شق 224 کے تحت ہوتی ہے جس میں اٹھارویں آئینی ترمیم کے ذریعے ترمیم کی گئی جسے پارلیمنٹ نے اپریل 2010 میں منظور کیا تھا۔

شق 224 بیان کرتی ہے:

"(1A) اسمبلی کی اپنی معیاد کی تکمیل پر تحلیل ہونے یا شق 58 یا شق 112 کے تحت تحلیل پر، صدر، یا گورنر، جیسی بھی صورت ہو، نگران کابینہ مقرر کرسکے گا۔

جبکہ صدر، وزیر اعظم اور برخاست ہونے والی قومی اسمبلی کے قائد حزب اختلاف کی مشاورت کے ساتھ نگران وزیر اعظم کا تقرر کرے گا اور گورنر، وزیر اور برخاست ہونے والی صوبائی اسمبلی کے قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے نگران وزیر اعلیٰ کا تقرر کرے گا۔

جبکہ وفاقی اور صوبائی نگران کابینہ کے ممبران کا تقرر نگران وزیر اعظم یا نگران وزیر اعلی جیسی بھی صورت ہو، کی سفارش پر کیا جائے گا۔
تاہم آئین میں لفظ مشاورت کی کوئی تعریف نہیں کی گئی۔

چیئرمین نیب کے تقرر پر صدر اور قائد حزب اختلاف کے درمیان مشاورت کی توجیح پر شدید اختلافات نے جنم لیا تھا۔جہاں صدر نے یہ موقف اختیار کیا کہ انہوں نے خط کے ذریعے قائد حزب اختلاف کی رائے لے لی تھی مشاورت کا عمل پورا ہوگیا اور قانون کی ضرورت پوری ہوگئی لیکن قائد حزب اختلاف صدر سے متفق نہیں تھے۔قائد حزب اختلاف کی رائے میں مشاورت اتفاق رائے پر مبنی ہونی چاہیے۔قائد حزب اختلاف نے موجودہ چیئرمین نیب کی تقرری کو حقیقی مشاورت نہ ہونے کی بنیاد پر چیلنج کیا۔قومی احتساب آرڈیننس کے مطابق (1999 کا XVII) (26 مارچ 2010 میں ترمیم)، صدر چیئرمین قومی احتساب بیورو کی تقرری وزیر اعظم اور قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے کریں گے۔قانون بیان کرتا ہے:

قانونی زبان میں، مشاورت کی ایک تعریف سپریم کورٹ پاکستان نے الجہاد ٹرسٹ کیس 1996 میں کی۔ آئین کی شق 177(1)، 193(1) اور 203c(4) میں لفظ چیف جسٹس سے مشاورت کو سپریم کورٹ نے الجہاد ٹرسٹ بنام فیڈریشن آف پاکستان پی ایل ڈی 1996 ایس سی 324 میں یوں بیان کیا:

"مشاورت موثر، بامعنی، بامقصد، اتفاق رائے پر مبنی ہونی چاہیے جس میں شکایت یا ثالثی یا غیر منصفانہ ہونے کی گنجائش نہ ہو"۔

اس سیاسی صورتحال میں آزادانہ اور کسی جماعت سے تعلق نہ رکھنے والی نگران حکومت ملک میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے انعقاد کے لیے ضروری ہے۔ تاہم صدر کی جانب سے چیئرمین نیب کی تعیناتی کے دوران مشاورت کے لیے جو روایت قائم کی ہے اس سے خدشات پیدا ہو گئے ہیں۔

اگر مشاورت حقیقی معنوں میں کی گئی اور غیر جانبدار نگران حکومت مختلف جماعتوں میں اتفاق رائے سے مقرر کی جاتی ہے صدر اور گورنروں کے جانبدار ہونے سے متعلق خدشات کافی کم ہو سکتے ہیں کیونکہ حکومت کی موجودہ صورتحال اختیارات وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کے پاس ہوتے ہیں صدر اور گورنر کے پاس نہیں۔

پاکستان کے آزادانہ سیاسی تھنک ٹینک کی حیثیت سے پلڈاٹ نے سپریم کورٹ میں آئینی پٹیشن دائر کی ہے جس میں کورٹ سے استدعا کی گئی ہے کہ صدر اور قومی اسمبلی کے رخصت ہونے والے قائد ایوان اور قائد حزب اختلاف کے درمیان اگلے عام انتخابات کے لیے نگران حکومت کی تشکیل کے لیے مشاورت کی وضاحت کی جائے۔ چونکہ نگران حکومتوں کی غیر جانبداری پاکستان میں آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کے لیے ضروری ہے۔ پلڈاٹ محسوس کرتا ہے کہ عام انتخابات کے وقت اگر صدر اور قائد حزب اختلاف کے درمیان نگران وزیر اعظم کے نام پر اتفاق نہ ہوا تو ایسی صورتحال پیدا ہو سکتی ہے اور یہی کچھ صوبوں میں بھی ہو سکتا ہے۔

یہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ نگران حکومتوں کی تشکیل اور اس مد میں آئین میں دی گئی مشاورت کے حوالے سے پارلیمنٹ، صوبائی اسمبلیوں، عدلیہ اور میڈیا میں کافی زیادہ دلچسپی اور بحث ہو سکتی ہے۔

نئے چیف الیکشن کمشنر کی تقرری

موجودہ چیف الیکشن کمشنر مارچ 2012 کو ریٹائر ہو رہے ہیں۔

ایسے نئے چیف الیکشن کمشنر کی تعیناتی جو حکومت اور اپوزیشن دونوں کے لیے قابل قبول ہو الیکشن کمیشن کی ساکھ اور آنے والے انتخابات کے لیے ضروری ہے۔ چونکہ حکمران جماعت پیپلز پارٹی اور بڑی اپوزیشن جماعت مسلم لیگ ن کے درمیان حالیہ ہفتوں میں تصادم بڑھ گیا ہے اس لیے چیف الیکشن کمشنر کی تعیناتی پر اتفاق رائے اس سے زیادہ مشکل ہو جائے گا جتنا چند ماہ قبل الیکشن کمیشن کے چار ممبران کی تقرری مختلف جماعتوں میں اتفاق رائے سے کی گئی۔

حکومت کا چار سال گزرنے کے باوجود نئی مردم شماری کرانے میں ناکامی اور الیکشن کمیشن کا نظر ثانی شدہ انتخابی فہرستوں میں نئے شماری بلاکس کا استعمال

پاکستان میں آخری مردم شماری 1998 میں ہوئی اور اگلی مردم شماری دس سال بعد 2008 میں ہونا تھی۔

کسی صوبے کے لیے قومی اسمبلی کی نشستیں مختص ہونا اور وفاق کے قابل تقسیم پول سے صوبوں کو مالی وسائل کی تقسیم اور ایسے کئی فیصلے مردم شماری پر منحصر ہوتے ہیں۔ الیکشن کمیشن قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے حلقوں کی حد بندی بھی نئی مردم شماری کی روشنی میں کرتا ہے۔

بدقسمتی سے نئی مردم شماری تا حال نہیں ہو سکی حالانکہ مردم شماری کی تیاری کے لیے خانہ شماری 2011 میں مکمل کر لی گئی تھی۔ 1998 میں ہونے والی مردم

شماری میں شماری بلاکس 102,295 تھے۔ اب خانہ شماری کے دوران ادارہ شماریات نے ان کی تعداد بڑھا کر 139,872 کردی۔ یہ 37% اضافہ پورے ملک میں یکساں نہیں اور نہ ہی ووٹروں کی اندازہ بڑھنے والی تعداد کی شرح کے مطابق ہے۔

بعض صوبوں خصوصاً سندھ میں شماری بلاکس کی تعداد (67%) بہت زیادہ بڑھی ہے جبکہ دیگر میں بہت کم اضافہ ہوا ہے (بلوچستان 10%، خیبر پختونخواہ 29% اور پنجاب 31%)۔ اضافے میں شرح میں تضاد اور مختلف شہروں میں ووٹوں کے اندراج میں فرق واضح ہے۔ مثال کے طور پر ڈرافٹ انتخابی فہرستوں میں کراچی میں ووٹوں کے اندراج میں اضافے کی شرح 3% ہوا لیکن شماری بلاکس میں 81% اضافہ ہوا۔ حیدرآباد شہر میں ووٹوں کے اندراج میں 18% کمی ہوئی لیکن شماری بلاکس میں اضافہ 91% ہوا۔

ادارہ شماریات اور الیکشن کمیشن سیاسی جماعتوں کو اس اضافے کا تسلی بخش جواب نہیں دے سکے۔ الیکشن کمیشن نے نظر ثانی شدہ زیر تکمیل انتخابی فہرستوں میں شماری بلاکس کی تعداد میں اضافہ انتخابی علاقے کے طور پر کیا۔

کم از کم ایک سیاسی جماعت پی ایم ایل این نے نظر ثانی انتخابی فہرستوں میں نئی انتخابی فہرستوں کے استعمال پر اعتراض اٹھایا مسلم لیگ ن کے مطابق نئے شمای بلاکس کی مشترکہ مفادات کونسل سے توثیق نہیں کرائی گی اور ان بلاکس کے کچھ علاقوں میں اضافے کو اگلی مردم شماری میں قومی اسمبلی کی نشستوں میں اضافے اور این ایف سی میں وسائل کے مختص کرنے میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

یہ معاملہ کچھ دنوں میں اٹھایا جاسکتا ہے جب ابتدائی انتخابی فہرستیں اعتراضات کے لیے شائع کیے جائیں گے۔

ضمیمہ جات

ضمیمہ الف

الیکشن کمیشن پاکستان کے پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان کے مقاصد اور اہداف کا احاطہ

مقصد نمبر	مقصد کا عنوان	مخصوص ڈیڈلائن کے ساتھ اہداف کی کل تعداد				
		31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے والے اہداف کی تعداد	31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے والے اہداف کی تعداد	مخصوص ڈیڈلائن کے ساتھ اہداف کی کل تعداد	کسی مخصوص ڈیڈلائن کے بغیر اہداف کی تعداد	کل اہداف
1	قانونی فریم ورک	3	0	3	1	4
2	انتخابی فہرستیں	11	0	11	1	12
3	انتخابی آپریشنز	11	5	16	3	19
4	شکایات اور تنازعات کا حل	2	2	4	0	4
5	الیکشن کمیشن کی تشکیل نو	7	0	7	0	7
6	لاجسٹک، انفراسٹکچر اور آلات	5	6	11	0	11
7	انسانی وسائل	8	3	11	2	13
8	فنانس اور بجٹ	3	1	4	0	4
9	تربیت، تحقیق اور تجزیہ	5	12	17	0	17
10	آئی ٹی	6	2	8	0	8
11	عوامی رسائی	1	4	5	0	5
12	سیاسی جماعتیں اور امیدوار	5	1	6	0	6
13	شہری اور ووٹرز کی تربیت	2	8	10	0	10
14	نظرانداز طبقے	5	1	6	0	6
15	برانڈنگ	2	1	3	0	3
	کل	76	46	122	7	129

ضمیمہ ب

31 دسمبر، 2011 تک الیکشن کمیشن پاکستان کے سٹریٹیجک پلان کی مقاصد کے اعتبار سے پیش رفت کا خلاصہ

مقصد نمبر	مقصد کا عنوان	31 دسمبر 2011 تک مکمل ہونے والے اہداف میں پیش رفت	31 دسمبر 2011 کے بعد مکمل ہونے والے اہداف میں پیش رفت	مقاصد میں کل پیش رفت
1	قانونی فریم ورک	33%	0%	33%
2	انتخابی فہرستیں	75%	0%	75%
3	انتخابی آپریشنز	16%	22%	38%
4	شکایات اور تنازعات کا حل	25%	20%	45%
5	الیکشن کمیشن کی تشکیل نو	42%	0%	42%
6	لاجسٹک، انفراسٹکچر اور آلات	26%	0%	26%
7	انسانی وسائل	45%	3%	48%
8	خزانہ اور بجٹ	8%	20%	28%
9	تربیت، تحقیق اور تجزیہ	42%	18%	60%
10	آئی ٹی	41%	20%	61%
11	عوامی رسائی	0%	25%	25%
12	سیاسی جماعتیں اور امیدوار	20%	0%	20%
13	شہری اور ووٹروں کی تربیت	65%	1%	66%
14	نظرانداز طبقے	12%	0%	12%
15	برانڈنگ	5%	30%	35%
	15 مقاصد کی مجموعی پیش رفت	36%	12%	48%

ضمیمہ ج

الیکشن کمیشن پاکستان کے سٹرٹیجک پلان پر عمل درآمد کی اہداف کے اعتبار سے پیش رفت

سٹرٹیجک مقاصد	31 دسمبر 2011 کی ڈیڈلائن والے اہداف		31 دسمبر 2011 کے بعد کی ڈیڈلائن والے اہداف		
سٹرٹیجک مقاصد	اہداف کی تعداد اور عنوان		اہداف کی تعداد اور عنوان	31 دسمبر 2011 تک پیش رفت	مجموعی پیش رفت
1۔ قانونی فریم ورک	1۔ نظر ثانی شدہ قانونی فریم ورک	50%			50%
	2۔ انتخابی قوانین میں یکسانیت	50%			50%
	3۔ اردو ترجمے کے ذریعے عوام میں انتخابی قوانین کی آگاہی بڑھانا	0%			0%
مجموعی پیش رفت		33%			33%
2۔ انتخابی فہرستیں	1۔ موجودہ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں میں بہتری	50%			50%
	2۔ نادرا کے ساتھ معاہدہ	100%			100%
	3۔ الیکشن کمیشن۔ نادرا کا پائلٹ پراجیکٹ	100%			100%
	4۔ نادرا ڈیٹا بیس سے انتخابی فہرستوں کی تصدیق	50%			50%
	5۔ لازمی کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ پر قانون سازی	100%			100%
	6۔ ووٹروں کا ڈیٹا اکٹھا کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کا ڈھانچہ	75%			75%
	7۔ خواتین کی تعداد کا مطالعہ	100%			100%
	8۔ ووٹرز رجسٹریشن فارم کو آسان بنانا	100%			100%
	9۔ انتخابی فہرستوں پر تصویر لگانے کا جائزہ	100%			100%
	10۔ ڈرافٹ فہرستوں کی اشاعت میں بہتری	50%			50%
	11۔ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کو ملک بھر میں پھیلانا	0%			0%
مجموعی پیش رفت		75%			75%
3۔ انتخابی آپریشنز	1۔ پولنگ اسٹیشنوں کے لیے نئی عمارتوں کی نشاندہی کرنا	10%	8۔ پولنگ اسٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ	0%	10%
	2۔ عارضی سٹاف کی بھرتی کا نظام	10%	10۔ موثر نتائج کا نظام	10%	20%

	3۔پولنگ سٹاف کا ڈیٹا بیس بنانا	0%	11۔الیکشن کمیشن کی ویب سائیٹ پر پولنگ سٹیشن کے اعتبار سے نتائج کی اشاعت	0%	0%
	4۔الیکٹرانک ووٹنگ مشین کا جائزہ	100%	15۔انتخابی مبصرین کی رسائی بڑھانا	30%	130%
	5۔مستقل پولنگ سٹیشنوں کا قیام	10%	17۔انتخابی نشانات کا جائزہ	70%	80%
	6۔سی سی ٹی وی مانیٹرنگ	0%			0%
	7۔پولنگ سٹیشنوں اور انتخابی فہرستوں میں رابطہ	10%			10%
	9۔انتخابات سے متعلق فارموں کو آسان بنانا	10%			10%
	12۔پولنگ ایجنٹس کی رہنمائی	0%			0%
	13۔پوسٹل بیلٹ سسٹم کا جائزہ	0%			0%
	14۔امیدواروں کے لیے کتابچے	30%			30%
مجموعی پیش رفت		16%		22%	38%
4۔انتخابی شکایات اور تنازعات کا حل	1۔انتخابات سے قبل شکایات سننے کے لیے افسر مختص کرنا	0%	3۔شکایات سننے کے لیے کمیٹی کا قیام	10%	10%
	2انتخابی تنازعات کے حل کے نظام کے لیے مناسب قانون سازی یقینی بنانا	50%	4۔شکایات ٹریکنگ سسٹم نصب کرنا	30%	80%
مجموعی پیش رفت		25%		20%	45%
5۔الیکشن کمیشن کی تنظیم نو	1۔تنظیم نو کے منصوبے کی تیاری اور منظوری	90%			20%
	2۔الیکشن کمیشن کا انتظامی ڈھانچہ	20%			10%
	3۔ڈپٹی سیکریٹری کی قیادت میں لیگل یونٹ کا قیام	50%			50%
	4۔تربیت، تحقیق اور نتائج کے شعبے کا قیام	75%			75%
	5۔ڈی جی آئی ٹی کو گریڈ 20 میں اپ ڈیٹ کرنا	0%			0%
	6۔انتخابی فہرستوں کے شعبے کا قیام	10%			10%
	7۔وفاقی الیکشن اکیڈمی کو مستحکم کرنا	50%			50%
مجموعی پیش رفت		42%			42%
6۔الیکشن کمیشن کے لیے لاجسٹک، انفراسٹکچر اور آلات	1۔الیکشن کمیشن کے انفراسٹکچر کی ضروریات کے لیے جامع جائزہ رپورٹ مرتب کرنا	50%	2۔الیکشن کمیشن کے فیلڈ افسران کے لیے عمارات خریدنا/تعمیر کرنا	0%	50%
	7۔ضلعی افسران کی گاڑیوں کی تبدیلی/خریداری	50%	3۔الیکشن کمیشن کے عملے کے گھروں کی تعمیر	0%	50%
	8۔کمپیوٹرز، سکینر، پرنٹر، فرنیچر وغیرہ کی خریداری	30%	4۔انتخابی سامان کے لیے ویئر ہاوس کی تعمیر	0%	30%

	10۔انتخابی سامان کے لیے کمپیوٹر پرمبنی فہرست مرتب کرنا	0%	5۔وفاقی الیکشن اکیڈمی کی عمارت کی تعمیر	0%	0%
	11۔نجی گاڑیوں کے انتخابات میں استعمال کے لیے پالیسی تشکیل دینا	0%	6۔الیکشن کمیشن سیکریٹریٹ میں عدالت کے لیے اضافی جگہ کی تعمیر	0%	0%
		26%	9۔انتخابات کے انعقاد کے لیے لاجسٹک پلان کی تیاری	0%	0%
مجموعی پیش رفت				0%	26%
7۔انسانی وسائل کا معاوضہ	1۔جامع ایچ آر پالیسی کی تشکیل	75%	7۔الیکشن کمیشن میں خواتین کو کم از کم 10% روزگار کی فراہمی یقینی بنانا	10%	85%
	2۔ایچ آر قوانین پر نظرِثانی اور بہتری	50%	8۔الیکشن کمیشن میں معذور افراد کو کم از کم 2% روزگار کی فراہمی یقینی بنانا	0%	50%
	3۔ہر پوزیشن کے لیے ٹی او آر بنانا	75%	9۔الیکشن کمیشن میں اقلیتوں کو کم از کم 5% روزگار کی فراہمی یقینی بنانا	0%	75%
	4۔گریڈ 17 میں افسران کی ابتدائی تعیناتی کے لیے پالیسی مرتب کرنا	50%			50%
	5۔تنخواہوں کا ڈھانچہ بہتر بنانا	0%			0%
	6۔موجودہ ترقی کی پالیسی کا جائزہ	30%			30%
	10۔سابقہ اور حاضر سروس افسران کا پول بنان	30%			30%
	11۔الیکشن کمیشن افسران کو ڈسٹرکٹ ریٹرنگ افسران ا ریٹرنگ افسران کے لیے تیار کرنا	50%			50%
مجموعی پیش رفت		45%		5%	48%
8۔خزانہ اور بجٹ	1۔مکمل مالی خودمختاری یقینی بنانا	25%	3۔الیکشن کمیشن کے سٹریٹجک پلان پر عملدرآمد کے لیے فنڈز اکھٹے کرنا	20%	45%
	2۔بجٹ ونگ کو کمپیوٹرائزڈ کرنا	0%			0%
	4۔موجودہ خریداری پالیسی کا جائزہ لینا اور مضبوط بنانا	0%			0%
مجموعی پیش رفت		8%		30%	28%
9۔تربیت، تحقیق اور نتائج	1۔وفاقی الیکشن اکیڈمی کو مضبوط اور ماڈل تربیتی ادارہ بنانا	50%	2۔تمام ملازمین کی تربیت کے ذریعے استعداد کار بڑھانا	20%	80%

80%	30%	3۔مختلف افسران کے لیے مخصوص تربیتی ورکشاپس منعقد کرانا	50%	4۔مختلف تربیتی پروگراموں کے لیے نصاب تیار کرنا	
70%	20%	6۔انتخابی امور پر تحقیق کرانا	50%	5۔الیکشن کمیشن افسران کے لیے تربیتی پل بنانا	
80%	50%	7۔الیکشن سے متعلقہ مطالعاتی دورے	30%	9۔وفاقی الیکشن اکیڈمی کے لیے ریسورس پرسن کا پول قائم کرنا	
60%	30%	8۔تمام پروگراموں اور منصوبوں کی نگرانی	30%	14۔خصوصی آئی ٹی تربیت	
10%	10%	10۔پولنگ افسران کی تربیت			
0%	0%	1 1۔سیاسی پارٹی کے نمائندوں کی تربیت			
0%	0%	12۔انتخابی مبصرین کی تربیت/ بریفنگ			
0%	0%	13۔سیکورٹی اہلکاروں کی تربیت			
10%	10%	15۔ملک بھر کے افسران آئی ٹی تربیت			
30%	30%	16۔ڈونر اداروں سے رابطہ			
0%	0%	17۔اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے تربیتی ونگ سے			
60%	8%		42%		مجموعی پیش رفت
80%	30%	3۔الیکشن کمیشن کی انٹرنیٹ کی سہولت بڑھانا	50%	1۔جامع آئی ٹی پالیسی کی تشکیل	10۔انفارمیشن ٹیکنالوجی
40%	10%	7۔جغرافیائی معلوماتی نظام کا قیام	30%	2۔الیکشن کمیشن میں آئی ٹی انفراسٹرکچر کی مضبوطی	
75%			75%	4۔الیکشن کمیشن کی ویب سائیٹ کا نیا ڈیزائن	
30%			30%	5۔آئی ٹی ڈائریکٹوریٹ کی تنظیم نو	
50%			50%	6۔کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کا ڈیٹا سینٹر بنانا	
10%			10%	8۔جامع انفارمیشن سیکورٹی اور پرائیویٹ پالیسی کی تیاری اور عملدرآمد	
61%	20%		41%		مجموعی پیش رفت
50%	50%	۔سیاسی جماعتوں سے رابطوں کی سطح میں اضافہ	0%	4۔الیکشن کمیشن میں مستقل میڈیا سینٹر کا قیام	11۔عوامی رسائی اور رابطے
30%	30%	2۔سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں سے مستقل مشاورت کرنا			
0%	0%	3۔میڈیا تک رسائی کی پالیسی اور حکمت عملی تیار کر اور اس پر عملدرآمد			
20%	20%	5۔الیکشن کمیشن کے سہ ماہی نیوز لیٹر کا اجراء			
25%	25%		0%		

12۔سیاسی جماعتیں اور امیدوار	1۔سیاسی سرمایہ کاری پر اصلاحاتی قانون سازی	20%	5۔سیاسی جماعتوں کے نمائندوں اور امیدواروں کی انتخابی فہرستوں پر تربیت	0%	20%
	2۔قوانین اور طریقہ کار بنانا	20%			20%
	3۔اراکین پارلیمنٹ کے مالی گوشوارے ویب سائیٹ پر شائع کرنا	0%			0%
	4۔سیاسی جماعتوں/امیدواروں کا ضابطہ اخلاق مضبوط بنانا	30%			30%
	6۔آمدن کے گوشواروں کے فارم میں تبدیلیاں	30%			30%
مجموعی پیش رفت		20%		0%	20%
13۔شہری اور ووٹر تربیت	1۔معاشرے کے مختلف طبقوں کی شرکت کی شرح جانچنے کے لیے سروے کا انعقاد	80%	3۔شہری اور ووٹروں کی تربیت کی حکمت عملی نافذ کرنا	10%	90%
	2۔شہری اور ووٹروں کی تربیت کی حکمت عملی کی تیاری	50%	4۔ووٹ ڈالنے کی شرح 4 4 سے بڑھا 6 3 % تک پہنچانا	0%	50%
			5۔خواتین ووٹروں کی شرح میں اضافہ	0%	0%
			6۔اقلیتی ووٹروں کی شرح میں اضافہ	0%	0%
			7۔معذور ووٹروں کی شرح میں اضافہ	0%	0%
			8۔ووٹروں کی تربیت سے انتخابی تشدد میں کمی کرنا	0%	0%
			9۔سکولوں کے نصاب میں ووٹر تعلیم کو شامل کرنا	0%	0%
			10۔نوجوانوں کے آگاہی مہم شروع کرنا	0%	0%
مجموعی پیش رفت		65%		1%	66%
14۔نظرانداز طبقے	1۔معذوروں کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لیے قانون سازی	0%	3۔نظرانداز طبقوں کی شرکت کی آگاہی پیدا کرنے کا میٹریل تیار کرنا	0%	0%
	2۔معذور ووٹروں کی شرکت کے لیے تحقیق	0%			0%
	4۔خواتین ووٹروں کی شرکت کے لیے تحقیق	10%			10%
	5۔خواتین اور نظرانداز طبقوں کی انتخابی عمل میں شرکت بڑھانے کے لیے پالیسی کی تیاری اور عملدرآمد	0%			0%

	6۔معذور ووٹروں کی شرکت کے لیے الیکشن کمیشن کے اہلکاروں کی تربیت	50%			50%
مجموعی پیش رفت		12%		0%	12%
15۔الیکشن کمیشن کی برانڈنگ	1۔ڈویژن اور ضلعی دفاتر کا ڈیزائن تیار کرنا	0%	2۔الیکشن کمیشن کے نظریے اور مقصد کے لیے میڈیا مہم کی تیاری اور اجراء	30%	30%
	3۔الیکشن کمیشن کا برانڈ تیار کرنا	10%			10%
مجموعی پیش رفت		5%		30%	35%
کل اہداف	76		46		

ضمیمہ د: کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرست۔ٹائم لائن

10 جولائی 2008	سیکریٹری الیکشن کمیشن کنور محمد دلشاد نے ایک اجلاس کی صدارت کی اور کہا کہ اعلیٰ پیمانے کا آئی ٹی انفراسٹکچر، جو یو ایس ایڈ نے آئی ایف ای سی کے ذریعے انتخابی فہرستوں کو کمپیوٹرائزڈ کرنے کے لیے الیکشن کمیشن کو فراہم کیا، کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے نظام کے کامیاب نفاذ کی مضبوط بنیاد فراہم کرے گا۔
7 اپریل 2009	سیکریٹری الیکشن کمیشن کنور دلشاد نے اعلان کیا کہ چیف الیکشن کمشنر نے انتخابی فہرستوں کی سالانہ نظرثانی کے لیے ملک بھر میں موجودہ فہرستوں کی گھر گھر تصدیق کی ہدایت کی ہے۔
29 مارچ 2010	شہری تنظیموں نے الیکشن کمیشن کی جانب سے منعقدہ مشاورت سیشن میں کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کو ووٹ کی رجسٹریشن اور ووٹ ڈالنے کے لیے لازمی قرار دینے کی تجویز کی حمایت کی۔
30 مارچ 2010	سیاسی جماعتوں نے الیکشن کمیشن کی جانب سے منعقدہ مشاورت سیشن میں کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کو ووٹ کی رجسٹریشن اور ووٹ ڈالنے کے لیے لازمی قرار دینے کی تجویز کی حمایت کی
12 اکتوبر 2010	الیکشن کمیشن نے نادرا کے تعاون سے نئی کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے لیے چار اضلاع وہاڑی (پنجاب)، کراچی شرق (سندھ)، صوابی (خیبر پختونخواہ)، کوئٹہ (بلوچستان) کے 15 انتخابی علاقوں میں پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا۔ اس پراجیکٹ کو 24 اکتوبر 2010 تک مکمل کرنے کا شیڈول طے کیا گیا۔
29 دسمبر 2010	الیکشن کمیشن نے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کو ووٹ کی رجسٹریشن اور ووٹ ڈالنے کے لیے لازمی قرار دینے کے لیے ڈرافٹ بل وزارت قانون، انصاف و پارلیمانی امور کو بھجوادیا۔
2 فروری 2011	چیف الیکشن کمشنر نے اعلان کیا کہ نئی کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کی گھر گھر تصدیق کا عمل مئی 2011 میں شروع کیا جائے گا۔
3 فروری 2011	چیف الیکشن کمشنر نے اعلان کیا کہ الیکشن کمیشن نادرا کے تعاون سے نئے شماری بلاکس کی بنیاد پر انتخابی فہرستیں 2011 تیار کریگا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ الیکشن کمیشن فہرستوں کا موجودہ ڈیٹا نادرا کو فراہم کرے گا جو نادرا کے ڈیٹا بیس سے ملانے اور تصدیق کے بعد فہرستوں کا پہلا ڈرافٹ مارچ 2011 تک تیار کریگا۔ چیئرمین نادرا علی ارشد حکیم نے بتایا کہ 93% آبادی فوٹوگراف اور انگوٹھے کے نشان کے ہمراہ رجسٹر ہے۔
15 فروری 2011	چیف الیکشن کمشنر نے اعلان کیا کہ الیکشن کمیشن انتخابی فہرستیں 2011، 31 دسمبر 2011 تک مکمل کرلے گا۔ سیکریٹری شماریات ڈویژن آصف باجوہ نے بتایا کہ نئے شماری بلاکس کی سافٹ کاپی جون 2011 سے پہلے دستیاب نہیں ہوگی۔ اس لیے چیف الیکشن کمشنر کی زیرِ صدارت اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ حقیقی گنتی جون 2001 کے پہلے ہفتے سے شروع کی جائے گی۔ چیئرمین نادرا نے یقین دلایا کہ گنتی کے آغاز میں تاخیر کے باوجود نئی انتخابی فہرستوں کا کام 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہوجائے گا
18 فروری 2011	الیکشن کمیشن کی انتخابی فہرستیں 2007 نادرا کو تصدیق کے لیے مہیا کردی گئیں۔
22 فروری 2011	سیاسی جماعتوں نے الیکشن کمیشن کی جانب سے منعقدہ مشاورت سیشن میں کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کو ووٹ کی رجسٹریشن اور ووٹ ڈالنے کے لیے لازمی قرار دینے کی تجویز کی حمایت کی
4 مارچ 2011	الیکشن کمیشن اور یو ایس ایڈ کے درمیان تیسرا اعلیٰ سطح کا اجلاس اسلام آباد میں سیکریٹری الیکشن کمیشن کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ سیکریٹری الیکشن کمیشن نے مدد فراہم کرنے پر یو ایس ایڈ کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ الیکشن کمیشن وزیرِاعظم کو یو ایس ایڈ کی جانب سے مہیا کردہ 8.5 ملین ڈالر منہا کر کے 2 ارب روپے کی فراہمی کی سمری بھجوائے گا۔ الیکشن کمیشن اور یو ایس ایڈ جلد مفاہمت کی یادداشت پر دستخط کریں گے۔ الیکشن کمیشن نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ انتخابی فہرستوں کی عمل 31 دسمبر 2011 تک مکمل ہوجائے گا۔
8 مارچ 2011	سیکریٹری الیکشن کمیشن نے اعلان کیا کہ نادرا کی تصدیق کے بعد نئی کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کی تیاری کے پہلے مرحلے کی تکمیل ہوگی ہے۔ انتخابی فہرستوں تین مرحلوں میں مکمل ہوں گی جو درج ذیل ہیں: i۔ پہلا مرحلہ: 2007 کی کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کا نادرا کے ڈیٹا بیس سے ملانا اور تصدیق (تکمیل 8 مارچ 2011) ii۔ دوسرا مرحلہ: نادرا کی جانب سے مہیا ڈیٹا کی گھر گھر تصدیق (جون۔جولائی 2011) iii۔ تیسرا مرحلہ: حتمی کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستیں 2011 کی پرنٹنگ (دسمبر 2011)۔ سیکریٹری نے کہا کہ نادرا کے تجزیے نے 2007 کی انتخابی فہرستوں کے بارے میں شکایات کی تصدیق کردی جس میں کئی طرح کی غلطیاں، زائد اور بوگس اندراج موجود ہیں جس کی تصدیق اس ہوشربا رپورٹ میں ہوئی کہ 81.2 ملین ووٹوں میں سے صرف 44.02 ملین ووٹروں کی تصدیق نادرا کے ڈیٹا بیس سے ہوئی باقی 37.1 ملین ووٹر غیر مصدقہ ہیں۔ سیکریٹری الیکشن کمیشن نے مزید کہا کہ چیف الیکشن کمشنر نے باقی دو مراحل کی تکمیل دسمبر 2011 تک کرنے کی ہدایت کی۔

30مارچ2011	الیکشن کمیشن کمپیوٹرائزڈ اشناختی کارڈ کی بنیاد پر کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستیں بنانے کے لیے تیار ہے اورادارہ شماریات کے تیار کردہ نئے مردم شماری بلاکس کے مطابق نادرا کے تعاون سے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کی بنیاد پر کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستیں تیار کرے گا۔ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کی تیاری کے لیے نئے مردم شماری بلاکس کا ڈیٹا اکھٹا کرنے اور گھروں کے شمار کرنے کا کام 5اپریل2011 سے اکھٹا شروع ہوگا اور انتخابی فہرستوں میں سے ممکنہ بوگس ووٹوں کے خاتمے کے لیے فول پروف نظام قائم کرنا ہوگا۔ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں2011 کی تیاری کے پہلے مرحلے پر انتخابی فہرستیں2007 کا ڈیٹا نادرا کو فراہم کیا گیا جس کی تصدیق کا کام نادرا نے کامیابی سے مکمل کرلیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ درست کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کا مطالبہ سیاسی جماعتوں، شہری تنظیموں، میڈیا اور پوری قوم کی جانب سے کیا گیا کیونکہ یہ قابل بھروسہ، آزادانہ اور منصفانہ انتخابات کی بنیاد ہے۔
31مارچ2011	سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو آئینی ضرورت جلد سے جلد پوری کرنے کی ہدایت کی۔
18اپریل2011	پارلیمنٹ نے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کو ووٹ کے اندراج اور ووٹ ڈالنے کے لیے لازمی قرار دینے کے ایکٹ کی منظوری دی
23اپریل2011	سیکریٹری الیکشن کمیشن نے کہا کہ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں اور الیکٹرانک ووٹنگ مشین کا آدھا کام مکمل ہو چکا ہے۔ چیف الیکشن کمشنر نے اراکین پارلیمنٹ، سیاسی جماعتوں، شہری تنظیموں اور میڈیا کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے الیکشن کمیشن کو ان مقاصد کے حصول میں مکمل تعاون فراہم کیا۔ i۔ 2010 میں ہونے والے الیکٹرول کونسل کے اجلاس میں کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ کو بنیادی شناخت قرار دیا گیا جس کے بغیر کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کی تیاری ممکن نہیں تھی۔ ii۔ چونکہ اس کے لیے قانون میں ترمیم کی ضرورت ہے الیکشن کمیشن کی جانب سے وزارت قانون وانصاف و پارلیمانی امور کو29 دسمبر2010 کو ڈرافٹ بل بھجوایا گیا جو اب (18اپریل2011) پارلیمنٹ نے منظور کرلیا ہے۔ iii۔ سیاسی جماعتوں نے30 مارچ2010 اور22 فروری2011 کو ہونے والے مشاورتی اجلاسوں میں تجویز کی حمایت کی۔ iv۔ اسی طرح شہری تنظیموں نے29 مارچ2010 کے اجلاس میں تجاویز پیش کیں۔ v۔ حقیقی حالات میں تجویز کی افادیت کا جائزہ لینے کے لیے کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے لیے ایک پائلٹ پراجیکٹ چاروں صوبوں میں شروع کیا گیا اور2010 میں ہی مکمل کیا گیا۔ vi۔31 مارچ2011 کو ایک فیصلے میں چیف الیکشن کمشنر کو معزز سپریم کورٹ کی منظوری اور نیک تمنائیں اور جلد از جلد تکمیل کی ہدایت بھی ملی۔ vii۔ اب اپریل2011 میں گھروں کی تعداد اور خاندان کے سربراہ کے کمپیوٹرائزڈ شناختی کارڈ اکھٹے کرلیے گئے ہیں۔ viii۔ انتخابی فہرستوں2007 کا ڈیٹا بیس18 فروری2011 کو نادرا کو مہیا کیا گیا جو تصدیق کے بعد8 مارچ2011 کو جاری کردیا گیا۔ ix۔ تمام صوبائی الیکشن کمشنروں کو ڈرافٹ انتخابی فہرستوں کے لیے گھر گھر تصدیق کا عمل جولائی2011 تک مکمل کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ x۔ الیکشن کمیشن یہ ٹاسک دسمبر2011 تک مکمل کرے گا اور حتمی فہرستیں پرنٹنگ کے لیے نادرا کو دی جائیں گی تاکہ یہی مستقبل کے عام انتخابات میں استعمال ہو سکے۔ سیکریٹری الیکشن کمیشن نے اعلان کیا کہ نئے انتخابی فہرستوں اور الیکٹرانک ووٹنگ مشین کا آدھا کام مکمل ہو چکا ہے اور اس کی2011 کے اختتام کے لیے وقت اور ضروری وسائل کی ضرورت ہوگی۔
5مئی2011	حکومت پاکستان نے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کو ووٹ کے اندراج اور ووٹ ڈالنے کے لیے لازمی قرار دینے کا ایکٹ نمبرXI، 2011 جاری کردیا۔
27جون2011	الیکشن کمیشن اور نادرا نے نادرا کے شناختی کارڈ کے ڈیٹا کو موجودہ انتخابی فہرستوں کی تصدیق کے لیے استعمال کرنے کا معاہدہ کیا۔ سیکریٹری الیکشن کمیشن نے اعلان کیا کہ کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ رکھنے والے80 ملین ووٹروں کی گھر گھر تصدیق کا عمل18 جولائی2011 میں شروع ہوگا اور16 اگست2011 تک جاری رہے گا۔ سیکریٹری الیکشن کمیشن نادر کے ساتھ معاہدے کی تفصیلات بیان کیں اور بتایا کہ نادرا کچھ دیگر سہولیات بھی فراہم کرے گا جن میں i۔ نئے مردم شماری بلاکس کے کوڈز پر مبنی ڈرافٹ انتخابی فہرستوں کے پرنٹ فراہم کرے گا۔ ii۔ گھر گھر تصدیق کے دوران ہونے والی تبدیلیوں کا اندارج کرے گا۔ iii۔ ابتدائی انتخابی فہرستوں کی متفقہ تعداد میں پرنٹنگ iv۔ شائع کرنے کے عمل میں حاصل ہونے والی تبدیلیوں کا اندارج اور حتمی انتخابی فہرستوں کی متفقہ تعداد میں پرنٹنگ ان کی بائنڈنگ اور تقسیم۔
4جولائی2011	سپریم کورٹ نے انتخابی فہرستوں کی جلد تکمیل کے لیے حکم جاری کیا۔

25جولائی2011	الیکشن کمیشن نے نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری میں پیش رفت سے متعلق سپریم کورٹ میں رپورٹ جمع کرائی۔
اگست2011	نادرانے پاکستان ادارہ مردم شماری کے حکام کی جانب سے نئے مردم شماری بلاکس کی معلومات پر مبنی ڈرافٹ انتخابی فہرستیں پیش کردیں۔
10ستمبر2011	سیکریٹری الیکشن کمیشن نے اعلان کیا کہ سیاسی جماعتوں کے ساتھ چوتھا مشاورتی اجلاس13 ستمبر2011 کو ہوگا جس میں نظرثانی شدہ انتخابی فہرستوں2011 پر پیش رفت سے آگاہ کیا جائے گا۔
19ستمبر2011	الیکشن کمیشن نے منیراورکزئی کی قیادت میں فاٹا کے اراکین پارلیمنٹ سے ملاقات کے بعد کئی فیصلے کیے جس میں امن وامان کی خراب صورتحال کے باوجود ملک بھر میں ڈرافٹ انتخابی فہرستوں کی تصدیق کا عمل30 ستمبر2011 تک مکمل کرنا بھی شامل ہے۔
25ستمبر 2011	پیپلزپارٹی سندھ نے الیکشن کمیشن پرزوردیا کہ بارشوں سے متاثرہ علاقوں میں ڈرافٹ انتخابی فہرستوں کی تصدیق کے عمل میں ایک یادوماہ کی توسیع کردے تاکہ لوگ گھروں میں لوٹنے کے بعداپنے نام درج کراسکیں۔(اخباری رپورٹ)
27ستمبر2011	الیکشن کمیشن نے وزارت داخلہ کی یہ ہدایت مسترد کردی کہ نادرا کے ساتھ تمام رابطے وزارت داخلہ کے ذریعے کیے جائیں۔
29ستمبر2011	الیکشن کمیشن نے ڈرافٹ انتخابی فہرستوں پر جاری تصدیق کے عمل میں ایک ماہ کی توسیع کرتے ہوئے اسے31 اکتوبر2011 تک بڑھادیا۔الیکشن کمیشن کے مطابق تصدیق کا عمل سندھ میں50%،خیبرپختونخواہ اوربلوچستان میں70% اورپنجاب میں80% مکمل ہوچکا ہے۔مجموعی پیش رفت70% رہی۔(اخباری رپورٹ)
29ستمبر2011	نادرانے تخمینہ لگایا کہ حتمی انتخابی فہرستوں میں84% ووٹرہوں گے۔(اخباری رپورٹ)
1اکتوبر2011	مسلم لیگ ن کے پانچ رکنی وفد نے نئے مردم شماری بلاکس کی تعداد104,000 سے بڑھ کر140,000 ہونے پر واس کے سندھ میں بلاجواز اضافے (79%)اوربلوچستان میں کمی پر الیکشن کمیشن سے تشویش کا اظہار کیا پارٹی نے خدشہ ظاہر کیا کہ اس سے مردم شماری بھی متاثر ہوگی۔(اخباری رپورٹ)
7اکتوبر2011	الیکشن کمیشن پشاور میں خیبرپختونخواہ سے ممبرالیکشن کمیشن جسٹس(ر)شہزاداکبر کی صدارت میں مشاورتی اجلاس ہوا۔کئی لوگوں افغان مہاجرین کی ووٹر کی حیثیت سے رجسٹریشن تصدیق کرنے والوں سے عوام کی جانب سے غلط سلوک،ان کی کم پیسوں کی ادائیگی اوران کے پاس مناسب شناختی کارڈز کے نہ ہونے پرتشویش کا اظہار کیا۔ (اخباری رپورٹ)
31اکتوبر2011	سیکریٹری الیکشن کمیشن نے بریفنگ دی کہ سیلاب اورملک کے مختلف علاقوں میں امن وامان کی مخدوش صورتحال کے باوجود انتخابی فہرستوں کی گھر گھر تصدیق کا عمل99% مکمل کرلیا گیا ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ الیکشن کمیشن15 نومبر تک ڈیٹا سکیننگ،اندراج اورپرنٹ کرنے کے لیے نادرا کوفراہم کردے گا۔جس کے بعد ابتدائی انتخابی فہرستیں عوام کے معائینے کے لیے15 روزتک ملک بھر میں50 ہزار مقامات پرنصب کی۔الیکشن کمیشن نے نادرا چیئرمین کو ہدایت کی کہ ملک کے18 سال یا اس سے زائد کے تمام شہریوں کی رجسٹریشن کے لیے ہرممکن اقدامات کیے جائیں۔چیئرمین نادرانے ابتدائی انتخابی فہرستوں کی تیار پربریفنگ دی اوریقین دلایا کہ سکیننگ،اندراج اورپرنٹ کا کام مقررہ وقت کے اندر مکمل کرلیا جائے گا۔الیکشن کمیشن نے چیئرمین نادرا علی ارشد حکیم کو ہدایت کی کہ لوگوں کو کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کے حصول میں درپیش مشکلات کو دورکرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔چیئرمین نادرانے یقین دلایا کہ تمام شکایات درج کرلی گئی ہیں اوروہ خودان مسائل پرتوجہ دیں گے اورمسائل کے فوری حل کے ہدایات جاری کریں گے۔الیکشن کمیشن ووٹروں کی انفرادی تصدیق کے لیے ایس ایم ایس سروس شروع کرے گا۔
2نومبر2011	سیکریٹری الیکشن کمیشن کوکنٹرکٹ کی بنیاد پردوسال کی توسیع دے دی گئی یہ مدت5 نومبر2011 سے شروع ہوگی۔(اخباری رپورٹ)
9نومبر2011	الیکشن کمیشن نے انتخابی فہرستوں کی تیاری پرپیش رفت پرسپریم کورٹ میں رپورٹ جمع کرادی۔
18نومبر2011	الیکشن کمیشن نے گھر گھر تصدیق کے عمل سے اکٹھا ہونے والا ڈیٹا نادرا کوفراہم کردیا۔
28نومبر2011	الیکشن کمیشن نے اٹارنی جنرل،درخواست گزاروں اوراعتراض کنندگان کوسننے اوروزارت قانون،انصاف وپارلیمانی امور،وزارت خارجہ،وزارت کشمیروگلگت بلتستان کی رائے سننے کے بعد17 نومبر2011 کوفیصلے کا اعلان کرتے ہوئے آزادجموں وکشمیر کے شہریوں کو،جوکہ پاکستان میں رہائش پزیر ہیں اورنادرا کا جاری کردہ کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈرکھتے ہیں،کی پاکستان کی انتخابی فہرستوں میں بطورووٹراندارج کی ہدایت کی بشرطیکہ وہ الیکٹرول رول ایکٹ 1974 کی شق6اور7 کے تحت قانونی ضروریات پوری کرتے ہوں۔

30نومبر2011	کمیشن نے عوام کو اپنی ووٹ کی رجسٹریشن تفصیلات وغیرہ معلوم کرنے کے لیے ایس ایم ایس سہولت شروع کرنے کی منظوری دی اور اس کے چارجز 2روپے فی ایس ایم ایس مقرر کیے۔
21دسمبر2011	سپریم کورٹ نے الیکشن کمیشن کو انتخابی فہرستیں 23فروری2012 تک مکمل کرنے اور ہر دو ہفتے بعد سپریم کورٹ میں پیش رفت کی رپورٹ جمع کرانے کی ہدایت کی۔
22دسمبر2011	الیکشن کمیشن نے اعلان کیا کہ سپریم کورٹ کی ہدایت کے مطابق نئی انتخابی فہرستیں شیڈول کے اندر کے مکمل نہیں کی جاسکتی۔ایک تفصیلی پریس ریلیز جاری کی گئی جس میں تاخیر کی وجوہات بیان کی گئیں اور انتخابی فہرستوں کی تکمیل میں تین ماہ لگ سکتے ہیں۔ پریس ریلیز میں خیبر پختونخواہ اور بلوچستان کی صوبائی اسمبلیوں بالترتیب 19ستمبر2011اور28اکتوبر2011 کو منظور کردہ قراردادوں کا حوالہ دیا جس میں گھر گھر تصدیق کے عمل کی ڈیڈلائن بڑھانے کی استدعا کی گئی۔سیکریٹری لوکل گورنمنٹ نے یکم نومبر2011 کو15نومبر کی ڈیڈلائن بڑھانے کی درخواست کی جسے الیکشن کمیشن مسترد کردیا گیا۔سندھ کابینہ کا فیصلہ 26ستمبر2011 کو میڈیا میں آیا جس میں الیکشن کمیشن سے گھر گھر تصدیق کے عمل کی ڈیڈلائن بڑھانے کی استدعا کی گئی۔ 21دسمبر2011 کو سپریم کورٹ کی ہدایت کی روشنی میں الیکشن کمیشن میں چیف الیکشن کمشنر جسٹس (ر) حامد علی مرزا کی زیر صدارت چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین نادرا کے ساتھ اجلاس ہوا اور انہیں تصدیق شدہ ڈرافٹ انتخابی فہرستوں کے ڈیٹا سے متعلق کام تیز کرنے کی ہدایت کی اور ابتدائی انتخابی فہرستیں جلد پرنٹ کرنے کے لیے ہر ممکنہ اقدامات کرنے اور وسائل لگانے کی ہدایت کی تاکہ سپریم کورٹ کی دی گئی ڈیڈلائن کے اندر کام مکمل ہو سکے لیکن دو پہلوؤں کو مدنظر رکھا جائے i) ابتدائی انتخابی فہرستوں کی عوامی مقامات میں تین ہفتوں میں تنصیب کی قانونی ضروریات پوری کی جائے۔ ii) ابتدائی اور حتمی انتخابی فہرستوں میں اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ 2007 میں کی گئی غلطیاں دہرائی نہ جائیں تاکہ کسی بھی خون خرابے سے بچا جاسکے جیسا کہ سپریم کورٹ نے اشارہ دیا تھا۔

ضمیمہ ر:

31دسمبر،2011 تک پانچ سالہ سٹر ٹیجک پلان پر عمل درآمد کی پیش رفت کی رپورٹ (الیکشن کمیشن کی جانب سے فراہم کردہ)

الیکشن کمیشن پاکستان

پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان پر عمل درآمد کی پیش رفت کی رپورٹ

الیکشن کمیشن پاکستان نے25 مئی2010 کو پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان کا اجراء کیا۔الیکشن کمیشن نے یہ پلان مختلف اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کے ساتھ تشکیل دیا ان میں سیاسی جماعتیں، شہری تنظیمیں، سیاسی کارکن، وکیل، خواتین کونسلرز، اقلیتی گروہ اور بین الاقوامی ادارے شامل ہیں تکنیکی معاونت آئی ایف ای ایس نے فراہم کی۔سٹرٹیجک پلان کا مقصد الیکشن کمیشن کی استعداد کار بڑھانا اور اس کو جدید انتخابی ادارہ بنایا جاسکے جو آزادانہ، منصفانہ اور غیر جانبدارانہ انتخابات کے انعقاد کی آئینی ذمہ داری پوری کرسکے۔

درج ذیل میں الیکشن کمیشن کے سٹرٹیجک پلان پر عمل درآمد کی پیش رفت (مئی2010 سے دسمبر2011 تک)

مقصد1: قانونی فریم ورک

ہدف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔انتخابی عمل کے بہتر انتظام کے لیے قانونی فریم ورک میں اصلاحات اور نظرثانی کی حمایت	دسمبر2010	قانونی اصلاحات کا ڈرافٹ مجموعہ آئی ایف ای ایس کی مدد سے تیار کیا گیا۔سٹرٹیجک پلان کی ضرورت کے مطابق 7 ستمبر2010 کو الیکشن کمیشن کی جانب سے قائم قانونی فریم ورک کمیٹی نے اس کا جائزہ لیا۔کمیشن نے ڈرافٹ یکساں قانون الیکشن ایکٹ2011 کی منظوری دی۔جس میں موجودہ قوانین میں ترامیم بھی تجویز کی گئیں۔یہ اب الیکشن کمیشن کو غور کے لیے پیش کیا جائے گا جس کے بعد اسے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے قانون، انصاف و پارلیمانی امور کو بھجوایا جائے گا۔	
2۔مختلف انتخابی قوانین کی آسان سمجھ اور استعمال کے لیے انہیں اکٹھا کرنا	دسمبر2011	یکساں قوانین کا ڈرافٹ ماہرین قانون کی مدد سے تیار کیا گیا الیکشن ایکٹ2011 کو الیکشن کمیشن کی جانب سے قائم قانونی فریم ورک کمیٹی نے نومبر2011 کو حتمی شکل دی۔اس میں انتخابی سرگرمیوں کے انتظام کے حوالے سے پانچ موجودہ قوانین اور اٹھارویں اور انیسویں ترامیم کے موجودہ قوانین میں ترمیم اور سٹرٹیجک پلان کے اہداف کے حوالے سے ترامیم شامل ہیں۔جب یہ قوانین منظور ہوجائیں گے کمیٹی اس پر مختلف رولز مرتب کرے گی۔	

3۔عوام کے لیے انتخابی قوانین کی سمجھ بڑھانا، ان قوانین کی اردو میں ترجمہ کرکے تقسیم کرنا	دسمبر 2010	الیکشن کمیشن کی قانونی فریم ورک کمیٹی نے تجویز دی کہ زیادہ مناسب یہ ہوگا کہ اگر ان قوانین کا اردو ترجمہ ان یکساں قوانین کے پارلیمنٹ کی منظوری کے بعد کیا جائے۔	
4۔انتخابات کے انعقاد کے لیے قانونی طریقہ کار وضع کرنا اور نئی قانونی ضروریات کا نفاذ	جاری	ضرورت کے مطابق۔ ایک دفعہ یکساں قوانین منظور ہو جائیں تو تبدیلیاں کو مدنظر رکھتے ہوئے طریقہ کار وضع کیا جائے گا۔	

مقصد 2: ووٹرز کی رجسٹریشن اور انتخابی فہرستیں

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔ موجودہ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں میں بہتری	جون 2010	نادرا کے تعاون سے انتخابی فہرستوں پرنظر ثانی میں کافی پیش رفت کرلی گئی ہے۔الیکشن کمیشن نے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کے ڈیٹا سے موجودہ انتخابی فہرستیں نادرا کو تصدیق کے لیے فروری 2011 میں فراہم کیں۔اپریل 2011 میں ادارہ مردم شماری کی جانب سے خانہ شماری کے دوران خاندان کے سربراہ کا ڈیٹا خصوصی طور پر ابتدائی انتخابی فہرستوں کی تیاری کے لیے اکھٹا کیا گیا۔یہ ڈیٹا نادرا کے ضلعی دفاتر کو فراہم کیا گیا۔نادرا نے نئے مردم شماری بلاکس کی بنیاد پر ابتدائی انتخابی فہرستیں تیار کیں الیکشن کمیشن نے ان فہرستوں کی اگست۔اکتوبر 2011 میں گھر گھر تصدیق کی۔نادرا گھر گھر تصدیق کے عمل دوران اکھٹے ہونے والے فارم اور تصدیق کی روشنی میں ڈیٹا کا اندراج کر رہا ہے۔ جس کے بعد ابتدائی انتخابی فہرستیں نادرا پرنٹ کرنے کے بعد 23 فروری 2012 تک الیکشن کمیشن کے فیلڈ افسران کو فراہم کرے گا۔الیکشن کمیشن ملک بھر میں 52166 ڈسپلے سینٹرز میں یہ فہرستیں عوامی جائزے، تصدیق اور اعتراضات کے لیے آویزاں کرے گا۔جائزہ لینے والے حکام کے فیصلے کے بعد مئی 2012 میں حتمی انتخابی فہرستیں شائع کی جائیں گی۔ الیکشن کمیشن نے اس عمل کی نگرانی اور جائزے کے لیے الیکشن کمیشن اور آئی ایف ای ایس کے افسران پر مشتمل پراجیکٹ منیجمنٹ یونٹ قائم کیا ہے۔ نادرا کے تعاون نظر ثانی شدہ انتخابی فہرستوں کو اپ ڈیٹ اور برقرار رکھنے کے لیے سی ای آر ایس II کی ضرورت ہے جس کے لیے الیکشن کمیشن کو اپنی استعداد کار بہتر بنانے اور سافٹ ویئر اور انتخابی فہرستوں کے ڈیٹا بیس کو پیشہ وارانہ طریقے برقرار رکھنے کی ضرورت ہے۔	

2۔نادرا کے ساتھ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں پر معاہدہ	مئی 2010	انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کے لیے نادرا اور الیکشن کمیشن کے درمیان معاہدے پر دستخط ہو چکے ہیں۔	
3۔نادرا۔الیکشن کمیشن کے تعاون سے پائلٹ پراجیکٹ	جون 2010	نادرا کے تعاون سے انتخابی فہرستوں کو اپ ڈیٹ کرنے کا پائلٹ پراجیکٹ نومبر 2011 کو مکمل ہوا۔نادرا کی تصدیق شدہ انتخابی فہرستیں چار اضلاع میں 60 منتخب انتخابی علاقوں میں گھر گھر تصدیق کی گئی۔اس منصوبے سے فیلڈ میں مشق کے دوران کئی مسائل کا ادراک کرنے میں مدد ملی۔	
4۔ نادرا کے ڈیٹا بیس سے انتخابی فہرستوں کی تصدیق	دسمبر 2010	اوپر بیان کیے گئے مقصد 1 کے تحت	
5۔ووٹ کی رجسٹریشن کے لیے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کو لازمی قرار دینے کی قانون سازی جس سے انتخابی فہرستیں درست تیار ہوں	ستمبر 2010	الیکشن لاءِ ترمیمی بل 2011 کی منظوری پارلیمنٹ نے دی جس سے ووٹ کی رجسٹریشن اور ووٹ ڈالنے کے لیے کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کو لازمی قرار دیا گیا جو صدر کی توثیق کے بعد نافذ ہوگیا۔ یہ بل الیکشن کمیشن نے ڈرافٹ کیا اور پہلے سینیٹ میں پیش کیا گیا سینیٹ کی منظوری کے بعد قومی اسمبلی میں بل پیش ہوا اور پھر صدر نے 9 جون 2011 کو اس پر دستخط کر دیئے	
6۔ووٹروں کا ڈیٹا محفوظ رکھنے کے لیے الیکشن کمیشن میں انفراسٹرکچر قائم کرنا	دسمبر 2010	الیکشن کمیشن نے اعلیٰ پائے کے آئی ٹی آلات خریدنے کے لیے ٹینڈر جاری کر دیئے ہیں۔	
7۔خواتین آبادی کی بہتر خدمت کیلیے خواتین کو شامل کرنے کے لیے سٹڈی کرانا	دسمبر 2010	اس معاملے پر سٹڈی کرانے کے بجائے الیکشن کمیشن کی انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کے حوالے سے ٹاسک فورس نے اس معاملے کا تفصیلی جائزہ لیا اور فیصلہ کیا کہ امن و امان کی صورتحال کی وجہ سے خواتین کو تصدیق کے عمل میں شامل نہ کیا جائے اس سے زیادہ سیکورٹی فراہم کرنی پڑے گی اور پھر بھی خواتین فیلڈ افسران کے لیے رسک ہوگا۔	
8۔ووٹر رجسٹریشن فارم کو آسان بنانا	جولائی 2010	فارم پر نظر ثانی کی جا چکی۔ گھر گھر تصدیق کے لیے دو نئے فارم جاری کیے گئے۔	
9۔انتخابی فہرستوں میں تصاویر شامل کرنے کے لیے سٹڈی کرانا	نومبر 2010	کمیشن نے انتخابی فہرستوں میں تصاویر اور انگوٹھے کے نشان شامل کرنے کی منظوری دے دی جس کو پریزائڈنگ افسران استعمال کریں گے۔اس تجویز پر سیاسی جماعتوں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز کے ساتھ تبادلہ خیال کیا گیا تفصیلی مشاورت کے بعد الیکشن کمیشن نے اس تجویز کی منظوری دی۔ حتمی انتخابی فہرستوں پر تصاویر اور انگوٹھے کے نشان کے لیے ڈیجیٹل سیاہی کی فراہمی کے لیے قانون میں ترمیم کے لیے تجویز قومی اسمبلی قائمہ کمیٹی کو بھجوا دی گئی ہے۔	

10۔ڈرافٹ انتخابی فہرستوں کو آویزاں کرنے اور ووٹر کی رسائی میں بہتری	دسمبر2010	الیکشن کمیشن نے آئی ایف ای ایس کے تعاون سے آویزاں کرنے کے عمل اور ووٹروں کی رسائی اور اعتراضات اور تصحیح کے لیے درخواستیں جمع کرانے کے لیے شہریوں کو سہولت کی فراہمی کی جامع حکمت عملی تشکیل دے دی ہے۔ ووٹروں کی زیادہ سے زیادہ شمولیت یقینی بنانے کے لیے ایک بڑی آگاہی مہم شروع کی جا رہی ہے۔	
11۔کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے نظام کو ملک بھر کے فیلڈ دفاتر تک توسیع دینا	دسمبر2010	ایک دفعہ صحیح اور قابل بھروسہ انتخابی فہرستوں کی تیاری اور ضروری انفراسٹرکچر قائم کرنے کے بعد یہ ہدف حاصل کیا جائے گا۔اس کے لیے کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے نظام کو الیکشن کمیشن سیکریٹریٹ اور صوبائی دفاتر میں منظّم کرنا ضروری ہے۔	
12۔آئین کے مطابق انتخابی فہرستوں پر ہر سال جنوری میں نظر ثانی	ہر سال جنوری	2008،2009 اور 2010 میں انتخابی فہرستوں پر کوئی نظر ثانی نہیں کی گئی البتہ 2011 میں الیکشن کمیشن نے نادرا کے تعاون سے انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کے منصوبے کو حتمی شکل دی ہے۔ ہر سال انتخابی فہرستوں پر نظر ثانی کے لیے الیکشن کمیشن مختلف تجاویز پر غور کر رہا ہے جن میں نادرا میں کمپیوٹرائزڈ قومی شناختی کارڈ کے حصول کے وقت ووٹر کی رجسٹریشن بھی کی جائے اور ڈیٹا اپ ڈیٹا کیا جائے۔	

مقصد 3: انتخابی انتظامات

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔قابل رسائی پولنگ سٹیشنوں کے قیام کے لیے نئے عمارتوں کی شناخت 5۔ملک بھر میں مستقل پولنگ اسٹیشنوں کا قیام	1۔دسمبر 2010 5۔جون 2011	مستقل پولنگ سٹیشنوں کے قیام کے لیے اقدامات کیے جا رہے ہیں تا کہ ووٹروں کو انتخابات سے قبل ان کا متعلقہ پولنگ سٹیشن بتا دیا جائے۔ عوام کی معلومات کے لیے مستقل پولنگ سٹیشن کی فہرست الیکشن کمیشن کی ویب سائیٹ پر لگائی جائے گی ور ووٹروں کو ان کے متعلقہ پولنگ سٹیشن کی معلومات ایس ایم ایس کی ذریعے فراہم کی جائے گی۔قوانین میں ضروری ترامیم کے لیے کام ہو رہا ہے۔ مستقل پولنگ سٹیشن کی شناخت کے لیے ضلعی سطح پر کمیٹیاں قائم کی جا رہی ہیں۔صوبائی الیکشن کمیشن مارچ 2012 کے آخر میں متعلقہ صوبوں میں سروے کرا کے سرکاری عمارتوں کی نشاندہی کرائیں گے تا کہ انہیں مستقل پولنگ سٹیشن قرار دیا جا سکے اور تجاویز الیکشن کمیشن کو بھجوائی جائیں گی۔	

2۔عارضی الیکشن سٹاف کی تعیناتی کے لیے شفاف نظام وضع کرنا جس سے کوالی فائیڈ، غیر جانبدار سٹاف بھرتی کیا جا سکے۔	دسمبر2010	انتخابی قانونی فریم ورک کمیٹی نے عوامی نمائندگی ایکٹ1976 میں ترمیم کی تجویز دی تا کہ الیکشن کمیشن انتخابات کے دنوں میں عارضی سٹاف بھرتی کر سکے۔ وفاقی وصوبائی حکومتوں سے ان افسران کی فہرست لی جا رہی ہے جنہیں ریٹرننگ افسران کے طور پر تربیت دی جائے گی۔	
3۔پولنگ سٹاف کے لیے ڈیٹا بیس قائم کرنا جس میں کارکردگی کے جائزے کا نظام ہو تا کہ مستقبل کے انتخابی عمل کے لیے اچھی کارکردگی والا سٹاف بھرتی کیا جائے۔	دسمبر2010	حکومتی اہلکاروں کی فہرست لے لی گئی ہے۔ڈیٹا بیس بنایا جائے گا جس میں بہتر کارکردگی والے سٹاف کا ڈیٹا موجود ہوگا۔ ابتدائی طور پر فہرست بنائی جائے گی جو کہ ممکنہ طور پر آئندہ عام انتخابات میں ڈی آر او یا آر او تعینات کیا جائے گا ان کی تربیت کا منصوبہ تیار ہے جس پر آئندہ دو تین ماہ میں عملدرآمد شروع ہوگا۔	
4۔الیکٹرانک ووٹنگ مشین کے استعمال پر فزیبلیٹی سٹڈی کرانا	جون2010	الیکٹرانک ووٹنگ مشین کے استعمال پر فزیبلیٹی سٹڈی مکمل ہو چکی ہے۔مختلف مقامی اور بین الاقوامی سپلائرز کی جانب سے الیکٹرانک ووٹنگ مشین کی کارکردگی کا مظاہرہ بھی کیا گیا جس میں سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں کو رائے دینے کے لیے مدعو کیا گیا جنہوں نے ملک میں انتخابات کے دوران اس کے استعمال کی حمایت کی۔الیکشن کمیشن الیکٹرانک ووٹنگ مشین کو متعارف کرانے کے پائلٹ پراجیکٹ کے اجراء کے لیے کمیٹی تشکیل دے دی۔کمیٹی نے دو اجلاس کیے اور الیکٹرانک ووٹنگ مشین کے تکنیکی اور انتظامی پہلوؤں کو تقریبا حتمی شکل دے دی جو کہ پاکستان کے سماجی و سیاسی حالات کے لیے موزوں ہوں گے۔ الیکشن کمیشن میں ملکی و بین الاقوامی پانچ سپلائرز نے دسمبر2011 کو پریزینٹیشن دی۔یہ الیکٹرانک ووٹنگ مشین کے محتاط اور درست انتخاب کے لیے کوششوں کا حصہ ہے۔	
6۔حساس پولنگ سٹیشن کی نگرانی کے لیے سی سی ٹی وی سسٹم کی تنصیب کا جائزہ لینا	جون2011	کام شروع نہیں ہوا۔	

7۔ پولنگ سٹیشن اور کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے ڈیٹا بیس کے درمیان لنک قائم کرنا	دسمبر 2011	نادرا کے ڈیٹا بیس پر مبنی انتخابی فہرستوں کی جلد تیاری پر منحصر ہے۔ یہ سٹرٹیجک پلان کے مقصد 2 اور آئی ٹی آلات کی فراہمی سے منسلک ہے۔	
8۔ ووٹروں کی سہولت کے لیے پولنگ سٹیشنوں کی تعداد میں اضافہ جن میں خواتین پولنگ سٹیشن بھی شامل ہیں۔	دسمبر 2012	اس ہدف پر اس مقصد کے ہدف 1 اور 5 کے حصول کے بعد کام ہوگا جو کہ نئے اور مستقل پولنگ سٹیشنوں کے قیام سے متعلق ہے۔	
9۔ انتخابات سے متعلق فارموں کو آسان کرنا	دسمبر 2011	الیکشن کمیشن کی کمیٹی نے کئی فارموں کو آسان بنایا۔ فارم قانونی فریم ورک کمیٹی کے پاس پیش کیے گئے تاکہ انہیں آسان بنایا جا سکے اور اگر ممکن ہو تو ان کی تعداد کم کی جائے۔ کچھ فارموں کا رزلٹ منیجمنٹ کمیٹی نے جوائنٹ سیکریٹری الیکشن کی سربراہی میں جائزہ لیا۔	
10۔ ایک موثر رزلٹ منیجمنٹ سسٹم کا قیام تاکہ کم سے کم وقت میں انتخابی نتائج مرتب کیے جا سکیں	دسمبر 2012	موثر رزلٹ منیجمنٹ سسٹم قائم کرنے کے لیے ایک ٹاسک فورس قائم کی جائے گی تاکہ کم سے کم وقت میں انتخابی نتائج مرتب کیے جا سکیں۔ یہ مقصد 10 کے ہدف 2 سے بھی منسلک ہے۔ الیکشن کمیشن نے اپنے افسران اور آئی ایف ای ایس کے افسران پر مشتمل کمیٹی قائم کی جو رزلٹ منیجمنٹ سسٹم تشکیل دے گی۔ کچھ اجلاس 2011 کے آغاز میں ہوئے لیکن الیکشن کمیشن کی توجہ انتخابی فہرستوں پر ہونے کی وجہ سے زیادہ پیش رفت نہیں ہو سکتی۔ یکم دسمبر 2011 کو الیکشن کمیشن نے یو این ڈی پی کو ہدایت کی کہ وہ ایسا فریم ورک مہیا کریں کہ آیا موجودہ رزلٹ منیجمنٹ سسٹم میں بہتری کے لیے وہ کیسے مدد کر سکتے ہیں۔	
11۔ پولنگ سٹیشن کے حساب سے نتائج کی الیکشن کمیشن کی ویب سائیٹ پر فوری اشاعت	جون 2013	الیکشن کمیشن پولنگ سٹیشن کے حساب سے نتائج کی سکین کاپی اپنی ویب سائیٹ پر فراہم کریگی جسے کسی قسم کے تجزیئے کے لیے استعمال کرنا دشوار ہوگا الیکشن کمیشن کو ایسا ڈیٹا فراہم کرنا چاہیے جو موثر تجزیئے کے لیے استعمال ہو سکے۔ الیکشن کمیشن کے آئی ٹی ڈائریکٹریٹ اس پر کام کرے گا اور زیادہ پیشہ ور حل پیش کرے گا۔ الیکشن کمیشن اور یو این ڈی پی کے درمیان یکم دسمبر کے مشاورتی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ آئی ایف ای ایس سے بھی مدد لی جائے گی۔	

12۔ پولنگ ایجنٹوں کے لیے ضابطہ اخلاق کا جائزہ	دسمبر 2010	الیکشن کمیشن نے ایک ضابطہ اخلاق کمیٹی تشکیل دی جس میں الیکشن کمیشن اور آئی ایف ای ایس کے افسران شامل تھے جو سیاسی جماعتوں، پولنگ اہلکار، میڈیا، مبصرین اور سیکورٹی اہلکاروں کے لیے آئندہ انتخابات کے لیے ضابطہ اخلاق مرتب کرے گی۔ کمیٹی نے اپنا کام مکمل کر لیا اور ان ضابطوں کا ڈرافٹ الیکشن کمیشن کے پانچ ممبران کو جلد پیش کیا جائے گا۔ الیکشن کمیشن انتخابی سٹیک ہولڈرز کے ساتھ جنوری میں ان کی رائے کے حصول اور ضابطہ اخلاق پر آمادگی کے لیے مشاورت کرے گا تاہم پولنگ ایجنٹوں کے لیے ضابطہ اخلاق تشکیل نہیں دیا گیا۔ پولنگ ایجنٹوں کے لیے الیکشن کمیشن کی گائیڈ لائنز موجود ہیں جن کے جائزے اور بہتری کی ضرورت ہے۔	
13۔ پوسٹل بیلٹ کے موجودہ نظام میں بہتری کے لیے جائزہ اور موبائل پولنگ سٹیشنوں کے ممکنہ استعمال کا جائزہ	اکتوبر 2010	چونکہ الیکشن کمیشن نے پوسٹل بیلٹ کے ذریعے بیرون ملک رہنے والوں کو ووٹ کا حق دینے کا فیصلہ کیا گیا اس لیے موجودہ قوانین اور طریقہ کار پر نظر ثانی ضروری ہوگئی ہے تاکہ انہیں مزید بہتر بنایا جا سکے۔ آئی ایف ای ایس کی مدد سے الیکشن کمیشن سمندر پار پاکستانیوں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے نظام وضع کر رہا ہے۔	
14۔ انتخابات، اہلیت اور امیدواروں کی نامزدگی کے طریقہ کار کی معلومات پر مشتمل کتابچہ مرتب کیا جائے گا۔	جون 2011	الیکشن کمیشن نے اگلے عام انتخاب کے لیے نامزدگی پیپر کے کتابچے کے اجراء کی اصولی منظوری دے دی ہے۔ کتابچہ پہلے 2008 میں مرتب کیا گیا۔ الیکشن کمیشن کی قانونی فریم ورک کمیٹی نے آئی ایف ای ایس کی مدد سے جائزہ لیا۔ سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کے لیے ضابطہ اخلاق الیکشن کمیشن کے پاس زیر غور ہے۔ کتابچہ منظوری کے بعد جلد اشاعت کے لیے تیار ہوگا۔ کتابچے کا اردو میں بھی ترجمہ کیا جائے گا	
15۔ انتخابی مبصرین کی انتخابی عمل میں رسائی بڑھانا	دسمبر 2012	الیکشن کمیشن کی قانونی فریم ورک کمیٹی نے اس معاملے پر یکساں قوانین مرتب کرنے کے دوران غور کیا یہ حکومت کی پارلیمانی کمیٹی برائے انتخابی اصلاحات کو بھیجے جانے والے قوانین کے مجموعے کا حصہ ہوگی۔	

16۔قومی وصوبائی اسمبلی کے حلقوں کی حد بندی	دسمبر2012	یہ ہدف مقصد10 کے ہدف 7 کے ساتھ منسلک ہے۔حد بندی ہر مردم شماری کے بعد کی جاتی ہے جو کہ2008 میں ہونا تھی اور کئی وجوہات کی بنا پر2011 تک تاخیر ہوتی رہی۔خانہ شماری مکمل ہو چکی ہے لیکن مردم شماری جو کہ ستمبر2011 میں ہونا تھی ملتوی کر دی گئی ہے۔ادارہ مردم شماری نے مردم شماری بلاکس کی تعداد ایک لاکھ سے بڑھا کر ایک لاکھ 40ہزار کر دی ہے۔الیکشن کمیشن مردم شماری ادارہ کے ساتھ نئے مردم شماری بلاکس کے مکمل ڈیٹا کے حصول کے لیے رابطے میں ہے۔قومی و صوبائی اسمبلی کے حلقوں کی نئی حد بندیاں مردم شماری کے بعد ہی ممکن ہوں گی۔تاہم حلقہ بندیوں میں انتظامی تبدیلیاں2012 کی پہلی سہ ماہی کے اختتام تک مکمل کر لی جائیں گی۔	
17۔انتخابی نشانات کی موجودہ فہرست کا جائزہ اور ان کے معیار میں بہتری	مارچ2012	سیاسی جماعتوں سے مشاورت کے دوران ملنے والی فیڈ بیک پر الیکشن کمیشن نے موجودہ انتخابی نشانات پر نظر ثانی کی ہے۔کچھ پرانے نشانات کے خاتمے اور نئے نشانات کے اضافے کے لیے متعلقہ قوانین میں ترمیم کے لیے سمری صدر کو بھجوائی جا چکی ہے۔امید ہے کہ صدر جنوری2012 میں اس سمری کو منظور کر لیں گے۔	
18۔ووٹنگ کے سامان کے معیار میں بہتری	جاری	الیکشن کمیشن ووٹنگ سے متعلق سامان کے معیار میں بہتری کے لیے اس کا تفصیلی جائزہ لے گا۔ الیکشن کمیشن مستقبل کے انتخابات میں استعمال ہونے بیلٹ باکسوں کا جائزہ لے رہا ہے۔بجٹ ونگ الیکشن ونگ کی مشاورت کے ساتھ مزید بیلٹ باکسوں کی ضرورت، پلاسٹک سیلز اور ووٹنگ سیکریز پر کام کر رہا ہے۔	

19۔ پولنگ سٹیشنوں کی سیکورٹی میں بہتری	جاری	قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ساتھ کئی اجلاس اس معاملہ کی سنجیدگی کا مظہر ہیں تاہم کچھ ضمنی انتخابات میں تشدد کے واقعات نے الیکشن کمیشن کو پولنگ سٹیشن پر زیادہ موثر اقدامات کرنے پر مجبور کیا۔ 16 ستمبر 2010 کو الیکشن کمیشن نے متعلقہ وفاقی وصوبائی وزراء اور صوبائی چیف سیکریٹریز کے ساتھ اجلاس کیا تا کہ پولنگ سٹیشنوں کی زیادہ سے زیادہ سیکورٹی کو یقینی بنایا جاسکے اور تشدد کو روکا جاسکے۔ الیکشن کمیشن نے صوبائی چیف سیکریٹروں کو ضمنی انتخابات میں سیکورٹی کے انتظامات یقینی بنانے کی ہدایات جاری کیں۔ الیکشن کمیشن نے دسمبر 2011 کو پریزائڈنگ افسران کی سیکورٹی کا جائزہ لیا۔ الیکشن کمیشن پولنگ سٹیشنوں پر زیادہ سے زیادہ سیکورٹی یقینی بنانے کے لیے اقدامات کررہا ہے اور پریزائڈنگ افسران اور سیکورٹی اہلکاروں کو اپنی ذمہ داریوں کے حوالے سے واضح ہدایات جاری کررہا ہے۔ ڈسٹرک ریٹرنگ آفیسر کی سربراہی میں ڈسٹرک الیکشن سیکورٹی کمیٹی کی تجویز دی گئی ہے جو ضلعی انتظامیہ اور دیگر قانون نافذ کرنے والے اداروں کے نمائندوں پر مشتمل ہوگی۔	

مقصد 4: انتخابی شکایات اور تنازعات کا حل

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔ انتخابات سے قبل، انتخابات کے دن اور بعد میں شکایات سننے کے لیے الیکشن کمیشن سیکریٹریٹ اور صوبائی دفاتر میں نامزد افسران	جون 2010		
2۔ انتخابی تنازعات کے حل کے لیے مناسب قانون سازی کو یقینی بنانا	جون 2010	یہ ہدف قانونی اصلاحاتی مجموعے کا حصہ ہے جو کہ مقصد 1 میں موجود ہے۔	
3۔ شکایات کے حل کے لیے ضلعی سطح پر کمیٹی کا قیام	جون 2010	ایک دفعہ جب قانونی اصلاحاتی مجموعے کی قانون میں توثیق ہو جائے گی تو اس کے مطابق کمیٹیاں تشکیل دیدی جائیں گی۔ انتخابی قانونی فریم ورک کمیٹی نے اس کے لیے یکساں قوانین میں قانونی تحفظ کی تجویز دی ہے۔	
4۔ آئی ٹی کے استعمال سے کمپلینٹ ٹریکنگ سسٹم کی تنصیب	دسمبر 2010	آئی ٹی پر مبنی شکایات ٹریکنگ سسٹم الیکشن کمیشن میں پہلے ہی نصب ہے تاہم اسے ضلعی سطح پر لاگو کرنے کے لیے آئی ٹی کا ڈھانچہ بہتر بنانا ہوگا۔ توقع ہے کہ یہ ہدف مقررہ مدت میں حاصل کرلیا جائے گا۔ یہ مقصد 10 کے ہدف 2 سے منسلک ہے۔	

مقصد 5: الیکشن کمیشن کی تشکیل نو

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔ تشکیل نو کے منصوبے کی بجٹ سمیت تیاری اور منظوری	اپریل 2010	یہ سٹریٹیجک پلان کا حصہ ہے جس کی چیف الیکشن کمشنر نے منظوری دی۔	
2۔ الیکشن کمیشن کی سیکریٹریٹ، صوبائی، ڈویژن اور ضلع کی سطح پر انتظامی تشکیل نو 3۔ انتخابی قانون سازی میں اندرونی استعداد کار بڑھانے کے لیے الیکشن کمیشن میں ڈپٹی سیکریٹری کی قیادت میں لیگل یونٹ کا قیام 4۔ جوائنٹ سیکریٹری کی سربراہی میں تربیت، تحقیق اور نتائج ونگ کا قیام 5۔ ڈی جی آئی ٹی کو گریڈ 20 پر ترقی دینا اور ضرورت کے وقت آئی ٹی ڈائریکٹوریٹ کو اضافی عہدہ مہیا کرنا 6۔ الیکشن کمیشن سیکریٹریٹ میں ڈپٹی سیکریٹری کی سربراہی میں الیکٹرول رول یونٹ کا قیام	اپریل 2010 جولائی 2010 جولائی 2010 جولائی 2010 اپریل 2010	الیکشن کمیشن کی تشکیل نو کے ہدف کو حاصل کرنے کے پہلے قدم کے طور پر چیف الیکشن کمشنر نے گریڈ 1 سے 20 تک تمام پوزیشنوں کو اپ گریڈ کر دیا۔ کچھ پوسٹوں کو بدلتی ہوئی صورتحال سے ہم آہنگ کرنے کے لیے ان کے عہدے تبدیل کیے گئے۔ بغیر کسی تفریق کے سیکریٹریٹ اور فیلڈ تمام افسران کے پے سکیل میں اضافہ کر دیا گیا۔ ضلعی دفاتر میں اسٹنٹ اور ڈیٹا انٹری افسران کی 285 نئی پوسٹیں تشکیل دی گئیں۔ وفاقی الیکشن اکیڈمی میں چار پوزیشن، ایک ایڈیشنل ڈائریکٹر (تربیت) اور چار ڈائریکٹر۔ جی ایس ٹی آر ای کے عہدے کو جی ایس ایل جی ای میں تبدیل کرنا، ڈپٹی سیکریٹری الیکشن کو ترقی دے کر ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل تربیت بنا دیا گیا۔ تاہم سیکشن آفیسر الیکٹرول رول کو اب بدل کر سیکشن آفیسر کا نفڈینشل، جبکہ ای آر آفیسر میں کوئی پیش رفت نہیں کی گئی	
7۔ وفاقی الیکشن اکیڈمی میں مستقل انتظامی ڈھانچے کے ساتھ مستحکم کرنا	دسمبر 2010	وفاقی الیکشن اکیڈمی میں دو پاکستانی ٹرینرز کو آئی ایف ای ایس کی جانب سے فنڈز فراہم کیے جائیں گے۔ الیکشن کمیشن تربیت کے مقصد کے لیے کچھ پوسٹوں کی منظوری لینے میں کامیاب ہو چکی ہے جس میں ایڈیشنل ڈائریکٹر جنرل اور چار ڈائریکٹر کی پوسٹ بھی شامل ہیں ان پر بھرتی کا عمل شروع ہو چکا ہے	

مقصد 6: الیکشن کمیشن کے لاجسٹک، انفراسٹکچر اور آلات

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔ الیکشن کمیشن کے انفراسٹکچر، لاجسٹک اور سامان کی ضرورت کے لیے جامع تخمینہ	نومبر 2010	اس مقصد پر مجموعی طور پر کوئی پیش رفت نہیں ہوئی جس کی وجہ فنڈز کی عدم فراہمی ہے۔ 11 میں سے 2 اہداف 2010 میں مقرر کیے گیے تھے۔ تین اہداف 2011 کو حاصل کیے جانے ہیں۔ باقی اہداف 2012 اور 2014 کے لیے ہیں۔ سٹرٹیجک پلان میں زیادہ فنڈز کی ضرورت اس مقصد کے لیے ہے۔	
2۔ دستیاب وسائل کے اندر الیکشن کمیشن کے فیلڈ افسران کے لیے عمارتوں کی تعمیر/خریداری	دسمبر 2014		
3۔ الیکشن کمیشن کے ملازمین کے لیے گھروں کی تعمیر	دسمبر 2014	آئی ٹی سامان یو ایس ایڈ کے ذریعے خریدا گیا۔ فرنیچر وغیرہ عام بجٹ سے خریدے جائیں گے۔ دفاتر کے لیے فنڈز کا انتظام کرنا ہوگا۔	
4۔ الیکشن کمیشن کے سامان کے لیے ویئر ہاوسز کی تعمیر	دسمبر 2014		
5۔ وفاقی الیکشن اکیڈمی کے لیے الگ عمارت کی تعمیر	دسمبر 2012		حکومت کو ایچ 10 سیکٹر میں اکیڈمی کے قیام کے لیے پلاٹ کی درخواست بھیجی گئی ہے۔ اس اثناء میں وفاقی الیکشن اکیڈمی کے لیے عمارات کرائے پر لی گئی ہیں۔
6۔ الیکشن کمیشن سیکریٹریٹ میں عدالتی کمرہ کی تعمیر	دسمبر 2012	یہ مقصد سٹرٹیجک پلان کے مجوزہ 100 ملین ڈالر بجٹ کا 60 فیصد استعمال کرے گا۔ یو ایس ایڈ نے شروع میں 35 ملین ڈالر فراہم کرنے کا اشارہ دیا تاہم یہ رقم بعد میں کم کر کے 8.5 ملین ڈالر کر دی گئی لیکن ابھی تک اس میں سے کچھ بھی نہیں ملا۔	
7۔ الیکشن کمیشن سیکریٹریٹ، صوبائی دفاتر، ڈویژن اور ضلعی دفاتر کے لیے موزوں گاڑیوں کی خریداری	جون 2011		گاڑیاں خریدی جا چکی ہیں۔
8۔ کمپیوٹرز، سکینرز، فوٹو کاپیر، پرنٹر وغیرہ کی خریداری	جون 2011		خریدی جا چکی ہیں
9۔ انتخابات کے انعقاد کے لیے لاجسٹک پلان کی تیاری	دسمبر 2012		
10۔ انتخابی سامان اور مشینری کے لیے کمپیوٹرائزڈ انوٹری بنانا	مارچ 2011		
11۔ الیکشن کے انعقاد کے لیے نجی گاڑیوں کے استعمال کے لیے پالیسی مرتب کرنا	دسمبر 2010		

مقصد 7: انسانی وسائل۔ سٹاف اور معاوضے

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔ الیکشن کمیشن کے لے جامع ایچ آر پالیسی کی تشکیل 2۔ مختلف مقاصد کے حصول کے لیے الیکشن کمیشن کے رولز 1989 کا جائزہ اور اپ ڈیٹ کرنا 3۔ الیکشن کمیشن میں ہر پوزیشن کے لیے مطلوبہ معیار کی تفصیلات 4۔ گریڈ 17 میں افسران کی ابتدائی تعیناتی کے لیے پالیسی تشکیل دینا 5۔ قابل افسران کو اضافی الاؤنس فراہم کرنا	ستمبر 2010 جون 2010 اکتوبر 2010 دسمبر 2010 مئی 2010	الیکشن کمیشن کے ساتھ کام کرتے ہوئے آئی ایف ای ایس نے ہیومن ریسورس ماہر کے حصول کے لیے مدد فراہم کی ہے۔ جامع داخلی مشاورتی عمل کے ذریعے اور موجودہ پالیسیوں کا جائزہ لے کر ماہرین الیکشن کمیشن کی تمام پوزیشنوں کے لیے مطلوبہ معیار کی تفصیل کا ڈرافٹ تیار کر لیا۔ جامع ایچ آر پالیسی وضع کر لی گئی ہے۔ ایچ آر پالیسی میں الیکشن کمیشن کی تقریباً 40 پوزیشنوں کا مطلوبہ معیار درج ہے۔	
6۔ موجودہ ترقی پالیسی کا جائزہ اور قابل افسران کی ترقی کے لیے پروگریسو پالیسی تشکیل دینا۔ 7۔ خواتین کی الیکشن کمیشن روزگار میں کم از کم 10% نمائندگی کو یقینی بنان 8۔ معذور افراد کی الیکشن کمیشن روزگار میں 2% نمائندگی کو یقینی بنانا 9۔ اقلیتوں کی الیکشن کمیشن روزگار میں 5% نمائندگی کو یقینی بنانا	جون 2010 جون 2013 جون 2013 جون 2013	ہیومن ریسورس پالیسی کی دستاویز تیار کی گئی ہے اسی طرح سروس قوانین کا جائزہ لیا جا رہا ہے ترقی سے متعلق پالیسی کو حتمی شکل دی جانے کی ضرورت ہے۔ الیکشن کمیشن اور آئی ایف ای ایس انتخابات میں خواتین کی شمولیت اور الیکشن کمیشن میں خواتین کو روزگار کی فراہمی کا جائزہ لے رہے ہیں۔ اس جائزے کے بعد خواتین کی انتخابی عمل میں شمولیت بڑھانے کے لیے حکمت عملی ترتیب دی جائے گی۔ کوٹہ پورا کرنے کے لیے ہدایات جاری کر دی گئی ہیں۔	
10۔ انتخابات سے متعلقہ امور کے لیے سابقہ اور موجودہ افسران کا پول بنانا	دسمبر 2010	وفاقی اور صوبائی سروسز میں سے سابقہ افسران کے ایک پول کو شناخت کر لی گئی ہے۔	
11۔ الیکشن کمیشن کے افسران کو ڈی آر اوز، آر اوز اور اے آر اوز کے لیے تیار کرنا	دسمبر 2010	19 الیکشن کمیشن افسران کو ڈی آر اوز اور آر اوز کے لیے تربیت دی گئی ہے 46 الیکشن کمیشن افسران کو ماسٹر ٹرینرز کے طور پر تربیت دی گئی جو 1200 ڈی آر اوز اور آر اوز کو تربیت دیں گے۔ وفاقی الیکشن اکیڈمی تربیت کے لیے جامع تربیتی پروگرام تیار کر رہا ہے۔ توقع ہے کہ تربیت مارچ 2012 تک مکمل ہو جائے گی۔	

مقصد 8: خزانہ اور بجٹ

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔قومی اسمبلی اور سینیٹ کی طرز پر مالی خود مختاری کو یقینی بنانے کے لیے قانون سازی	دسمبر 2010	تجویز وزیر اعظم کو بھجوائی جا چکی ہے	
2۔آسان اور موثر کنٹرول کے لیے بجٹ ونگ کو کمپیوٹرائزڈ کرنا	جون 2011		
3۔سٹرٹیجک پلان پر عملدر آمد کے لیے فنڈز اکھٹے کرنا	2010-2014	حکومت پاکستان اس مقصد کے لیے ضروری فنڈز فراہم کر رہی ہے۔ یواین ڈی پی نے الیکشن کمیشن کو مدد فراہم کرنے پر فیصلہ کرنے کے لیے جائزہ مشن تشکیل دیا ہے آئی ایف ای ایس اور یواین ڈی پی نے الیکشن کمیشن کو بالترتیب 17 اور 18 اکتوبر اپنے پلان پیش کر دیئے۔کمیشن نے دونوں کی مدد کا خیر مقدم کیا۔آئی ایف ای ایس نے پانچ سالہ سٹرٹیجک پلان پر مبنی اپنا پلان بنایا اور یواین ڈی پی نے جائزہ مشن کی رپورٹ پر اپنا پراجیکٹ تشکیل دیا جو اقتصادی امور ڈویژن کو منظوری کے لیے بھجوایا جا چکا ہے	
4۔موجودہ خریداری پالیسی کا جائزہ اور اسے مضبوط بنانا	جون 2010	جلد ایک تجویز تیار کی جائے گی اور منظوری کے لیے پیش کی جائے گی	

مقصد 9: تربیت، تحقیق اور نتائج

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔وفاقی الیکشن اکیڈمی کو ماڈل تربیتی ادارہ بنانے کے لیے مستحکم کرنا	دسمبر 2011	وفاقی الیکشن اکیڈمی میں چار پوزیشن منظور کی گئی ہیں اور اس پر بھرتی کا عمل جاری ہے۔ان میں ایک ایڈیشنل ڈی جی اور چار ڈائریکٹر شامل ہیں۔حکومت سے ایچ 10 سیکٹر میں پلاٹ کے حصول کی درخواست دی گئی ہے اس دوران کرائے پر عمارت حاصل کر لی گئی ہے۔ آئی ایف ای ایس نے وفاقی الیکشن اکیڈمی کو دو تربیتی ماہرین فراہم کیے تا ہم الیکشن کمیشن کے استعداد کار کو بڑھایا جا سکے۔	

2۔ مسلسل تربیت کے ساتھ اہلکاروں کی استعداد کار میں اضافہ 3۔ مختلف افسران کے لیے خصوصی پروگرام، کورسز، ورکشاپ کا انعقاد	دسمبر 2014 دسمبر 2014	409 الیکشن کمیشن افسران، الیکشن کمشنر، اسسٹنٹ الیکشن کمشنر، الیکشن آفیسر، سیکشن آفیسر اور سپریٹنڈنٹ کے استعداد کار کے لیے مختلف تربیت فراہم کی گئیں۔ جن امور میں تربیت دی وہ یہ ہیں ۔ انتخابی قوانین اور طریقہ کار ۔ کمیونیکیشن کی صلاحیت ۔ دفتر کا طریقہ کار ۔ تربیتی تیکنیک ۔ مالی انتظام ۔ ٹیم بنانا ۔ ڈی آر اوز اور آر اوز کا کردار اور ذمہ داریاں ۔ وقت منظم کرنا ۔ کام کی جگہ پر رویہ ۔ الیکشن کمیشن اور نادرا کے تعاون سے انتخابی فہرستوں کی تصدیق ۔ سٹیک ہولڈرز سے رابطے ۔ انتظامی منیجمنٹ 5210 پریزائڈنگ افسران اور پولنگ سٹاف کو ضمنی انتخابات میں تربیت فراہم کی گئی 30 الیکشن کمیشن افسران کو ماسٹر ٹریزز کی حیثیت سے تربیت دی گئی۔ 2295 رجسٹریشن افسران کو 152 لیڈ ٹریز ز نے بطور ماسٹر ٹریز ز تربیت دی۔ 166994 تصدیق کرنے والے عملے کو ماسٹر ٹریز ز نے تربیت فراہم کی تا کہ وہ نظر ثانی شدہ انتخابی فہرستوں کی گھر گھر تصدیق کر سکیں۔ ضلعی سطح پر 600 افسران کو انتخابی فہرستوں کے آویزاں کرنے کے دوران ری وزٹنگ اتھارٹیز ن کے طور پر تربیت فراہم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔	

4۔مختلف تربیتی پروگراموں کے لیے نصاب تیار کرنا	دسمبر2011	مختلف طرح کے تربیتی مواد اور چھ طرح کے تربیتی مینوئل تشکیل دیئے گئے ہیں۔ تین طرح کی گائیڈ ٹرینرز کے لیے اور 11 قسم کے کتابچے مختلف الیکشن کمیشن افسران کی رہنمائی کے لیے تیار کیے گئے۔ ان کتابچوں اور مینوئل میں شامل ہیں۔ i۔ اے ای سی کے استعداد کار بہتر بنانے کے لیے ٹرینرز مینوئل ii۔ الیکشن کمیشن افسران کے بطور ڈی آر او اور آر او تربیت کے لیے سہولت کار کے نوٹس iii۔ ماسٹر ٹرینرز کے لیے تربیتی مینوئل iv۔ پریزائڈنگ افسران کے لیے ماسٹر ٹرینرز کا مینوئل v۔ پولنگ سٹاف کی تربیت کے لیے تربیتی مینوئل vi۔ الیکشن افسران کی تربیت کے لیے کتابچہ vii۔ ڈسٹرک ریٹرنگ افسران کے لیے کتابچہ (نظر ثانی شدہ) viii۔ ریٹرنگ اور اسسٹنٹ ریٹرنگ افسران کے لیے کتابچہ (نظر ثانی شدہ) ix۔ پریزائڈنگ افسران کا کتابچہ (نظر ثانی شدہ) x۔ پولنگ سٹاف کے لیے کتابچہ (نظر ثانی شدہ) xi۔ الیکشن کمیشن افسران کی تربیت کا کتابچہ (صوبائی ہیڈ کوارٹر) xii۔ انتخابی فہرستوں 2010 کے تصدیق شدہ افسران کے لیے رہنمائی (گھر گھر تصدیق کا عمل) xiii۔ آئی ٹی اور مائیکروسافٹ 2003 کا متعارف کرانا xiv۔ موثر تربیت فراہم کرنے پر کتابچہ xv۔ انتخابی فہرستوں کی تصدیق کرنے والے افسران کی تربیت کا تربیتی مینوئل xvi۔ ای ای سی کی تربیت کا گائیڈ xvii۔ ڈی آر اوز اور آر اوز کی تربیت کے لیے گائیڈ xviii۔ الیکشن افسران کی تربیت کے لیے گائیڈ xix ڈسپلے سینٹر انچارج کے لیے رہنمائی xx۔ تصدیق کرنے والے افسران کے لیے رہنمائی	
5۔ جمہوریت، گورننس اور انتخابات کے لیے الیکشن کمیشن کے افسران کی تربیت	دسمبر2011	13 تربیتی سیشن منعقد ہوئے جس میں 285 الیکشن کمیشن افسران نے تربیت حاصل کی۔ فنڈز کی دستیابی پر الیکشن کمیشن افسران کو تربیت فراہم کی جائے گی	
6۔ الیکشن کمیشن کی پالیسی سازی کے لیے انتخابی مسائل پر تحقیق	دسمبر2014	آئی ایف ای ایس کی مدد سے کچھ اقدامات کیے گئے ۔ سیاسی سرمایہ کاری پر قومی ورکشاپ ۔ الیکٹرانک ووٹنگ مشین کی تفصیلات	

7۔انتخابات سے متعلق مطالعاتی دورے اور بیرون ملک تربیت	دسمبر2014	الیکشن کمیشن کے وفد نے بیلجیم میں انتخابات/ٹیکنالوجی پر کانفرنس اور فرانس اور بیلجیم میں الیکٹرانک ووٹنگ مشین کے استعمال پر کانفرنسوں میں شرکت کی۔ چیف الیکشن کمشنر اور سیکریٹری نے بنگلہ دیش میں الیکشن منیجمنٹ باڈیز پر سارک فورم میں شرکت کی۔ بھارت کے شہروں حیدر آباد اور دہلی میں الیکشن کمیشن افسران کی دو ایونٹ میں شرکت۔ الیکشن کمیشن اور مالدیپ کے پاکستان میں سفیر دونوں ممالک کے الیکشن کمیشن کے سٹاف کے تبادلے اور مالدیپ الیکشن کمیشن کو تربیت کی فراہمی کے امکانات کا جائزہ لیا۔ چیف الیکشن کمشنر، سیکریٹری، جے ایس (الیکشن)، ڈی جی (آئی ٹی) نے 22 سے 27 اکتوبر تک بھارت میں سارک ای بی ایمز کے سربراہان کی غیر رسمی اجلاس میں شرکت کی۔ الیکشن کمیشن کے وفد نے بھارت میں الیکٹرانک ووٹنگ مشین کے کام کا جائزہ لیا۔ الیکشن کمیشن کے تین آئی ٹی افسران کو تربیت کے لیے دبئی بھیجا گیا۔اس سے الیکشن کمیشن کو انتخابی فہرستوں کو ڈیٹا قائم کرنے کے لیے معیاری طریقہ کار کا موقع ملے گا۔	
8۔تمام پروگراموں اور پراجیکٹ کی نگرانی اور جانچ	دسمبر2014	یہ سٹریٹیجک پلان پر عملدرآمد کی نگرانی کا حصہ ہے۔سیکریٹری الیکشن کمیشن خود باقاعدگی سے پیش رفت کا جائزہ لیتے ہیں۔ جہاں الیکشن کمیشن کچھ اہداف میں کافی سست ہے وہیں کئی اہداف وقت سے پہلے بھی حاصل کر لیے گئے ہیں۔	
9۔وفاقی الیکشن اکیڈمی میں ٹرینرز کا پول قائم کرنا	دسمبر2011	30 ڈپٹی الیکشن کمشنر اور اسسٹنٹ الیکشن کمشنر کو ماسٹر ٹرینرز کے طور پر تربیت دی گئی تاکہ وہ پولنگ سٹاف کو تربیت دے سکیں۔19 افسران کو ڈی آر اوز اور آر اوز کی حیثیت سے تربیت فراہم کی گئی۔ یہ مستقبل کے لیے الیکشن کمیشن کے ریسورس پرسن ہیں۔ 46 الیکشن کمیشن افسران کو اگلے عام انتخابات کے لیے ڈی آر اوز اور آر اوز کے ماسٹر ٹرینرز کی حیثیت سے تربیت دی گئی۔ 152 افسران کو لیڈ ٹرینرز کے طور پر تصدیق کرنے والے افسران کی حیثیت سے تربیت دی گئی جنہوں نے 2295 ماسٹر ٹرینرز کو ملک بھر میں انتخابی فہرستوں پر نظرثانی کے لیے تربیت دی۔ سینیٹ کے الیکشن کے انعقاد کے لیے 35 الیکشن کمیشن افسران کو تربیت دینے کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔	

10۔اگلے انتخابات کے لیے پولنگ افسران کی تربیت اوراساتذہ کی تربیتی پروگراموں میں انتخابات سے متعلق تربیت شامل کرنا	دسمبر2012	چار حلقوں میں تربیت کا پہلا پائلٹ پراجیکٹ شروع کیا گیا۔اس پراجیکٹ کے نتائج کو مدنظر رکھ کر اگلے عام انتخابات کے لیے تربیتی ماڈل تیار کیا جائے گا۔اساتذہ کے تربیتی نصاب کے حوالے سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔	
11۔سیاسی جماعتوں کے ایجنٹوں کی تربیت	دسمبر2012	اس پر غور کرنے اور منصوبہ تیار کرنے کا وقت ہے۔وفاقی الیکشن اکیڈمی کو اس پر کام کرنے کو کہا جاسکتا ہے۔ان ایجنٹوں کی تعداد بہت زیادہ ہے اور ملک بھر میں قریباً1.5 ملین کے قریب ہے۔وفاقی الیکشن اکیڈمی سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو تربیت دیں جو اپنے ایجنٹوں کو انتخابی عمل ان کے کردار پر آگاہی فراہم کرسکتے ہیں۔	
12۔انتخابی مبصرین اور میڈیا کو تربیت اور بریفنگ فراہم کرنا	دسمبر2012	یہ ہدف اگلے عام انتخابات سے متعلق ہے اور مناسب وقت پر بریفنگ دی جائیں گی۔	
13۔سیکورٹی اہلکاروں کے لیے تربیت	دسمبر2012	یہ ایک اور اہم معاملہ ہے جس پر وفاقی الیکشن اکیڈمی کو توجہ دینے کی ضرورت ہے۔الیکشن کمیشن انتخابی ڈیوٹی پر معمور سیکورٹی اہلکاروں کے لیے رہنمائی متعلقہ ضلعی حکام کو فراہم کرسکتا ہے۔	
14۔بیرون ملک سے خصوصی آئی ٹی تربیت	دسمبر2011	ڈی جی آئی ٹی الیکشن کمیشن کے آئی ٹی سٹاف کی تربیت کے لیے منصوبہ سازی کریں۔الیکشن کمیشن اس پر عملدرآمد کو یقینی بنائے گا اور جہاں ضروری ہوگا بیرونی مدد حاصل کی جائے گی۔ الیکشن کمیشن اپنے تین آئی ٹی افسران کو آئی ایف ای ایس کی مدد سے دبئی بھجوا رہا ہے تاکہ انہیں ڈیٹا مینجمنٹ اور سیکورٹی پر تربیت فراہم کی جاسکے۔اس سے الیکشن کمیشن کو 80 ملین ووٹروں کا ڈیٹا محفوظ کرنے کے لیے معیاری طریقہ کار کا موقع ملے گا۔	
15۔ملک بھر کے دفاتر میں افسران اور سٹاف کو آئی ٹی کی تربیت فراہم کرنا	جون2012	الیکشن کمیشن آئی ایف ای ایس کے تعاون سے کراچی میں دس افسران کو ایس کیو ایل سرور2008 اور ونڈوز سرور2008 کی تربیت دلائی۔	
16۔ڈونر اداروں سے رابطے اور ڈونرز کی مدد سے پروگرام میں سہولت فراہم کرنا	دسمبر2014	الیکشن کمیشن سیکریٹریٹ میں ڈونر اجلاس منعقد ہوا جس میں سٹرٹیجک پلان کے لیے فنڈز کی فراہمی کا جائزہ لیا گیا۔ یو ایس ایڈ کی جانب سے وعدہ کردہ 35 ملین ڈالر تاحال حاصل نہیں ہوسکے۔آئی ایف ای ایس اور یو این ڈی پی الیکشن کمیشن سٹرٹیجک پلان، انتخابی فہرستوں کے لیے ڈونرز کی مدد کے لیے کوشش کررہے ہیں۔	
17۔اسٹیبلشمنٹ ڈویژن کے تربیتی ونگ اور دیگر تربیتی اداروں سے الیکشن کمیشن افسران کی تربیت کے لیے رابطہ	دسمبر2014		

مقصد10: انفارمیشن ٹیکنالوجی

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔ الیکشن کمیشن کے لیے جامع آئی پالیسی تشکیل دینا	دسمبر2010	جنوری2011 کو آئی ٹی ونگ نے آئی ایف ای ایس کے تعاون سے الیکشن کمیشن کی ڈرافٹ آئی ٹی پالیسی مرتب کی۔ سیکریٹری الیکشن کمیشن کی ہدایت پر ڈرافٹ آئی ٹی پالیسی کو وزارت آئی ٹی، این ٹی آئی ایس بی اور نادرا کو بھجوایا گیا تا کہ وہ اپنا تبصرہ دے سکیں اور اس دستاویز میں مناسب طور پر ترمیم کی جائے۔ وزارت آئی ٹی، این ٹی آئی ایس بی اور نادرا سے جواب کا تا حال انتظار ہے۔ کم از کم سال سے کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔	
2۔ الیکشن کمیشن کے ملک بھر کے دفاتر میں آئی ٹی انفراسٹکچر کو فیلڈ دفاتر کو کمپیوٹرائزڈ کر کے اور الیکٹرانک کمیونیکیشن کی تنصیب کے ذریعے مضبوط بنانا۔ 3۔ الیکشن کمیشن کی انٹرنیٹ پورٹل کی سہولت تمام فیلڈ دفاتر کو فراہم کرنا	دسمبر2011 جون2012	یہ دونوں اہداف آئی ٹی کے مطلوبہ سامان کی خریداری سے منسلک ہیں جس سے ملک بھر میں آئی ٹی کے انفراسٹکچر کو مضبوط بنایا جا سکے۔ اس سلسلے میں آئی ٹی ونگ نے آئی ٹی کے سامان کے حصول کے لیے جامع منصوبہ بنایا۔ ایڈمن ونگ نے اپریل 2011 کو کھلی بولی کے ذریعے ٹینڈر طلب کیے۔ الیکشن کمیشن کی خریداری کمیٹی کے بھرپور جائزے کے بعد چار بولی کنندگان کو شارٹ لسٹ کیا گیا۔ لیکن مزید کوئی پیش رفت نہیں ہوئی۔	
4۔ الیکشن کمیشن کی ویب سائیٹ کو ری ڈیزائن کرنا	دسمبر2011	الیکشن کمیشن نے نئی ویب سائیٹ ڈیزائن کی ہے جو جنوری2010 سے کام کر رہی ہے۔	
5۔ الیکشن کمیشن سیکریٹریٹ اور صوبائی دفاتر میں آئی ٹی ڈائریکٹریٹ کی تنظیم نو کرنا	دسمبر2010	یہ الیکشن کمیشن کی ملک بھر میں مجموعی تنظیم نو کا حصہ ہے۔ الیکشن کمیشن سیکریٹریٹ اور صوبائی دفاتر میں آئی ٹی کی تنظیم نو کا منصوبہ جون2010 میں بنایا اور یہ دستاویز الیکشن کمیشن کی انتظامیہ کو جمع کرائی تاہم ابھی تک اس سلسلے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا۔	
6۔ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کا ڈیٹا سنٹر قائم کرنا	جون2011	الیکشن کمیشن نے آئی ایف ای ایس کی مدد سے سی ای آر ایس ii شروع کیا جس میں الیکشن کمیشن کی انتخابی فہرستوں کا ڈیٹا محفوظ کرنے کے لیے استعداد کار میں اضافہ کیا گیا۔ نادرا کے تعاون سے نظرثانی شدہ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کے ڈیٹا کو محفوظ کرنے اور برقرار رکھنے کے لیے سی ای آر ایس ii کی کارکردگی کو بہتر بنانا ہوگا۔ الیکشن کمیشن کی اپنی استعداد کار کو مضبوط بنانے کی ضرورت ہے تا کہ انتخابی فہرستوں کے ڈیٹا کو پیشہ وارانہ طور پر محفوظ رکھ سکے۔ آئی ایف ای ایس کی مدد سے الیکشن کمیشن نے سیکریٹریٹ اور صوبائی دفاتر میں ضروری سافٹ ویئر اور ہارڈ ویئر لے لیے ہیں۔ بڑھتی ہوئی ضروریات کے تحت مزید آئی ٹی آلات کی ضرورت ہوگی جو مقصد2 سے منسلک ہے۔	

7۔مجموعی انتخابی عمل کی مدد کے لیے جیوگرافک انفارمیشن سسٹم شروع کرنا	دسمبر2013	الیکشن کمیشن اور آئی ایف ای سی کے ماہرین پر مشتمل جی آئی ایس کمیٹی قائم کی گئی تاکہ جی آئی ایس سسٹم کی ممکنہ تنصیب فزیبلٹی سٹڈی کرائی جاسکے جو الیکشن کمیشن کو مختلف امور خصوصاً حلقوں کی حد بندیوں میں مدد مل سکے۔کمیٹی نے کئی اجلاس کیے اور سروے آف پاکستان، سپارکو اور مردم شماری ادارہ میں جی آئی ایس کے استعمال کا جائزہ لیا۔کمیٹی نے رپورٹ کو حتمی شکل دی جسے چیف الیکشن کمیشنر نے منظور کرلیا الیکشن کمیشن نے تاحال جی آئی ایس پائلٹ پراجیکٹ اور لیبارٹری شروع نہیں کی۔	
8۔جامع انفارمیشن سیکورٹی اور پرائیویسی پالیسی کی تشکیل اور نفاذ	جون2011	سیکریٹری الیکشن کمیشن نے 9دسمبر2010 کو ڈی جی آئی ٹی، ڈائریکٹر ایم آئی ایس (ای سی پی)، ڈپٹی جنرل منیجر ٹیکنالوجی انفارمیشن (نادرا)، ڈپٹی سیکریٹری (این ٹی آئی ایس بی)، سیکشن آفیسر (وزارت قانون) اور پراجیکٹ ڈائریکٹر (وزارت آئی ٹی) پر مشتمل تکنیکی کمیٹی قائم کی تاکہ کمپیوٹرائزڈ انتخابی فہرستوں کو محفوظ کرنے کے لیے انفارمیشن سیکورٹی فریم ورک قائم کیا جائے۔تیکنیکی کمیٹی کی رپورٹ کا تاحال انتظار ہے۔ الیکشن کمیشن اپنے تین آئی ٹی افسران کو دبئی سے انفارمشن سیکورٹی اور رسک منیجمنٹ کی تربیت دلائی ہے۔اس سے الیکشن کمیشن کی جامع انفارمیشن سیکورٹی اور پرائیویسی پالیسی پر استعداد کار میں اضافہ ہوگا	

مقصد11:عوامی رسائی اور سیاسی جماعتوں، شہری تنظیموں اور میڈیا سے روابط

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔انتخابی عمل پر اعتماد بڑھانے کے لیے سیاسی جماعتوں اور عوام سے رابطے بڑھانا	دسمبر2014	الیکشن کمیشن نے مشاورت کے لیے دو باقاعدہ فورم منعقد کیے، سیاسی جماعتوں سے مشاورتی فورم اور شہری تنظیموں سے مشاورتی فورم، یہ دو فورم سٹریٹجک پلان اور الیکٹرانک ووٹنگ مشین کے استعمال پر مشاورت کے لیے منعقد کیے گیے۔	
2۔سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں کے ساتھ قومی، صوبائی اور ضلعی سطح پر باقاعدگی سے مشاورت	دسمبر2014	الیکشن کمیشن نے فروری2011 کے تیسرے ہفتے میں سیاسی جماعتوں کے ساتھ مشاورتی اجلاس کیا جس میں سٹریٹیجک پلان پر عملدرآمد کے علاوہ دیگر امور جن میں الیکٹرانک ووٹنگ مشین، نادرا سے تعاون، انتخابی نشانات وغیرہ پر مشاورت کی۔ایک اور اجلاس23 جنوری2012 کو منعقد ہو رہا ہے۔ الیکشن کمیشن عام انتخابات کے انعقاد سے متعلق امور پر سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں سے مشاورت کرنا چاہتا ہے۔یہ مشاورت جنوری2012 میں ہونے کی توقع ہے	
3۔میڈیا تک رسائی کی پالیسی اور حکمت عملی کی تشکیل اور نفاذ	دسمبر2014		

4۔الیکشن کمیشن میں مستقل میڈیا سینٹر کا قیام	دسمبر2011	یہ آئی ایف ای ایس کی الیکشن کمیشن کو مستقبل کی مدد کا حصہ ہے۔اس پر کام فروری2012 کے بعد شروع ہوگا	
5۔الیکشن کمیشن کے سہ ماہی نیوز لیٹر کا اجراء	دسمبر2012	آئی ایف ای ایس کے تعاون سے الیکشن کمیشن نے نیوز لیٹر کا ڈیزائن مرتب کرلیا ہے الیکشن کمیشن کی جانب سے نیوز لیٹر جاری نہیں کیا گیا۔	

مقصد12: سیاسی جماعتیں اور امیدوار

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کی سیاسی سرمایہ کاری سے متعلق قانون سازی اور مالی احتساب اور نفاذ کے طریقہ کار کو مستحکم کرنا 2۔سیاسی سرمایہ کاری سے متعلق قانونی ضروریات کے نفاذ کے لیے طریقہ کار اور قوانین تیار کرنا۔	دسمبر2011	الیکشن کمیشن نے سیاسی سرمایہ کاری پر نومبر2010 میں ایک ورکشاپ منعقد کرائی جس میں الیکشن کمیشن کے سینئر حکام، اہم سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں کے نمائندوں اور دیگر مقامی و بین الاقوامی سٹیک ہولڈرز نے شرکت کی۔سیاسی سرمایہ کاری پر بین الاقوامی ماہر ڈاکٹر مارسن والیکی نے ورکشاپ منعقد کرائی۔اس بات پر اتفاق پایا گیا کہ انتخابات میں رقم کے کردار میں بنیادی اصلاحات کی ضرورت ہے۔ورکشاپ کے نتائج پر ایک رپورٹ تیار کر کے سٹیک ہولڈرز کو بھجوائی گئی۔ الیکشن کمیشن کی قانونی فریم ورک کمیٹی سیاسی سرمایہ کاری ورکشاپ کی اہم تجاویز پر عملدرآمد کے لیے مناسب قانونی تجاویز پر غور کر رہی ہے۔ الیکشن کمیشن اپنے سیکریٹریٹ میں پولیٹیکل فنانس یونٹ قائم کر رہا ہے جس کی سربراہی مالی تجزیہ کار کرے گا اس یونٹ کے قیام کے لیے آئی ایف ای ایس الیکشن کمیشن کی مدد کر رہا ہے۔	اب اس ورکشاپ میں کیے گئے فیصلوں اور تجاویز اور سیاسی جماعتوں کے ساتھ 22فروری2011 کو منعقد ہونیوالے اجلاس میں فیصلوں پر عملدرآمد کا وقت ہے
3۔اراکین پارلیمنٹ اور سیاسی جماعتوں کے مالی گوشوارے الیکشن کمیشن کی ویب سائیٹ پر شائع کرنا	اکتوبر2010	وفاقی بورڈ آف ریونیو اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان سے ملاقاتیں ہوئی ہیں اور اس پر آگے بڑھنے کے لیے روڈ میپ تیار کیا جارہا ہے۔	
4۔سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کے لیے ضابطہ اخلاق کو مضبوط کرنا	جون2011	الیکشن کمیشن نے آئی ایف ای سی کی مدد سے سیاسی جماعتوں، انتخابی مبصرین، میڈیا ،سیاسی افراد اور سیکورٹی اہلکاروں کے لیے ضابطہ اخلاق مرتب کیا ہے۔ضابطہ اخلاق کمیٹی کی جانب سے ڈرافٹ کو حتمی شکل دی گئی ہے۔ان کا کمیشن جائزہ لے گا جس کے بعد سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں سے مشاورت کی جائے گی۔توقع ہے کہ ضابطہ اخلاق جنوری۔فروری2012 تک منظور ہوجائیں گے۔	
5۔سیاسی جماعتوں کے نمائندوں اور امیدواروں کو انتخابی فہرستوں اور ذمہ داریوں پر تربیت فراہم کرنا	نومبر2012	الیکشن کمیشن اس پر جلد کام شروع کرے گا۔سیاسی جماعتوں کا مشاورتی فورم اس کے لیے مفید ہوگا۔اس سے ملک میں مزید ذمہ دار سیاسی اور انتخابی ثقافت کو فروغ ملے گا۔	

6۔آمدن کے موجودہ گوشواروں میں تبدیلیاں کر کے انہیں زیادہ آسان اور بامعنی بنانا	نومبر 2011	وفاقی بورڈ آف ریونیو اور آڈیٹر جنرل آف پاکستان سے ملاقاتیں ہوئی ہیں اور اس پر آگے بڑھنے کے لیے روڈ میپ تیار کیا جا رہا ہے۔	

مقصد 13: شہری اور ووٹر کی تربیت

1۔معاشرے کے مختلف طبقوں (عوام، خواتین، نوجوان، معذور، اقلیتیں، شہری، دیہی) کے انتخابی عمل میں شرکت کے لیے سروے کرانا اور ووٹروں کی تربیت کے لیے حکمت عملی تیار کرنا	مئی 2010	الیکشن کمیشن نے آئی ایف ای ایس کی مدد سے چاروں صوبوں میں دو ہزار کے سمپل سائز پر سروے کرنے کے لیے ایک پاکستانی فرم کو ذمہ داری دی۔ تفصیلی سوالنامہ تیار کیا گیا اور الیکشن کمیشن نے منظوری دی۔ 3 جنوری 2011 کو ملک بھر میں سروے کا آغاز ہوا اور تین ہفتے میں فیلڈ ورک مکمل ہوا۔ الیکشن کمیشن کے ممبران کو سروے کے نتائج پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ اس سروے سے الیکشن کمیشن کو ووٹر کی تربیت کی حکمت عملی ترتیب میں مدد ملی۔	
2۔شہری تنظیموں، حکومتی اور غیر حکومتی اداروں کے مشاورت سے شہری اور ووٹروں کی تربیت کی حکمت عملی تیار کرنا تاکہ معلومات معاشرے کے ہر طبقے تک پہنچیں	دسمبر 2011	الیکشن کمیشن نے آئی ایف ای ایس کی مدد سے قومی کنسلٹنٹ کو ووٹر کی شرکت پر سروے اور قومی حکمت عملی کی تیاری کا کام سونپا۔ آئی ایف ای ایس نے آسٹریلیا سے ماہر کو حکمت عملی کی تیاری کی ذمہ داری دی۔ سٹیک ہولڈرز کی مشاورت سے حکمت عملی تیار کی گئی جس کا اب الیکشن کمیشن کا جائزہ لے رہی ہے۔	
3۔شہری تنظیموں اور دیگر کی مدد سے شہری اور ووٹروں کی تعلیم کی حکمت عملی کا نفاذ	دسمبر 2012	الیکشن کمیشن کی مشاورت سے آئی ایف ای ایس ضلعوں کی بنیاد پر ووٹروں تک رسائی کا پروگرام پیش کیا جس پر کمیشن اور سیکریٹری نے اتفاق کیا تاہم کوئی حتمی منظوری نہیں دی گئی۔	
4۔ووٹ ڈالنے کی شرح 44% (2008 انتخابات) کو 2013 میں بڑھا کر 63% تک پہنچانا۔ 5۔خواتین ووٹرز کی شرح بڑھانا 6۔اقلیتی ووٹروں کی شرح بڑھانا 7۔معذور افراد کی ووٹ کی شرح بڑھانا 8۔ووٹروں کی تعلیم کے ذریعے انتخابات میں تشدد کے واقعات کم کرانا	جون 2013 جون 2013 جون 2013 جون 2013 جون 2013	یہ تمام اہداف ووٹروں کی تعلیم کی مہم اور عام انتخابات کے لیے الیکشن کمیشن کی جانب سے انتظامی اور دیگر اقدامات کا نتیجہ ہیں۔	
9۔مطالعہ پاکستان میں سیکنڈری اور انٹرمیڈیٹ سطح پر ووٹر تعلیم کو نصاب میں شامل کرنا	جون 2013	اس ہدف کو 2013 میں مکمل ہونا ہے اور اس لیے فی الحال کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تاہم الیکشن کمیشن جلد چاروں صوبوں کی وزارت تعلیم سے مشاورت کرے گا کیونکہ اٹھارویں ترمیم کے بعد تعلیم صوبائی معاملہ ہے	
10۔انتخابی امور پر نوجوانوں کے لیے مخصوص آگاہی مہم شروع کرنا	جون 2013	قومی ووٹر تعلیمی حکمت عملی کا نوجوان اہم حصہ ہیں یہ ہدف اوپر بیان کیے گئے ہدف 1، 2 اور 3 کو پورا کرتا ہے۔ یو این ڈی پی الیکشن کمیشن کو نوجوانوں کے لیے مدد فراہم کر رہا ہے اپنی شمولیت بڑھائے گا۔	

مقصد14: نظرانداز طبقوں بشمول خواتین، اقلیتوں اور معذور طبقے

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔معذور افراد کی انتخابی عمل میں شمولیت پر قانون سازی کی تیاری اور منظوری کی حمایت	دسمبر2011	متعلقہ قائمہ کمیٹی کو قوانین میں ترامیم تجویز کر دی گئی ہیں۔	
2۔معذور افراد کی انتخابی عمل میں شمولیت پر تحقیق، مسئلے کا گہرائی سے جائزہ اور پالیسی مرتب کرنا	ستمبر2010	الیکشن کمیشن کے کچھ افسران کو آئی ایف ای ایس نے تربیت فراہم کی اب وہ خصوصی تجاویز تیار کر رہے ہیں۔	
3۔ہر شخص خصوصاً نظرانداز طبقوں کے لیے ووٹ کی اہمیت پر آگاہی مہم تیار کرنا	دسمبر2012	یہ ووٹر کی شمولیت پر قومی سروے اور اس کی تربیت کی حکمت عملی کے تحت آتا ہے۔	
4۔خواتین کی انتخابی عمل میں شرکت پر تحقیق اور پالیسی سازی	جولائی2011	الیکشن کمیشن اور آئی ایف ای ایس جنس کی بنیاد پر جائزہ لے رہے ہیں جس میں خصوصی توجہ خواتین کی ووٹر کے طور پر شرکت ہے۔ یہ جائزہ جنوری میں مکمل ہوگا اور فروری 2012 تک سٹریٹجک فریم ورک تیار ہونے کی توقع ہے۔	
5۔خواتین اور نظرانداز طبقوں کی انتخابی عمل میں شرکت بڑھانے کے لیے ووٹ کے اندراج کے عمل پر پالیسی سازی اور نفاذ	دسمبر2010	جنس کی بنیاد پر جائزہ اور حکمت عملی اس کے حصول میں مددگار ہوگی۔	
6۔معذور افراد کی انتخابی عمل میں شرکت کے حوالے سے الیکشن کمیشن افسران کی تربیت	دسمبر2011	جاری ہے۔ الیکشن کمیشن کے افسران کی چھ تربیت منعقد ہو چکی ہیں (دو اسسٹنٹ الیکشن کمشنر کے لیے اور چار الیکشن افسران اور سپرینٹنڈنٹ کے لیے) وفاقی الیکشن اکیڈمی میں معذور افراد کی انتخابی عمل میں شرکت پر ایک گھنٹے کا سیشن۔ مزید کوئی پیش رفت نہیں	

مقصد15: الیکشن کمیشن پاکستان کی برانڈنگ

اہداف	تکمیل کی تاریخ	موجودہ حیثیت	تبصرہ
1۔ضلعی اور ڈویژنل دفاتر کی عمارتوں کے ڈیزائن کی تشکیل اور سائن بورڈ جو پورے ملک میں ایک جیسے ہوں	دسمبر2010	ایسا لگتا ہے کہ یہ ہدف اپنی ڈیڈلائن پوری نہیں کر سکے گا کیونکہ یہ ایک طویل عمل ہے جس میں ایک اور حکومتی ادارہ شامل ہے۔ پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ	
2۔ الیکشن کمیشن کے نظریے اور مقصد پر میڈیا مہم جاری کرنا۔	دسمبر2014	یہ سٹریٹجک پلان کے آغاز کے ساتھ شروع ہوگیا ہے	
3۔مخصوص رنگوں کے استعمال سے الیکشن کمیشن کی برانڈنگ	دسمبر2010	الیکشن کمیشن کے اجلاس میں نئے ڈیزائن تیار کیے اور پیش کئے گئے۔ ان ڈیزائن پر آراء موصول کی گئیں اور انہیں شامل کیا گیا تاہم کوئی مزید پیش رفت نہیں ہوئی	

پلڈاٹ